وَرَدَ خَلِيفَتِي فِي الْأَرْضِ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ يَا دَاوُدُ إِنَّا سَخَّرْنَا

الحمد لله که هر دو حصّه دیوان بحر عرفان عمدة الاولیا قدوة الاصفیا
واقف اسرار لاهوتی کاشف سرائر ملکوتی مصدر کمال ذات معبود
حضرت آغا محمد داؤد نقشبندی ابوالعلائی الموسوم باسم تاریخی

دفتر رحمت

۱۳۳۲ھ

المعروف

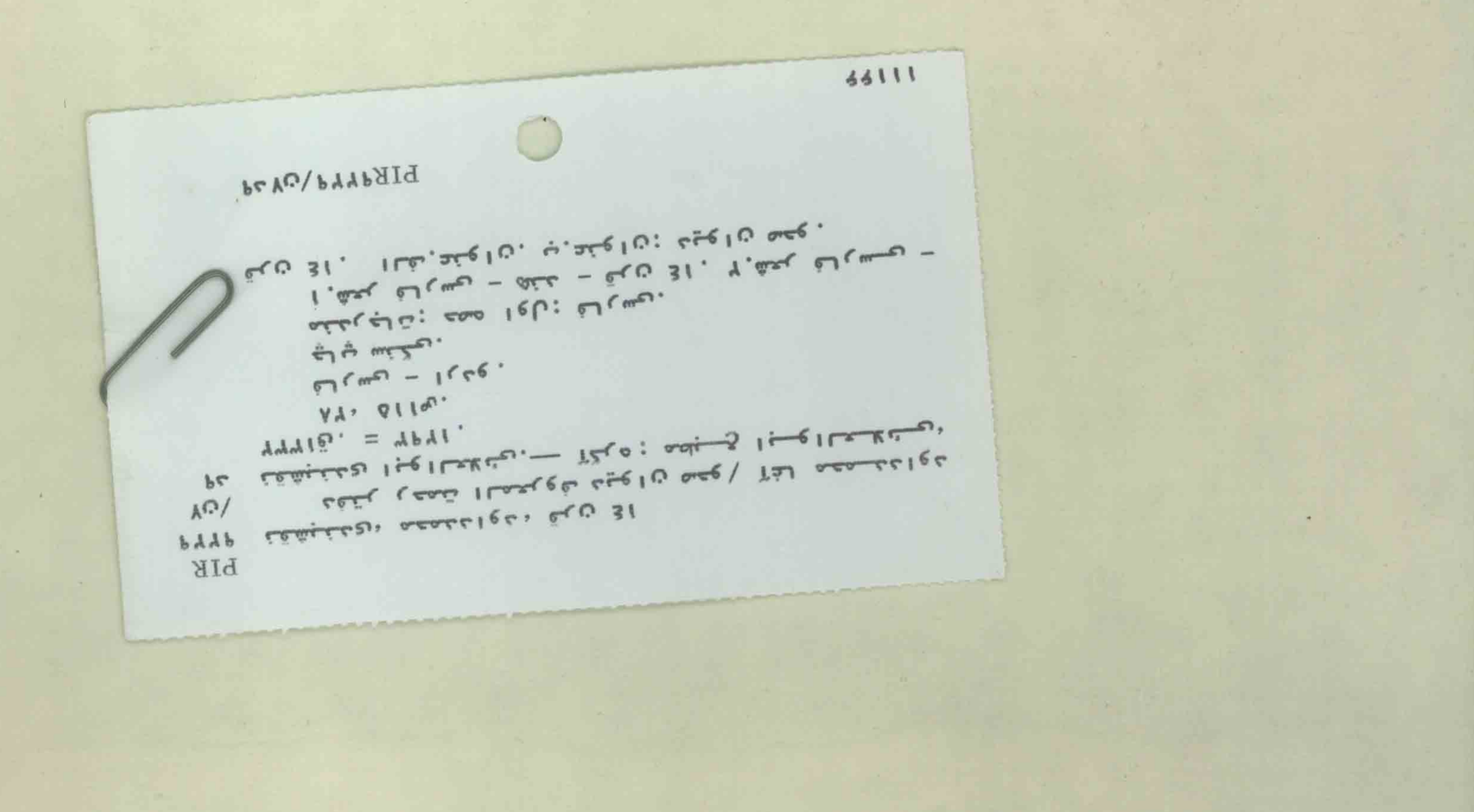
دیوان صحو

بامجامے ناهج مناهج تحقیق عارف معارف تدقیق عندلیب چمنستان ابوالعلا
پروانه شمع جمال آغائی صاحب السیف والتدبیر عالیجناب خان بهادر
محمد عبدالکریم خان شمشیرزاده الله التوفیق ناظم کورگیری ملک سرکار عالی خلد الله ملکه

ابوالعلا کتابخانه فاضلیه مطبع دفتر رحمت طبع یافت

PIR
۹۲۲۹
/۵۷
۵۹
نقشبندی، محمداود، قرن ۱۴
دفتر رحمت المعروف دیوان صحو / آغا محمداود نقشبندی ابوالعلائی.— آکره : مطبع ابوالعلائی، ۱۳۳۲ق. = ۱۹۱۳.
۲۸، ۱۱۵ص.
فارسی - اردو.
چاپ سنگی.
مندرجات: حصه اول: فارسی.
۱.شعر فارسی - هند - قرن ۱۴. ۲.شعر فارسی - قرن ۱۴. الف.عنوان. ب.عنوان: دیوان صحو.
PIR۹۲۲۹/۵۷۵۹
11166

PIR
۹۲۲۹
/ن۷
۷۹
نظامیه‌ی، محمدباقر، قرن ۱۴
دفتر رحمت المرحوم دیوان صفو / آقا محمدباقر نظامیه‌ی، ابوالحسنی. — تکره : مطبع ابوالحسنی، ۱۳۳۲ق. = ۱۲۹۳.
۲۸، ۵۱۱ص.
فارسی - اردو.
چاپ سنگی.
مندرجات: دفتر اول: فارسی.
۱. شعر فارسی - هند - قرن ۱۴. ۲. شعر فارسی - قرن ۱۴. الف. عنوان. ب. عنوان: دیوان صفو.
PIR۹۲۲۹/ن۷۹
۱۱۱۶۶



V.
8-1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۷۶۹/

مجموعۃ التقاریظ

کتابخانہ

مطبوعۃ ابو العلائی اسٹیم پریس آگرہ

التماس

ز تقدیم و تاخیر بر من مگیر
نویسندہ رازو بود ناگزیر

تقاریظ اور تاریخات دیوان چھپنے کے بعد یکے بعد دیگرے وصول ہوتی رہین اور اوسی سلسلہ سے اندراج کیا گیا لہذا امید ہے کہ تقدیم و تاخیر کی گرفت نفرمائی جائے گی۔ "صدر ہر جا کہ نشیند صدر است"

حقیر پر تقصیر
شششیر

PIR
۹۲۲۹
۷۵۷
۵۹

از کلک گہر سلک فصیح اللسان صاحب الحکمۃ والیقین واقف اسرار دین
محب و مداح صاحب قوسین حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم محمد عاشق حسین
ابو العلائی آغائی اعلی اللہ مدارجہم فی الدارین

تقریظ

انطباع دیوان مولائی و مرشدی ماہ برج حقیقت خورشید آسمان معرفت خضر بادیہ طریقت رہبر راہ شریعت سالک مسالک ہدایت شہنشاہ اقلیم ولایت سبق آموز علم الیقین سراج منیر دین متین عمدۃ العارفین زبدۃ السالکین حضرت آغا محمد داؤد نقشبندی ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ

از کمترین خدام عارفان بندہ ہیچ میرزو ہیچ مدان محمد عاشق حسین
ہاتف آغائی عفی عنہ

اللہ اللہ ذات بیچون و بیچگون کی حمد مین ہر طرف نغمہ سرائی ہو رہی ہے غنچہ چٹک چٹک کر لب نازک سے توحید کا گیت گا رہے ہین درو و کی ترانہ سنجیون سے گل ہمہ تن گوش اور نہالان چمن سراپا مست ہو کر جھوم رہے ہین۔ آخر شب ہے ستارے کثرت کی شان دکھا رہے ہین چاند آسمان کے مغربی کنارہ تک آ پہونچا اور دریاے وحدت

مین غوطہ لگانے کو ہے عیش پرست غفلت کی نیند سو رہے ہین یزدان پرست ریاضت
پر کمربستہ ہو رہے ہین - دمبدم صہبا کے مشکبار جھونکے چلے آتے ہین - یہ مصرع بجلی
کی طرح تڑپ کر عاشقِ جانباز کی زبان سے نکل رہا ہے ع

زتاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا

نسیم گلشن صہبائے بیخودی کا جوہر اُڑا لائی ہے اور در و دیوار کے ذرہ ذرہ سے مستی
ٹپک رہی ہے - ساقی کی خمار آلودہ آنکھین نظرون مین پھر گئین - نشہ عشق نے روح
کو بام عرش تک پہونچا دیا ہے - بوالعلائی باغ کا نظارہ ہو رہا ہے پر اسرار نغمون سے
دل مین رقت اور اُسکے ساتھ جوش پیدا ہوا - ان ترانون سے کان آشنا
پائے گئے ساتھ ہی خیال آیا اے ہاتف یہان نواسنج معرفت اور کون ہو سکتا ہے
پھر دل ہی نے ادب سے کہا - بلبل گلزار عرفانی - زمزمہ سنج رموز حقانی مولائی و مرشدی
حضرت آغا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ ہونگے - اسوقت حضرت قدس سرہ کی
سیرت پر فضیلت پر مثنوی جلوۂ داؤد کے چند شعر زبان پر آگئے ؎

بوالعلائی مے پلانا ساقیا
بیخبر سب سے بنانا ساقیا

بادہ مین ہو کیفیت بے کیف کی
رنگ بیرنگی دکھائے بیخودی

جام پر شیشہ کی گردن کو جھکا
مے پلا کر پیاس مستونکی بجھا

نشہ بے مے ہے ترے ہاتھ مین
سو مزے پیدا کرے اک بات مین

پے بہ پے چلتا ہے باہم دور جام
تیری محفل مست رہتی ہے مدام

تیری ہمت تیری عادت کے نثار
تیری صورت تیری سیرت کے نثار

نشہ مین آزاد کردے فکر سے
مست کردے اک ولی کے ذکر سے

بوالعلائی پیر ہے محو قدیر
ہند مین یکتا دکن مین بے نظیر

پیشوائے شرع دین مصطفےٰ
رہنمائے سر راہ مرتضےٰ

رونق بستان ارشاد ہدےٰ
نور شمع دودمان بوالعلا

واقف اسرار و رمز کبریا
کاشف اسرار لوکشف الغطا

بایزید عصر ذوالنون زمان
وقت کا معروف سمنون جہان

زندہ پیل دہر سرمۂ زمن
عارف باللہ شبلی دکن

باجمال و باجلال و باکمال
بے نظیر و بے عدیل و بے مثال

جان تازہ تن مین آتی ہے مدام
باادب لیتا ہو نمین مرشد کا نام

پھر بڑا اکرام ہے معبود کا
ہے محمدؐ تاج سر داؤد کا

ہے لقب آغا ہمارے پیر کا
مرشد و ہادیِ با توقیر کا

پیر میرا ہے حسن کا لاڈلا
خاص رب ذو المنن کا لاڈلا

متحد جیسا محمد سے حسن
ہے حسن آغا مین یون پرتو فگن

جانشین شاہِ حسن کا ہو گیا
پھول عرفان کے چمن کا ہو گیا

تھا مئے منصور کا پیدا سرور
حق سے نزدیک اور ہر باطل سے دور

کچھ حسن سے پڑھ لیا ایسا سبق
سالہا جذب آشنا تھا محو حق

سالکی سے پہلے مجذوبی ملی
جب ہوا سالک تو محبوبی ملی

موہنی تھی دونون آنکھونمین بھری
تھی نظر کو یاد طرزِ دلبری

جس کو دیکھا اپنا دیوانہ کیا
آن مین بے مے کے مستانہ کیا

شام سے تا صبح بیداری کے ساتھ
عین مستی مین بھی ہشیاری کیساتھ

آئینہ تھا سامنے ہر دل کا راز
ظاہر و باطن مین سب کا دلنواز

بوالعلائی رنگ مین ڈوبا ہوا
نام پیران طریقت پر فدا

چاپلوسی کی نہ دولتمند کی
حرص کی جو راہ دیکھی بند کی

جسم اطہر پر نہ شیخی کا لباس
سبز و سرخ و زرد کو رکھا نہ پاس

تھا ہمیشہ تن پہ انگرکھا سفید
غم نہین میلا رہے وہ یا سفید

پان کے دامن پہ دھبے جابجا
یو ہین پہنا کب خیال اسکا کیا

لٹ پٹی دستار زیب سر تمام
دوش پر رومال کھادی کا مدام

سرحد دل مین نتھا داخل ریا
بے ریائی سے ہوا جو کچھ ہوا

ناپسندِ طبع تھی اچھی غذا
بے نمک کھایا کئے ہین سالہا

رخ ہمیشہ گاہ سرخ و گہ سفید
عاشقانہ رنگ چہرہ سے پدید

بیوضو لیتے نہ تھے پیرون کے نام
باوضو اوقات کٹتے تھے مدام

آپکی صحبت کا اتنا تھا اثر
دم مین کرتے بیخبر کو باخبر

وجد مین موئے محاسن آپکے
دیر تک دیکھا کہ رہتے تھے کھڑے

ہر طرف تھا فیضِ باطن کا اثر
اونکے دیوانے تھے بیتاب نظر

بیخبر عالم سے حق سے باخبر
دل کی جانب ہر گھڑی ترچھی نظر

تھے ابوالوقت آپ اسمین شک نہین
ذکر یزدان ہر گھڑی خاطر نشین

قطبیت تھی آپکو حاصل مدام
آپ تھے بحر کرامت لاکلام

آپ کے خادم ہزارون جان نثار
ہند مین بیحد عرب مین بے شمار

ایک عالم تھا دکن مین فیضیاب
خادم اتنے ہین نہین جنکا حساب

آپ کی کشف و کرامت بے شمار
سر بسر پاتک رحمت پروردگار

آپ تھے محبوب رب العالمین
آپ تھے انسان کامل بالیقین

پنجشنبہ کا تھا روز بہترین
نصف تھا ماہ ربیع الاولین

سہ پہر کے وقت وہ بدر کمال
کر چکے دنیا سے آخر انتقال

عمر گذری عشق و وجد و حال مین
خلد کو پہونچے اکہترسال مین

گفتہ ام سال وصال مرشدی
شد وفات رہبر دین نبی

۱۳۲۴ھ

آپ کا تخلص صحو تھا اُردو و فارسی مین غزلین فرمایا کرتے تھے شعر گوئی سے آپ کی غرض شاعری نتھی اکثر حالت وجد مین جو کچھ زبان فیض ترجمان سے ارشاد ہوتا خلوص مین قلمبند کرلیا کرتے تھے - نواب صادق جنگ بہادر سلمہٗ مولوی غلام محمد صاحب شوق عرب مولوی محمد عبد القیوم صاحب حفظ - ڈاکٹر احمد حسین صاحب مائل - جو سخنوران کامل اور آپکے عقیدتمندان راسخ الاعتقاد مین شامل ہین جب کبھی خدمت

بارکت مین حاضر ہوتے تو ارشاد فرماتے کہ بھئی ہم شاعر نہین ہین کچھ کہدیتے ہین موزنی
غیر موزونی تم جانو بعض اس غلام سے بھی ایسا ہی ارشاد ہوتا کہ بھئی ہمنے غزل لکھی
ہے۔ دیکھو اسکا عیب و ہنر تم ہی جانو ہمکو کہدینے سے کام ہے اور کبھی وزن کا بھی
لحاظ نہین رہتا تھا۔ اِس سے یہ نہ سمجھہ لیا جائے کہ آپ کی طبیعت موزون نتھی
اتفاق سے ایک آدھ مصرع اسطرح کا بھی نکل آتا تو اسکی پروا بھی نہین فرماتے تھے۔
بارہا دیکھا گیا ہے کہ بعض اہل علم شعر موزون کرنا تو کجا شعر کو صحیح وزن کے ساتھ نہین
پڑھ سکتے۔ اگر استغراق و محویت کی حالت مین ایسا ایک آدھ مصرع نکل آیا تو
یہ امر چندان قابل گرفت نہین ہے۔ اِس محل پر اتنا عرض کردینا بھی ضرور ہے کہ
ایسے حقیقت آگاہ و معرفت دستگاہ نفوس کے کلام پر کسی وجہ سے نکتہ چینی
کی نظر ڈالنا یا اصول عروض کے لحاظ سے جانچنا بالکل خطا اور اسراسر کوتہ بینی ہے
اول تو اس سبب سے کہ اِن بزرگونکی غرض شعر گوئی سے اِس فن کی تکمیل نہین ہوتی
ہے بلکہ واردات قلبی اور کیفیات وجدانی و اسرار حقانی افادۃً و افاضۃً بیان
کردینا مقصود ہوتا ہے۔

خوشتر ان باشد کہ سر دلبران	گفتہ آید در حدیث دیگران

اتفاقاً کہین وزن کا لحاظ نہ کیا گیا ہو تو کچھہ مضایقہ نہین۔ دوسرے یہ کہ علمائے منطق
و حکمت نے عروضیون کے برخلاف وزن کو شعر کی تعریف مین داخل نہین کیا ہے۔
چنانچہ وہ اسطرح تعریف کرتے ہین۔ الشعر ما ینبسط القلب او ینقبض ترجمہ شعر وہ ہے

جو دل مین سرور پیدا کردے یا غم۔ اِس قول کی تائید لائق مصنفون نے یون بھی
کی ہے کہ قرآن مجید کی پُرتاثیر اور حکمت آمیز آیات پر کفار حضرت رسول مقبول محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو شاعر کہا کرتے تھے حالانکہ کلام الہی نہ منظوم تھا اور
نہ آپنے کبھی ایک مصرع موزون فرمایا غرض اس برہان قاطع سے یہ بات اچھی
طرح پایۂ یقین کو پہونچ گئی کہ کلام موزون کے سوا جو فقرے اور جملے موثر اور اخلاق
و معارف سے بھرے ہون اُن پر بھی شعر کا اطلاق صحیح طور پر ہوسکتا ہے اور کسیطرح
بزرگون کے کلام پر اِس اعتبار سے نکتہ چینی کی جرأت نہین کی جاسکتی۔ آپ کی
اکثر اُردو فارسی غزلین جو مریدون کے پاس رہگئی ہین افسوس کہ دستیاب نہین
ہوسکین۔ آپکے بھائی حضرت آغا محمد قادر صاحب قبلہ کے پاس جو کچھ ذخیرہ تھا وہی
دیوان کی صورت مین مرتب کیا گیا ہے۔ حق سبحانہ تعالےٰ ہمارے دوست عزیز
برادر دینی مولوی محمد عبدالکریم خان بہادر شمشیر ناظم کرورگیری ممالک محروسہ سرکار
عالی کی ہمت اور بلند فرمائے اور اُنکے سینہ کو انوار باطنی سے ہمیشہ معمور اور اُنکے
بلوغ مراد کو مدام سرسبز و شاداب رکھے کہ اِس کلام معرفت انضمام کو شائع کرکے داخل
حسنات ہوئے اور پیر بھائیون و نیز دیگر صاحبان مذاق کی اس روحانی غذا سے
خاطر خواہ دعوت کی۔ پھر خیالات نے پلٹا کھایا طبیعت مین تاریخ گوئی کی اُمنگ پیدا
ہوئی اور اوسی روحانی عالم مین زبان سے بیساختہ نکلا ؎

ز بیچونی برنگ چون برآمد	ز دریا موج گوناگون برآمد

۱۳۳۲ھ

تقریظ انطباع دیوان ہذا نخیتہ طبع گوہر فشان آشنائے بحر عرفان عالی فکر معجز بیان شیرین سخن شیرین زبان عالیجناب حشمت مآب نواب صادق جنگ محمد جمال الدین خان بہادر ایڈی کانگ حضور پرنور اعلیحضرت والاشوکت رستم دوران افلاطون زمان سلطان ابن السلطان آصف جاہ مظفر الملک نظام الدولہ فتح جنگ حضرت بندگانعالی متعالی۔ نواب والا خطاب میر عثمان علیخان بہادر فرمانفرمائے مملکت دکن

صَانَہُ اللّٰہُ عَنِ الشَّرِّ وَالفِتَنِ ط

نسیج بحمدہ کا شور ہے صلوعلی حبیبہ کا غلغلہ۔ اللہ۔ اللہ کے نعرون نے عرش سے فرش تک مستانہ جوش وخروش کا رنگ جما دیا ہے۔ محویت کا نشہ دیکھتے کے دیکھتے وہ سر چڑہا آنکھین دل کی طرف جھک پڑین تصور نے طرفۃ العین مین کہین سے کہین پہونچا دیا۔ ہوش کیسا ہستی کی خبر نہین مزے کی گم گشتہ گی ہے اپنے کو فضا مین پا رہا ہون ؎

بیخیالی خیال ہے میرا		لا اُبالی کمال ہے میرا	

نگاہ اِس عرصہ نامتناہی مین دور تک پہونچی اور عجیب ہنگامہ آرائی دیکھی سیوکشان وحدت کی مجلس گرم ہے۔ سرمستان الست کا جمگھٹا ہو رہا ہے۔ کوئی وجد وحال

سے رقص مین ہے کسی کو عارفانہ قال کی سوجھ رہی ہے۔ ساری محفل سرشار ہے کسی کا انتظار ہے ہر گوشہ سے پکار ہو رہی ہے۔

ع الا یا ایھا الساقی ادر کاسا وناولھا

ادھر بھی دل مین اُمنگ پیدا ہوئی طبیعت مین زور کا ولولہ اٹھا۔ بادہ پیمائی کی ٹھہر گئی اُدھر والون سے چار آنکھین ہو رہی ہین۔ دل کھچا جا رہا ہے کسی نے للکارا۔

ع ھات الصبوح حیوا یا ایھا السکارا

یہ جوش مسرت سے بیخود بنانے والی آواز کانون مین پڑی اور قدم اپنی جگہ سے اُکھڑے آنکھ کھولی تو اُسی ہنگامہ آرا جمگھٹے مین موجود ہون۔ پرتو نور نے ان مستان محبت کے چہرون کی آب وتاب دوبالا کردی ہے۔ چوطرف متجسس اور حیرت کی نگاہون سے دیکھہ رہا ہون یکایک غل ہوا ؎

مابندگان سلسلۂ بوالعلائیم		آئینہ دار صورت حسن خدائیم	

آنکھین ساقی کو ڈھونڈ رہی ہین۔ کون ساقی ابوالعلائی دربار کا لعل شب چراغ۔ عزت اللہی گلشن کا لالۂ بیداغ۔ قاسمی خمکدہ کا سرمد۔ شفیعی باغ کا گل سرسبد۔ حسنی رنگ چمکانے والا۔ آتش شوق بھڑکانے والا۔ دمبدم نگاہون کا اضطراب اور دل کی بیچینی بڑھ رہی جا رہی ہے ادب مجلس کہتا ہے گردن جھکا لو۔ شوق نظارہ کہتا ہے دل کی حسرت نکالو۔ یہ ردوبدل ہو رہی تھی بادہ خوارون مین خوشی کی ہلچل پڑ گئی۔ آغای جان نثارون نے آنکھین فرش راہ کردین۔

ع ذرے لگے چمکنے کیا آفتاب نکلا

میرے ساقی کی شان دیکھنا۔ جبین ماہ حقیقت۔ ابرو ہلال معرفت۔ چشم ساغر بصیرت۔ بینی چراغ طریقت۔ دہن غنچہ ہدایت۔ لب گلبرگ شریعت۔ زبان کلید کمال۔ رخسار بدر جمال حلقہ گوش شعلہ جوالہ طور۔ موئے ریش خط شعاع نور۔ گردن صراحی رحیق خمخانہ لبسطامی۔ ہاتھ دستگیر افتادگان کوئے ناکامی۔ سینہ آئینہ صورت ایمان۔ پاؤن رہ نورد جادۂ عرفان۔ رنگ آیۂ کریمہ صبغۃ اللہ کا مشیر۔ سراپا فتبارک اللہ احسن الخالقین کی تفسیر۔ میرے ساقی کی سادگی دیکھنا۔ سر پر لٹ پٹی دستار جسم مین سادہ انگرکھا۔ دوش پر کھادی کا رومال دامن پر پان کے دھبے ہین خیال نہین۔ لباس میلا ہے پروا نہین۔ بے ریائی۔ خلوص۔ حسن عقیدت۔ چہرۂ خندان سے نمایان ہو رہا ہے۔ یہ گلزار عرفان کا عندلیب اب وہ پر اسرار نغمے سنائیگا سینے و فور جوش سے ابل پڑین گے۔ مجھکو میرے ساقی کا مسکرا کر یہ کہنا اب تک یاد ہے۔ ہم شاعر نہین ہین یون ہی کہہ لیتے ہین۔ مجھکو یہی خیال ہے جب مستی کے عالم مین میرے ساقی کے مُنہ سے پھول جھڑتے تھے تو خدام آنکھون سے اُٹھا کر دامن قرطاس مین بھر لیا کرتے تھے۔ میرے ساقی کی کرامت دیکھنا۔ سارے عشاق گھیرے ہوئے ہین۔ ہالہ مین چاند اپنی طلعت کا جلوہ دکھا رہا ہے۔ مین قربان سو سو کو ایک نظر مین لٹا رہا ہے۔ ساغر نہین ہے۔ مینا نہین ہے۔ مے نہین ہے فقط اشارے مین بیخود اور متوالا بنا رہا ہے۔ اسوقت کا رنگ زبان حال ہی سے

پوچھیے۔ ؎

عجب ہے کیفیت مستی مین پیدا	اِدھر مین مست اُدھر وہ دلربا مست

آن کی آن مین خودی بیخودی سے ہستی نیستی سے باخبری بیخبری سے ہشیاری بیہوشی سے بدل گئی۔ معلوم نہین مین کدھر ہون کہان ہون۔ مدہوشی کا عالم ہے۔ کسی نے کان مین یہ مژدہ پھونک دیا۔ ترانۂ صحو رنگ طبع مین جلوہ گر ہو رہا ہے صحو کون وہی میرا ساقی۔ بادۂ عرفان کا متوالا۔ میخانۂ عشق کا اُجالا۔ میگساران بیخودی میرے پیر میخانہ کا نام اسطرح ادب اور اکرام سے لیتے ہین۔ فلک معرفت کا ماہتاب۔ برج ولایت کا خورشید جہانتاب۔ پیر کامل روشنضمیر صاف دل حضرت آغا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ معرفت کا چمنستان یہ بیاض رموز عرفان یہ درد خیز مضامین کا دیوان کس نے شایع کیا۔ اسکو رنگ طبع چڑھانے کا شرف کسکے بنک ہاتھون کو حاصل ہے وہ سامنے ہی کھڑے ہین۔ میرے پیارے بھائی۔ میرے ہم مشرب۔ میرے صادق الاخلاص دوست مولوی محمد عبدالکریم خان بہادر۔ شمشیر ناظم کرورگیری ممالک محروسہ سرکار عالی ہین اپنے مرشد کامل کو صدق دلی سے دیوان مطبوعہ نذر گزرانا۔ اللہ اُنکو اس صدق نیتی کے صلہ مین ہمیشہ بادۂ ابو العلائی سے سیراب اور اُنکے چمن مراد کو سرسبز و شاداب رکھے۔ آمین۔ بہرجناب ہاتف نے تقریظ پیش کی۔ حلم۔ تو بھی اپنی تاریخ پیش کر کے برکات سے مشرف ہو۔ ؎

طبع شد وہ چہ بیان دل افروز — کرد جان بخشی حلم صحوی
حلم خوش سال اشاعت گفتم — قلزم فیض کلام قدسی

۱۳ ھ ۳۲

تقریظ دیوان حضرت صحو رحمۃ اللہ علیہ

من مداح قاسم کوثر و سلسبیل جلیل القدر جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل سلمہ اللہ الوکیل ملازم بارگاہ بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ

پیر و مرشد حضرت آغا داؤد صاحب ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہری و باطنی فیوض سے اس ملک کے تمام خاص و عام واقف ہین اُن کے کمالات علمیہ و عملیہ اور مقامات عالیہ نے اُن کو آفتاب ولایت دکن بنا رکھا تھا۔ یہ دیوان اُنہین کے باطنی جذبات و کمالات کا آئینہ ہے جسکو صوفیان باصفا اپنی محفلون مین سُن سُنکر وجد مین آئینگے۔ درحقیقت اُردو شاعری کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایسے مقدس اولیا اور باکمال خدارسیدہ بزرگوار اس مین حصہ لیتے رہتے ہین۔ چنانچہ خواجہ میر درد رح۔ شاہ تراب رح۔ حضرت امیر مینائی کے کلام فیض التیام سے ہماری اُردو شاعری مالامال ہے اور اب حضرت آغا داؤد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دیوان کی اشاعت سے اس مین اور چار چاند لگ گئے ہین۔ معرفت۔ وحدانیت۔ عشق حقیقی۔ رموز الٰہیہ کا

یہ دیوان ایک مجموعہ ہے اور اسکا مطالعہ کرنا سب کے لئے سبق آموز حقیقت اور ترقی مدارج کا باعث ہے خان بہادر مولوی محمد عبد الکریم خان صاحب ناظم کرورگیری قابل مبارکباد ہین جنہون نے اِس مجموعۂ گران بہا کو چھپوا کر شایع کیا۔ جلیل حسن جلیل کان اللہ لہ

تقریظ از جناب مولوی محمد عبد القیوم صاحب وکیل حفظ آغائی ابو العلائی سلمہ اللہ تعالیٰ

فخر برادران دینی عالیجناب خان بہادر مولوی محمد عبد الکریم خان صاحب آغائی ابو العلائی کمشنر کرورگیری دام دولتہ و اقبالہ نے مرشدی و مولائی حضرت شاہ آغا صاحب قبلہ قدس سرہ کا کلام فارسی و اُردو یکجا جمع کرکے طبع کرایا ہے۔ اِس سے غرض یہ ہے کہ کلام موصوف کے مطالعہ سے ہم سب پیر بھائیون کو فائدہ پہونچے۔ خدا اُنکی دولت دنیوی و فتوحات طریقت دینی مین روز افزون ترقی کرے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی غلامی کا شرف مجھے ۲۲۔ شعبان سنہ ۱۳۰۱ھ کو نصیب ہوا اُسوقت سے خود بدولت کی مجالس مختلفہ مین حاضر رہا کرتا تھا۔ خصوصاً حضرت کے وصال شریف سے پہلے تخمیناً ۱۲ برس تک روزانہ صبح و شام میری حضوری چار گھنٹہ رہی ہے اور اکثر ہندوستان کے سفر مین بھی ہمرکاب عالی رہا ہون۔ حضرت کے عادات و خیالات و شعرگوئی و دیگر امورات دینی و طریقت و تصرفات و کرامات اس میری زمانہ حضوری کے

چشم دید ہین خود بدولت سے مینے سُنا ہے کہ حضرت نے سب سے پہلے جناب سید
حسین علی صاحب سے جو حضرت کے بیر بھائی تھے فارسی مین انشا خلیفہ پڑہا اُسکے
بعد سکندر نامہ پھر طغرائے ظہوری - فارسی مین اسیقدر مبلغ استعداد تھا عربی
و دیگر علوم سے کبھی کوئی تعلق بحیثیت علم ظاہر نہین رہا - ۱۳ یا ۱۴ برس کی عمر مین
حضرت آغا محمد حیدر صاحب علیہ الرحمت اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ حضرت شاہ
محمد حسن صاحب قبلہ قدس سرہ سے بیعت کی - دو برس کے مجاہدہ مین جذبہ ہو گیا
اس جذبہ مین سالہا سال تک رہے اِس زمانہ جذبہ مین بہ تعمیل حکم یَا دَاوٗدُ اِنَّا
جَعَلْنٰکَ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً حضرت شاہ محمد حسن صاحب قدس سرہ نے
خرقۂ خلافت عطا فرمایا رفتہ رفتہ سلوک پر آئے جب بھی میرے چشم دید زمانہ مین کوئی
وقت حضرت کا سکر و جذبہ سے خالی نتھا لیکن اُسکے ساتھ صحو بھی غالب رہا کرتا تھا
کشف و کرامات کو بیحد پوشیدہ فرماتے تھے - سر سے پاؤن تک عجز کے پتلے تھے
شعر گوئی کی حالت یہ تھی کہ کبھی ارادۃً شعر نہیں کہا - بلکہ کیفیت غالب ہوئی اور اُسی
غلبہ مین جو کچھ کلام موزون فارسی ہو یا اُردو بے اختیار نکل آیا - حاضرین مین سے کسی
نے اُسکو لکھ لیا - باعتبار فن شاعری کوئی تعلق نتھا اکثر ایسا ہوا کہ اُس کیفیت مین اشعار
ناموزون بھی نکلتے تھے - لفظ صحو آیا ہے وہ اپنے لغوی اسلوب پر نہین ہے -
اِس دیوان کے اشعار درحقیقت اُنکا حال ہین یا واردات یا واقعات جسکو تقاضائے
کیفیت وقت نے موزون کرادیا - بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ آنکھ سے آنسو جاری ہین ڈاڑہی

کے بال کھڑے ہوئے ہین - آنکھ بیحد متوالیان ہین اشعار زبان سے بے ساختہ
نکلے چلے جا رہے ہین یہ حالات میرے چشم دید ہین - چونکہ اِن حالات مین اشعار
خود بخود کہے گئے ہین اسلئے طالبین راہ طریقت کے واسطے عجیب و غریب پر تاثیر
و مختلف قسم کے نسخجات امراض روحانی و قلبی ہین - کہین حضرت مولنا روم رحمۃ اللہ
علیہ کے اشعار کی سی کیفیت ہے - کہین حضرت حافظ شیراز کے سے کہین حضرت
امیر خسرو و جامی کی بو آتی ہے - جسقدر اولیاء کے اشعار ہین وہ درحقیقت اُن کے
احوال و واقعات و انکشافات کا مجموعہ ہوا کرتے ہین - یہی وجہ ہے کہ اِن حضرات
کے اشعار مین آورد کا نام و نشان تک نہین ہوتا نہ فنون شاعری کے مطابق خواہ
مخواہ اُسکا ظہور ہوتا ہے - جن حضرات کو راہ طریقت کا ذوق ہے اُن کو ان اشعار
سے حضرت قدس سرہٗ کے مراتب و احوال عالی کا پتہ چلانا کوئی دشوار امر نہین ہے -
لیکن جو محض فن شاعری کے اعتبار سے اِس دیوان کو مطالعہ فرمائین گے اُنکے
سمجھہ مین بعض اشعار قطعاً نہ آئین گے - بلکہ وہ مختلف جہات سے اعتراضات
کرینگے جس سے احتراز خود اُنکے حق مین مفید ہوگا - اِس موقع پر حضرت کے مختصر طور
پر عادات کا تذکرہ خالی از فائدہ نہین ہے - سلوک پر آجانیکے بعد حضرت کی عادت
تھی کہ ساڑہے بارہ بجے شب کے بیدار ہو کر تہجد پڑہتے اور صبح تک مراقب رہتے -
اس درمیان مین کبھی کروٹ تک نہین بدلتے تھے صبح کی نماز کے بعد حلقۂ توجہ ہوتا
اور اُس سے فارغ ہونے کے بعد کبھی مثنوی شریف مولانا روم کا سبق ہوتا اور اُسکے

مضامین جناب حافظ محمد اسمعیل صاحب سے جو ہمارے بھائیون مین باعتبار علم و
عمل واحوال ایک فرد مختص ہین بیان کرتے اور سب سماعت کرتے۔ کبھی مدرسہ
کے طلبا کی یاد ہوتی اور وہ حدیث شریف پڑہتے بعدہٗ رخصت ہوتے۔ چار بجے دن
کے حضرت قبلہ کے اکثر غلامان جمع ہوتے اُسوقت کسی نہ کسی بزرگ کی تالیف شدہ
کتاب پڑہی جاتی تھی۔ بوقت مذکور حضرت پر جذبات کا غلبہ رہتا تھا غلامون کے
اصرار پر خود ہی مضامین بیان کرتے۔ مگر اُسکی تاثیر یہ ہوتی کہ جو لوگ صاحب ذکر یا مقامات
ہوتے تھے اُن پر احوال طاری ہو جاتے تھے یہ صحبت مغرب تک گرم رہتی تھی۔
کشف وکرامات سے اسدرجہ نفرت تھی کہ اکثر یہ اشعار پڑہتے

اشعار

طریق عاشقی از خود رہائی است	نہ قطع منزل وطے مقامات
من وستی وذوق مے پرستی	چکار آید مرا کشف وکرامات

عاجزی کی حالت یہ تھی کہ کبھی اپنے آپکو شیخ نہین سمجھتے تھے اور طالب کو یہ لفظ مرید
یاد نہین کیا اور نہ کبھی اس لفظ کو زبان پر لائے۔ اگر کسی ناواقف شخص نے کسی مرید
کی نسبت کیفیت وتعلق پوچھا تو یہ فرمایا کہ میرے عزیز ہین۔ یا حضرت شاہ محمد حسن
صاحب قبلہ قدس سرہ کا تعلق بتایا آداب آلہی وحضرت رسالت پناہی اسدرجہ تھا
کہ لفظ اسم ذات زبان سے سوائے اوقات نماز کے کبھی نہین نکالتے تھے لفظ اشارہ
(وہ) فرماتے اور حضرت رسالت پناہی کا اسم مبارک زبان سے نہین نکالتے تھے

نماز کی حالت یہ ہوتی تھی کہ اکثر اوقات شدت کیف وجذب کی وجہ سے دو رکعت کی
جگہ پانچ رکعت ایک سجدے کی جگہ متعدد سجدے ادا کر دیتے تھے اور کبھی کبھی جہت قبلہ
بھی متغیر ہو جاتے تھے کبھی شدت کیفیت کی وجہ سے نماز مین وجد ہو جایا کرتا تھا اس
سبب سے بیٹھکر نماز ادا فرماتے تھے باوجودیکہ اخیر زمانہ عمر مین دو زانو نہین بیٹھ سکتے تھے
لیکن جسطرح ممکن ہو انماز کے ادا کرنے مین کوئی کمی نہین ہوئی۔ بیماری مین اگر اُٹھا نگیا تو
لیٹے ہوئے اشارات سے نماز پڑہتے تھے شب خیزی کی وہی حالت رہی اکثر دائم
المرض رہتے اگر ہفتہ عشرہ مزاج اچھا رہا تو فرماتے معلوم ہوتا ہے کہ عتاب ہے اسکے
بعد بیمار ہونا لازمی تھا۔ بیماری مین نہایت خوش رہتے۔ دن بھر غیر اشخاص کے سامنے
سوائے دنیاداری کی باتون کے کوئی اور بات زبان سے نہین نکالتے تھے۔ معارف
وحقائق اور اپنے مکشوفات کے متعلق کبھی زبان سے ایک لفظ نہین فرمایا۔ مریدین
پر جو احوال طاری ہوتا انکو سماعت فرمانے کے بعد ضرورت ہوتی تو اصلاح فرماتے یا
کوئی عمدہ اعلیٰ درجہ کی حالت ہوتی تو حکم دیتے کہ دوگانہ شکریہ ادا کرو لیکن یہ نہ فرماتے کہ یہ
کس مقام کی بات ہے تاکہ طالب مین ریا نہ آجائے عجز وخلوص ومحبت اگر کسی مین ہوتا
تو اس سے ہمیشہ فرماتے خلق محمدی کی تعمیل مین ہمیشہ آمادگی چاہیے۔ مریدین مین ہر
شخص یہ سمجھتا تھا کہ مجھپر بہت سرفرازی ہے اگر مریدین مین کوئی شخص طلب حق مین سرگرم
رہتا تو ہر طرح سے اُسکے خادم بنجاتے۔ مالی دشواریون مین اُسکی تائید فرماتے۔ اگر کسی مرید
کو تلقین ذکر کرنا ہوتا تو یہ فرماتے کہ آیا کرو مین کچھ کہونگا لفظ ذکر زبان سے نہین نکالتے تھے

ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ مینے یہ عرض کیا کہ توجہ طریقہ نقشبندی تو روزدی جاتی ہے
بالعلانی طور کی توجہ سے بھی کبھی سرفرازی ہو تو ارشاد ہوا کہ بھئی مجھے کیا آتا ہے تم
لوگون کے ساتھ برکت لینے کو اور پیرون کی سنت ادا کرنے مین بھی بیٹھ جاتا ہون مینے
عرض کیا کہ وہ بھی تو پیرون کی سنت ہے مسکرا کر خاموش ہو گئے۔ اگر کبھی کسی سے اپنے
خواب کا ذکر کیا اور خود پر غلبہ وکیف طاری رہا تو یہ شعر پڑہتے ؎

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم	چو غلام آفتابم ہمہ زافتاب گویم

مینے اکثر مجاذیب کو دیکھا ہے کہ ہمیشہ اُنکے روبرو مودب رہتے۔ ہر شخص کی مجال نہین
کہ کوئی گفتگو اُن سے جسطرح جی مین آیا کرتا۔ خود بخود رعب طاری رہتا تھا۔ احکام شریعت
کی پابندی کا بڑا خیال ہمیشہ دامنگیر رہتا تھا۔ حالات وارشادات وعادات وکرامات
حضرت کے اسقدر کثیر ہین کہ اگر اُنکا اجتماع کیا جائے تو ایک بہت بڑی کتاب ہو جائے۔
اگر کوئی صاحب قلب ہے تو اسوقت مزار پر آکر روحانیت شریف کیطرف متوجہ ہوئے تو
راقم نے جو کچھ لکھا ہے اوس سے زیادہ وہ حقیقت حال سے بقدر مناسب خود واقف
ہو جائے گا۔ خدا تعالے جناب خانصاحب بہادر کو زندہ رکھے اور جملہ مرادات دینی ودنیوی
مین اُنکو کامیاب کرے کہ اُنہون نے حضرت کے کلام پر فیض کو طبع کرایا اور حضرت کے
سب غلامون کے حق مین تقسیم فیض کے باعث ہوئے۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

خاکپائے سگان آغائی ذلیل عبد القیوم وکیل

تقریظ دیوان صحو

رنجتہ طبع زرین سیادت ونجابت دستگاہی شفیق بحال بندگان الہی۔ واقف
اسرار خفی وجلی جناب میر امیر علی صاحب متولی آستانہ حضرت سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ کہ مقبول بارگاہ ودود شاہ آغا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ کا اُردو فارسی کلام جس کو
محب الفقرا مونس الغربا خان بہادر محمد عبد الکریم خان شمشیر ناظم کرور گیری ممالک محروسہ
سرکار عالی نے بڑی تلاش اور کوشش سے جمع کر کے ترتیب دیا ہے طبع ہو گیا۔ مصنف
قدس سرہٗ کی تمام عمر کسب کمالات باطنی مین گذری ترتیب غزل سے اظہار شاعری ہرگز
مقصود نتھا بلکہ محض بغرض فیضرسانی اظہار حال کے لئے کلام موزون اختیار کیا
گیا تاکہ سماع کی مجلسون مین سالکان طریقت کے لئے ترقیات مدارج کا باعث ہو
ظہور وبطون ہر شے کے لئے لازم ہے۔ لیکن اہل باطن کی نظر ہمیشہ بمصداق
مصرع ما درون را بنگریم وحال را * بطون ہی پر پڑتی ہے۔ اس کلام کے مضامین
ومعانی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر غزل حقایق کے موتیون کی لڑی
ہے جسکی اہل دل کو جستجو اور اہل سماع کو آرزو رہا کرتی ہے۔ اگرچہ صنایع بدائع
کی طرف مصنف نے التفات نہین فرمایا لیکن مضامین کی نزاکت اور معانی کی نفاست
سے جو اصل الاصول شاعری ہے سارا کلام معمور ہے جسپر اہل دل مرتے ہین

شاہد آن نیست کہ موئے ومیانے دارد	بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد

حق جل وعلیٰ اس متبرک دیوان کا فیضان جاری رکھے اور مصنف کو اعلیٰ مدارج وعلیہا فریدک پہونچائے۔ اور جامع دیوان کو دین ودنیا مین اپنے شیخ کے دوش بدوش رکھے۔

تقریظ دیوان صحو

من نتائج طبع اقدس جناب کرم انتساب سید نثار احمد صاحب اسلمہ اللہ انواب جانشین متولی صاحب درگاہ معلّی حضرت خواجہ خواجگان رضی اللہ عنہ

غازہ کش روئے الف۔لام میم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ستایش مرستودۂ راسزد کہ فلزم دلہا را از امواج صفات خویش جوش دادہ ودہ ہوشان میخانہ الست را از بادۂ معرفت ہوش۔ وتحفہ درود نامحدود مرنبی را رسد کہ اولین موج بحر وجود است وعلت ایجاد ہمہ ہست وبود صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

تسخیر دوکون رایت او	تفسیر دو حرف آیت او

امّا بعد میگوید عبد ضعیف سید نثار احمد عفی عنہ جانشین متولی درگاہ معلی کہ لاریب دیوان فغفر شاہ آغا محمد داؤد صاحب نقشبندی ابو العلائی المتخلص بصبو گلدستہ ریاض سخن است وشمع دل افروز انجمن زہے کلامیکہ اگر بر متکلم ناز دسزاست وخہے متکلمیکہ اگر بر کلام خویش بوجد آید روا۔ حرف حرفش آئینہ رونمائے دلست ولفظ

لفظش غازۂ چہرۂ جوہر آب وگل۔ نقطہ نقطہ اش سویدائے دلہاست ونکتہ نکتہ اش کلید در اسرار مشکلہا ؎

این نغمہ تر کہ در نو ردا ست	یک نالہ بصد ہزار درد است

آفرینندہ دیوان ہستی این فانوس خیالی را از شمع قبولیت روشن گرداناد ولمعات انوارش تا کاخ ملا اعلےٰ رساناد۔

ع این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

بالنبی وآلہ واصحابہ امجاد۔

از قلم رنگین رقم صاحب الفضل والیقین حضرت مولانا محمد نور الدین صاحب اسلمہ اللہ تعالےٰ

مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ واقع روضہ منورہ حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ سَرَّنِیْ مُطَالَعَۃُ الدِّیْوَانِ لِشَاہٍ اٰغَا مُحَمَّدْ دَاؤُدْ صَحْوُ النَّقْشْبَنْدِیُّ الْاَبُو الْعُلَائِیُّ اَنَارَ اللّٰہُ لَہُ الْبُرْہَانْ۔ وَوَہَبَ اِنْشِرَاحَ صَدْرٍ لِاِنْکِشَافِ اَسْرَارِ الْعِلْمِ الْحَقِیْقِیْ۔ وَہُوَ وَاِنْ کَانَ فِیْ ظَاہِرِ الدِّیْوَانِ لٰکِنْ اِذَا غَمَضْتُ فِیْہِ نَظَرِیْ فَاِذَا ہُوَ مَنَارَۃُ الْبُرْہَانْ فَلِلّٰہِ دَرُّ الْمُصَنِّفْ۔ وَاَرْجُوْا مِنَ اللّٰہِ الْوَہَّابْ اَنْ یَّجْزِیَ لِمُحَمَّدْ عَبْدُ الْکَرِیْمْ خَانْ شَتْشِیْرَ جَزَاءً حَسَنًا بِجَمْعِہٖ اَشْتَاتَ ہٰذَا

الدِّیوَانُ - وَیَنْفَعَ بِمُعَائِنِہٖ وَاَسْرَارِہٖ طَالِبِیْ مَعَارِفِ الرَّحْمٰنِ
اٰمِیْن بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَاَنَا الْعَبْدُ الْمُذْنِبُ لِلْمُسْلِمِیْنَ مُحَمَّدُ نُوْرُ الدِّیْنِ الْاَجْمِیْرِیْ عَفَا اللّٰہُ عَنْہُ

ترجمہ مجھکو اس دیوان کے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی اور اسرار و نکات تصوف کے دریافت مین بہت بڑی مدد ملی - یہ بظاہر ایک دیوان ہے لیکن جب گہری نظر سے دیکھا جائے تو تاریکی مین چلنے والون کے لئے ایک روشن مشعل ہے - مین خدائیتعالےٰ سے دعا کرتا ہون کہ اس دیوان کے پراگندہ اوراق کے جامع مولوی محمد عبدالکریم خان بہادر مشیر ناظم کرد گیری ممالک محروسہ سرکار عالی نظام خلد اللہ ملکہ کو جزاے خیر عطا فرمائے اور طالبان علم حقیقت کو اسکے بیش بہا مضامین عالیہ سے بہرہ ور فرمائیے - آمین

رنجتہ کلک گوہر سلک مقبول بارگاہ پیران عظام جناب مولوی محمد غوث الاسلام صاحب صابری مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ درگاہ شریف حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

حامداً و مصلیاً - سبحان اللہ بیشک شاہ صاحب کا کلام معرفت الیتام اسرار وحدت کا خزینہ اور بزم کثرت کا آئینہ ہے - ہر لفظ دل معنی سرشت کیلئے معنی خیز اور ہر حرف مشام حال عشاق کو عطر بیز ہے - ہر مصرعہ سرو قدان طناز کی مژگان دراز کی طرح نشتر ہے و ہر شعر شہیدان ناز کیلئے شمشیر دو پیکر - اگرچہ بظاہر اس نظم تابناک کا چہرہ شاعرانہ صنائع و بدائع کے خال سے سادہ عذاران کے عذار سادہ کیطرح خالی ہے - مگر معنی نقطہ نقطہ مرکز دائرہ ایقان و مردم دیدہ عرفان ہے - ؎

آنرا کہ درے زنکتہ بازاست	ہر حرف جریدۂ درازست

حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالےٰ نے اسمین شک نہین کہ اُن اندرونی جذبات کو جو حالت سلوک مین پیدا ہوئے دلکش نظم کے پیرایہ مین اظہار فرمایا ہے - خدائیتعالےٰ اس گوہر نظم دلکشا کو آویزۂ گوش قبولیت فرمائے - آمین - محمد غوث الاسلام صابری عفی عنہ مدرس فارسی مدرسہ معینیہ عثمانیہ واقعہ درگاہ معلے دار الخیر اجمیر -

التماس جامع اوراق

اُذکُر کتاب داؤد دلے دل — ہر دم بہ لحن دلکش جان دہ

گر در شک است نادان تو بگو — فاتوا بسورۃٍ من مثلہ

خدائے بلند و برتر کی کتاب یا سرور کائنات علیہ التحیۃ و الصلوۃ کی حدیث یا اولیا اللہ کی تصنیفات یہ سب ایسے مجموعے ہین جن پر دیباچہ یا تقریظ لکھنا شمشیر حقیر کے امکان سے بالاتر ہے - لہذا میرا مقصود ان چند سطور ذیل سے اسکے سوا اور کچھ نہین کہ اس مبارک دیوان کی ترتیب کے اسباب پر روشنی ڈالی جاے - بدر السالکین شمس العارفین - تاج الاولیا - سراج الاصفیا - کمال طریقت - جمال حقیقت - شیخ الاسلام و المسلمین وارث الانبیا و المرسلین - صاحب اسرار الٰہی سراپا باوصاف صحو صاحی - سرمایہ رحمت رب ودود آغا محمد داؤد قدس سرہ العزیز نے جب سجادۂ ابو العلائی پر جلوہ فرمایا اور اعلاء کلمۃ اللہ کا بیڑا اُٹھایا تو جسنے دست ارادت اوس وارث انبیا کے ہاتھ مین دیا ید اللہ فوق ایدیہم کی تفسیر معنوی کا نظارہ کیا - چونکہ قبلۂ عالم رنسبت چشتیہ کا غلبہ تھا لہذا اکثر اوقات عرفائے متقدمین کے کلام سے مجلس سماع گرم رہا کرتی تھی - بسا اوقات حالت ذوق و شوق مین جس شعر پر کیفیت طاری ہوئی اُسیکے بحر و قوافی مین زبان حق ترجمان نے جذبات قلبی کا ترجمہ کر دیا ؎

شرطست بتان را کہ چو در ناز آیند	وز روے کرشمہ شیوہا بنماید
گہ غمزہ زنند گاہ زلف آرایند	اینہا ہمہ چیست تا دلے برباید

شیخ قدس سرہ العزیز کا کلام جسقدر صورت ظاہری مین صنایع شاعری سے بے نیاز ہے اُسیقدر بلکہ اُس سے بڑھکر بلحاظ مضامین اہل باطن کا مایۂ ناز ہے - کسی نے خوب کہا ہے

ز عشق ناتمام ما جمال یار مستغنیست	باب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را

غرض یہ کہ یہان جسنے بحر معانی مین غوطہ لگایا گوہر معرفت پایا - اور جو محض نشست الفاظ کی تلاش مین رہا اُسنے کچھ نہ پایا ؎

این بوئے نہ بوئے بوستانست	این بوئے ز کوے دوستانست

غرض مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات طیبات جمع نہین رہے بلکہ حاضرباشان خانقاہ مین سے جس آستانہ بوس نے جو کچھ پایا اوس سے حظ اُٹھایا - وصال شیخ قدس اللہ سرہ کے بعد جب یہ سلسلہ حال و قال منقطع ہو گیا تو وہ دلدادگان سماع جو کلام شیخ کی شراب معرفت کے عادی ہو چکے تھے تشنگی سے تڑپنے لگے اور ناچار اون سابقہ اشعار کو جو شعر محبوب کی طرح پراگندہ ہو رہے تھے جمع کرنے کی ضرورت پڑی تاکہ اُنکی تکرار موجب تسکین دل بیقرار ہو -

یہان اس امر کا اظہار بیموقع نہوگا کہ کلام کے لئے متکلم کا لخت جگر ہونا مسلم ہے تو اسمین شبہہ نہین کہ شیخ کے ملفوظات نظم ہون یا نثر مریدون کے پیر بھائی ہین جنکی خدمت و اطاعت ہر مرید پر واجب ہے یہی وجہ ہے کہ ملفوظات شیخ کو جمع کرنے کی رسم قدیم

اتیناداود زبورا

الحمد للہ کہ دیوان بحر عرفان عمدۃ الاولیا قدوۃ الاصفیا واقف اسرار الاہوتی
کاشف سرائر ملکوتی مصدر کمال ذات معبود حضرت آغا محمد داود نقشبندی
ابو العلائی قدس اللہ سرہٗ العزیز
الموسوم باسم تاریخی

دفتر رحمت

۱۳۳۲ھ

المعروف

دیوان صحو

حصہ اوّل فارسی

حسب فرمایش عالیجناب بذل و فضل مآب ناہج مناہج تحقیق عارف معارف تدقیق آشنای قلزم معرفت
غواص بحر حقیقت عندلیب گلستان ابو العلائی پروانۂ شمع جمال آغائی صفا حسب السیف والتدبیر خان بہادر
محمد عبد الکریم خان شمشیر زادہ اللہ التوفیق ناظم کروگیری ممالک محروسہ سرکار نظام حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہٗ
باہتمام حافظ فیاض الدین منیجر

ابو العلائی اسٹیم پریس آگرہ مین چھاپا گیا

(ہلال نوشت)

مسنون فی الطریقت سمجھی گئی ہے خدا کا شکر ہے جسنے اِس خاک نشین - آستانہ آغائی کو
ان ملفوظات منظومہ کے جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی - اگرچہ اِس جمع و ترتیب مین بہت
محنت اُٹھائی لیکن اسکے صلہ مین نہایت گران بہا چیز ہاتھ آئی یعنی اپنے مخدوم اپنے
ہادی دو جہان کے ملفوظات کا ایک حصہ جمع کرلیا اور پیران طریقت کی سنت ادا ہوگئی
جسکی برکت سے آج مین اپنے برادران معنوی کو اپنے سامنے مجتمع دیکھ رہا ہون لاؤ اب
ان اخوان الطریقت سے رخصت ہولون تاکہ وہ اس فیضرسانی مین مصروف ہوجائین
جسکے لئے جمع کئے گئے ہین -

بھائیو ایک وہ زمانہ تھا جو تمہاری جستجو مین گزرا پھر خدا کے فضل سے وہ دن آئے کہ
مینے تمکو جمع کرکے بترتیب بٹھایا اور تمہاری ملاقات کا لطف اُٹھایا وہ سہانی راتین جو
تمہاری میٹھی میٹھی باتون مین گذرین کبھی نہ بھولین گی - اور وہ نور کے ٹکڑے جب مین
تمہارے نظارہ سے اپنی آنکھون کو منور کرتا تھا ہمیشہ یاد رہین گے - آؤ میرے سینہ
سے لگ جاؤ کہ مین تمکو اِس مبارک کام کے لئے رخصت کرون جسکے لئے تم جمع کئے
گئے ہو - اگر جاؤ ابو العلائی مطبع مین چھپو اور آغائی بندون کی نگاہون
مین بسو - ہزارون برادران طریقت تمہارے مشتاق ہین اُنکی گود بھرو اور اُن کی
آنکھون کو اُس عالم قدس کے جلوون سے منور کرو جہان سے تم آئے ہو - خدا ہر
جگہہ تمہارا حافظ و ناصر ہے - اچھا رخصت فی امان اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) **ردیف الف** (۵)

کس نمیداند بعالم یار میداند مرا
چاک دامن از جنون هر تار میداند مرا

از صفائی شد بهوید امعنی حبل الورید
کافر اندر گلو زنار میداند مرا

هر که منکر از نبوت در ضلالت تا ابد
انچه آمد در دلِ اغیار میداند مرا

این نه آن و آن نه این و مطلقند اطلاق را
سرِ منصورم بناشد دار میداند مرا

(۲) هست دریا غیر دلبر صحو نزد عاشقان
خویشتن را خویشتن بیمار میداند مرا (۵)

می تپی در پهلوئے من هر زمان ایدل چرا
گشتهٔ از خنجر ناز و ادا بسمل چرا

چون در میخانه واشد تا توانی می بخور
از شراب لطف ساقی این زمان غافل چرا

یک قدم برخود نهادم دیگرے اندر سرا
در حریم دل رسیدم رهبر منزل چرا

چون امانت را ربودی وائے بر دزد کمین
دیده نگران پیش مردن بر رخِ قاتل چرا

(۳) هر زمان از غیب تاکیدے رسد بی کام و لب
من چه گویم صحو شد دل آنطرف مائل چرا (۴)

اے دل تو باش بر درِ سلطان اولیا
یابی بفخر تاج زبرهان اولیا

قاصر بعجز نیست کسی را مجال نیست
در ذوق و شوق جذبهٔ عرفانِ اولیا

اُو رشتهٔ بدست دلم همچو گوهرے
در سلک منسلک بمجان اولیا

(۴) در جستجوئے خویش رسیدم باین مقام
دل هست صحو محو بهر شان اولیا (۵)

دل من شد است شیدا بخدا بیا نگارا
بلبم رسید جانم زخ خود نما خدارا

خبرے زخود ندارم خبرم باُو رسید است
چه عجب اگر تو پرسی زرقیب حال مارا

زتجلیم بحیرت شده آسمان خمیده
غم من اگر بیفتد شود آب سنگ خارا

شده سیر گاهِ مند بدریچهٔ حضورم
بنظاره ات بدوزم همه عمر چشم وارا

(۵) بکنم زدیده پائے اگرم طلب نمائید
بهمه صحو یار ب در پاک بوالعلا را (۶)

قاصدم نامه‌رسان آن مهربان خویش را
من چو انعامے دہم این نقد جانِ خویش را

بر سر نامه چه بنگارم بگوئے نامه بر
شد فراموشی ز خود نام و نشانِ خویش را

این جهان و آنجهان در هم کنم بر هم زنم
کاش گر شمه بگویم داستانِ خویش را

وائے بر من کار کردم هیچ بر ز انجام آن
منفعل هستم چه گویم داستانِ خویش را

تا بکے خنجر نمائی اینچنین اے جان من
مرهم وصلت بده تو کشتگانِ خویش را

(۶) در رضایت جان و دین را هم فنا بنمود صحو محرم رازے بفرما عاشقان خویش را (۵)

بیا جان جانان ببین جان ما را
ملیب آمده جان کرم کن خدا را

ز دیر و حرم یک همین مقصد من
که بے پرده بینم بهر جا شما را

منم مستحق و طلبگار نعمت
شهنشاه جانم عطا کن گدا را

تو هر دم کنی لطف بر جان عاشق
چه داند اجل کارهائے قضا را

(۷) ز سر تا بپا صحو من محرم تست سپرده بتو نام و ننگ و حیا را (۷)

اگر آن ترک بغدادی برد از دست ایمان را
فدایش من کنم اینک خداوندا دل و جان را

بیادت محو اهل کعبه و بیت الصنم هردو
مطیع خویشتن کردی تو هندو و مسلمان را

تو دائم میروی بر آسمان پاک اے سرور
خدارا تو بگو احوالِ من سلطان خوبان را

جمالِ آفتاب تو درون سنگ اگر افتد
کند پر نور مانند قمر لعل بدخشان را

تو ابر رحمتی دائم بکن رحمت بکشتِ دل
بجائے دانه دروه گوهر مقصود دهقان را

رقیبان شور کردند و ندا بر آسمان رفته
بخانه یار ما آمد مبارک باد دایان را

(۸) مرا اے صحو گو چیزے چه باشد در پرده که هستم محو حیرت تا شرف داده چه انسان را (۴)

جز جمال دلربائے خوش نمے آید مرا
بادشاهم بینوائے خوش نمے آید مرا

گنج پنهانست در دل جستجوے سود نیست
در بدر طرز گدائے خوش نمے آید مرا

میکنم من حکمرانی بے تصرف در جهان
این سریر و تاج شاهی خوش نمے آید مرا

(۹) صحو نامم موج آب هستی من جمله آب ازنم دریا جدائی خوش نمے آید مرا (۵)

واله حسن و جمال عاشقانِ بوالعلا
تا ابد محو فنا از رفتگانِ بوالعلا

در میانِ هر دو عالم غلغله پیدا شود
متر شان گویم اگر از داستانِ بوالعلا

ننگ آید گر بگویم از غلامان ویم
هست دائم شور افزا خاندانِ بوالعلا

لاتعین در تعین شد نهان گوید سخن
بے صدا بے حرف آمد از زبانِ بوالعلا

(۱۰) صحو مضطر روز و شب این ورد دارد زیر لب همچو دریا کے شود بر آستانِ بوالعلا (۵)

عجب رنج و تعب دارم مرا افتاد مشکلها
شکسته پائے در راهے چگویم سیر منزلها

شراب صاف می بینم درون شیشه هر دل
دلے غافل ز حال خود بجوید سیر کاملها

مثال شمع و پروانه فداسازم دل جان را
قضا خود بازماند بنگرد چون ذوق بیدلها

بجان و دل اگر شنود هر انچه پیر فرماید
بیک ایمای چشم او کند طی راه منزلها

(١٠) ببین اے صحو گلزارم درون سینه انوارم
که آتش در دلم برعرش چون روشن قنادلها (٧)

کنده شد اندر نگین قلب نام بوالعلا
زان سبب مشهور گشتم من غلام بوالعلا

چون ز ارشاد علا شاه حسن بالا بگفت
جان و دل ازما ربوده آن کلام بوالعلا

از زمین تا آسمان محکوم فرمان تواند
تا بگوش آکار من کن اے کلام بوالعلا

میرم و زنده شوم صد مرتبه در ذوق عشق
جان تازه میدهد قربان نام بوالعلا

هر یکے گل شد مگر من خار گشتم درمیان
خار را تو گل بکن اے فیض عام بوالعلا

بر تو قربان میشوم للله رسان این تحفه
اے صبا سر خم کنم بهر سلام بوالعلا

بهر ما هستی توئی پیران پیر و دستگیر
دست مایان را بگیر اے فیض عام بوالعلا

(١١) تیغ نظر جست گلوے مرا
تاب کجا پیش تو روئے مرا (٤)

تشنهٔ خونم شدی اے جان من
تیغ تو بوسید گلوئے مرا

از کرم قلزم زخار خویش
پر بکن از آب تو جوئے مرا

(١٢) مژده که از پرتو او دل بسوخت
صحو ببین گرمی روئے مرا (٧)

صبا تو آمدی لیکن بگو که یار کجا
کجا گذاشتی آن سرو گلعذار کجا

دلم چو بلبل نالان شدست نغمه سرا
بجان فدائے تو ام موسم بهار کجا

گذشت ما و من و نیستم تو توئی هستی
خودی برفت و شدم هیچ و دو نگار کجا

بسوز هجر شکسته پرم چو پروانه
مرا به بزم تو اے شاه دخل و بار کجا

بیا و غیرت لیلیٰ مدام مے بخورم
سرور هست همیشه دلا خمار کجا

هوس بعشق تو دارند عیسی و موسیٰ
جنید و شبلی و عطار در شمار کجا

(١٣) بگو دگے و جوانی دوید صحو حزیں
گذشت عمر و ولے هست آن دیار کجا (٥)

برده دلم ز پهلو شوخی بکن خدارا
اے بادشاه خوبان ممتاز کن گدارا

یارب امید دارم تا آرزو برآید
بوسم بچشم جانم آن یار آشنا را

بارے کرم تو فرما بینم چو روئے زیبا
از کج کلاهی خود ظاهر بکن ادا را

وعده قریب آمد مدت تمام گردید
اے شاه با نوا کن درویش بینوا را

(١٤) اے صحو حال خود را جز خود کرا بگویم
سوز و شرارهٔ دل کام و لب و صدا را (٥)

فیض اقدس شد هویدا از خیال بوالعلا
شیفته فیض مقدس بر کمال بوالعلا

فیض فیاض ازل را هر زمان شان دگر
مظهر شان شیون است این جمال بوالعلا

روئے آل مصطفیٰ شد جلوه گاه ذات و صفات
طالب و مطلوب بینم از وصال بوالعلا

ذات مطلق شد مقید اندرونِ کائنات | لامثال آمد بعالم هر مثال بوالعلا

(۱۵)

نطق ناطق گم شود اے صحو من پیشِ حسن
از کفم دل مے رباید قیل وقال بوالعلا

(۷)

چون به بینم یک نظر من سوئے راه بوالعلا | مردم چشمم رود تا خوابگاه بوالعلا
سید عالی نسب هم تاج گیر و تاج بخش | رونق عز و شرافت عز و جاه بوالعلا
عارفان از راه دل تا دلبر زیبا رسند | هست بر عرش معلا بارگاهِ بوالعلا
هر که آمد شیفته دیوانه شد آواره شد | میرباید جان و دل آن کج کلاهِ بوالعلا
نیم بسمل ساخته چون یک نظر انداخته | از خودی پرداخته چشمِ سیاه بوالعلا
گر کمک برسد زتن آن نقد اعمالت کجا | من بگویم مفلسم اندر پناه بوالعلا

(۱۶)

میزند بانگے موذن صحو تو خاموش باش
کشتهٔ تسلیم شود در عیدگاه بوالعلا

(۳)

آذربت تراشِ من نام تو چیست گو مرا | هست مرا تلاشِ من نام تو چیست گو مرا
ضبط نشد چو حالتے نعره زنم بهر دمے | اے بت دل خراش من نام تو چیست گو مرا

(۱۷)

خانه تهی ز غیر شد صحو بیا بیا بیا
تو چه کنی تلاشِ من نام تو چیست گو مرا

۵

حادث تو گو مشو سر بزم قدم را | سلطان عرب را و شهنشاه عجم را
هر روز فزون وحشت و صد پاره گریبان | کوته بکن اے زور جنون دست ستم را

آواره بود دیر و حرم شیخ و برهمن | ما سجده کنان طوف زنان کوئے صنم را
گر سر رود از گردن و جان از تنِ خاکی | بیرون نکنم از در دل اهل حرم را

(۱۸)

اے صحو کسے پے نبرد در همه عالم
مطلوب طلب تا نچشی درد دالم را

(۵)

نازم ز بے نیازی ناز و نیاز پیدا | در عالم معانی بنده نواز پیدا
گلزار آتشے شد بر حضرت خلیلے | اندر دل حسودان سوز و گداز پیدا
پر کرده جام ساقی گم کرده باده خواری | آلوده دامنی را رانکته نواز پیدا
هر کس دهن دریده گوید رموز لبر | در میکده شنیدم پوشیده راز پیدا

(۱۹)

مارا ز ما خبر کن آن هیچ چه داند
گم صحو شد بعالم آن حیله ساز پیدا

(۵)

بیا بکام دل ناتوان کرم فرما | بعجز و زاری من مهربان کرم فرما
ز حد گذشته نیازم بوعدهٔ فردا | شبے رفیق شو اے مهربان کرم فرما
برائے دیدن تو فرش راه دیده کنم | بیا خرام تو سر در روان کرم فرما
شهید خنجر نازت بخاک غلطانست | بیا بکوچهٔ دل دادگان کرم فرما

(۲۰)

فتاده است بشهر تو صحو بنده نواز
بخانه اش تو بیا میهمان کرم فرما

جلوه نیرنگ دارد یار ما | شد هویدا رنگها در کار ما

بسنگ دلیلی اگر مجنون شود — هست جادو گر رخ دلدار ما
بُت پرستی میکنم هر روز و شب — رشتهٔ الفت شده زنار ما
شوق باغ جنّتم رضوان نماند — داغهای سینه شد گلزار ما

(۲۱) صحو آمد یوسف ثانی نقاب — (۵)
هست غوغائے سر بازار ما

چرا بیهوده میجوئی بهر جائے بیا اینجا — بیا در کار خود بنشین که یابی مدعا اینجا
نشین بر آستان دل که آید لطف برحالت — مکین اینجا مکان اینجا چه گویم آشنا اینجا
تو بیرنگی بهر رنگی که عاشق خوب میداند — تو خود گفتی که لاخوفٌ برائے ما ندا اینجا
بیا طالب بنوش این دم که در جنت نخواهی یافت — شراب اینجا کباب اینجا که جام بوالعلا اینجا

(۲۲) ز رنگار آئینه قلب است صحو اینک صفائے کن — (۵)
بجیب خود تامّل کن حقیقت رونما اینجا

رفتم اندر کوئے قاتل یافتم در میکده — دیدم او را در نمازے باز گردیدم ز جا
داشت بر سر کجکلاهے چشم ما زاغ البصر — مار میت اذ رمیت فتنه در عالم بپا
درد ما را نیست درمان در کتاب تو طبیب — روئے یارم گر به بینم بازمے یابم شفا
من نه بینم جز جمال دوست بس اندر جهان — دیدهٔ تحقیق باید بهر دیدار ما

(۲۳) چون لباس ما و من در بر کشیده آمده — (۷)
صورت دیگر نماید صحو در ما و شما

اگر من حسن تو بینم فدا سازم دل و جان را — مثال شمع و پروانه گدازم دین و ایمان را
بسان گوسفندا کنون تنم از تیغ ابرویت — کشم اندر تپیدنها نشاط عید قربان را
چو عکس حُسن تو ایجان من افتد درون دل — ضیائے نور می بخشد بآدم چشم گریان را
کرامًا کاتبین را نیست آگاهی درین عالم — کرا گویم بگو جز تو دلا این راز پنهان را
دلا هرگز مشو غافل ببین در صنعت صانع — بزیر خاک پنهان کرد صدها گلعذاران را
تو از بس رنج و غم دادی جفا کردی وفا کن — چرا تو نشنوی اے یار حال دردمندان را

(۲۴) نمی در چشم در دل سوز باشد ذوق و شوق اینست — (۵)
اجابت کن ز صحو ایجان دعائے دردمندان را

شورش عشقت نیارو جز بر قصیدن مرا — آتش افگندن بجز من باز پرسیدن مرا
تهمتے بر من نهاده هست این کبد عظیم — روز محشر پیش قاضی وائے طلبیدن مرا
عاریت چون رفت عار آید ترا ایجان من — امتحانا ملک دل را چند بخشیدن مرا
جان و تن را سوختم چون در رضائے دلبری — شک ندارد عاشق جانباز فهمیدن مرا

(۲۵) آن سپهدار دو عالم صحو می بینی چه گفت — (۵)
از پئے خون ریختن بر خاک غلطیدن مرا

گویم بهر زبان کلام کمال ما — بحرف و صوت هست عیان قیل و قال ما
حیران چو عاشقان نشود هر زبان زبان — آیم بهر لباس نمایم جمال ما
زاهد مپرس فاش کنم فضل عام را — محو لقائے یار بهر دم خیال ما

باغ وجود خویش چو سرسبز دائم است | پُر ثمره در جهان بود نونهال ما

(۲۶)

کافر همون کس است که انکار ما کند
حاشا نخند صبحو تو بر وجد و حال ما
(۵)

اے دل چه وفا دید ز خوبان جهان را | آزرده کند خاطر بیداد گران را
حیف است درین میکده می نوش نمیرفت | روئے چه نماید بخدا پیر مغان را
در باده خوری پست ز همت نشود کس | کردند منادی بسحر باده کشان را
از فیضِ ازل بر دلِ یارانِ عنایت | چون جذب کند اهل کرم آه و فغان را

(۲۷)

اے صحو درین کارِ مشیت چه توان کرد
افسرده کند خاطرِ افسرده دلان را
(۵)

من نیستم در کارِ دیگر یار بینم خویش را | چشم در خوابست و من بیدار بینم خویش را
محتسب را فرض باید دست بیعت از سبو | سود نبخشد در صلاح کار بینم خویش را
بت پرست و بت گرم خود بت شدم ای برهمن | کافر اندر بت کده زنار بینم خویش را
آتشے افگنده ظالم رخت هستی را بسوخت | طرفه حالت گرمی بازار بینم خویش را

(۲۸)

مرغ دل کز بهر دانه شد مقید حیف صحو | در کمند عشق تو ناچار بینم خویش را
(۵)

این دستِ طلب شد دست دعا یا مولنا یا مرشدنا
من خاک شدم فرشِ راهت دارم منگن دارم منگن
دارم ز کدورت صاف جهان این هر دو جهان شد آئینه

تا چند بانم حلقه بدر مجبور شدم مختار توئی | اغیار نیم در بسته کشا یا مولنا یا مرشدنا

(۲۹)

در گردن صحو آن بار گران نے تاب نے طاقت نے زور
پرورده شدم در مهد جفا یا مولنا یا مرشدنا
(۵)

مست از جام الست شاهد می آیم ما | همچو شید اندر تلاش یار مے آیم ما
ذاتِ مطلق شد مقید جمله اطلاق رفت | در لباس آب و گل ناچار مے آیم ما
هر زمان گویم انا الحق علم منصورم ببین | می کنیم اظهار سر بردار مے آیم ما
ظاهر و پنهان گرم گویند کافر گفته به | پیش ایشان در گلو زنار مے آیم ما

(۳۰)

صحو شکر است از بهار و از خزان بیرون شدم
از جمال خویش برخوردار می آیم ما
(۵)

اے که در غمزه و عشوه سحر پردازی چرا | آئینه رو مے نماید باز غمازی چرا
جز بعارف کم شناسد روے پوشیده ترا | در میان طفل نادان لعبت بازی چرا
عالمے تسخیر کردی چون تو در چشمے زدن | در قلوب خوبرویان دست اندازی چرا
صورت وهمی نماید صورتِ زیبا مرا | مے فریبی عاشقان را شعبده بازی چرا

(۳۱)

نیست کارت با دمن اے صحو مسکین راست گو
فتنه اندر جان نمائی رخنه اندازی چرا
(۷)

یار من در خانه آمد صاحب خانه کجا | طاعت مهمان ندارد دور پیمانه کجا
بسته دیدم رخت هستی در یکی چشمے زدن | حالت من شد تغیر شور دیوانه کجا

شوق رہبر رہ نماید بد رقہ درکار چیست
ہم سفر باشد نباشد عقل فرزانہ کجا

نے مرا ہوش و حواس عاقبت تدبیر چیست
ساقیا مخمور گشتم راہ میخانہ کجا

دشمن آسا جور کردی باز پرسی خیر چیست
آشنا را حال این است حال بیگانہ کجا

جرعۂ از لب چشیدہ از خودی خود گذر
مطرب و چنگ و رباب و شمع و پروانہ کجا

(۳۲)

ہر کسی فرمان پذیری بخیط ما یم صحو من
بے نیازم از نیازے لطف جانانہ کجا

(۵)

دل بعشقت مست گشتہ بیخبر از ماسوا
مہر خاموشی بلب از عالم چون و چرا

چاپلوسی ہر طرف شد از وکیل تند خو
عشق آمد قول فیصل قصۂ ما و شما

ناظر و منظور گشتہ بر جمال خویشتن
روئے جانان شد چو خود بین آئینہ شد خود نما

چشم زاہد چشم بشیر روئے روشن مثل شمس
دیدہ باید از برائے دیدن روئے شما

(۳۳)

صحو تو اندر طریقت تا توانی پا منہ
ہمچو من دیوانہ باید گر ہوس داری بیا

(۵)

ہان مزاج من چہ پرسی لاابالی بین مرا
از تقاضائے عناصر در مجالے بین مرا

ساکن بتخانہ باشم یا درون میکدہ
حالت من از دو ملت نیست خالے بین مرا

شد ظہور ہر دو عالم بہر اثبات وجود
صورت جن و بشر صورت خیالے بین مرا

این ہمان خوف از محک دارند این حرفان عشق
ضرب اول بر درد دل سکہ حالے بین مرا

خاتمہ بالخیر باشد سوئے ما بنگر تو صحو

(۳۴)

حسن در عالم ہویدا از دو کمالے بین مرا

(۵)

آرزوئے ما غریبان اندرین کوئے شما
جان و دل رامے فریبند گفت موئے شما

ہر کسے دارد تمنا دولت دیدار را
دیدۂ تحقیق باشد دین روئے شما

دارم امید شفاعت از شفیع المذنبین
فرع سوئے اصل گردد باز دما سوئے شما

از فشردن دامن تو ہر یکے غلطیدہ اند
عالم حیرت دکان چشم جادوئے شما

(۳۵)

کعبہ من در درد عالم نیست جز روئے دگر
سجدۂ من صحو شد در طاق ابروئے شما

(۴)

ہر زمانست عجب با تو تکلم مارا
راز پوشیدہ عیان کرد تبسم مارا

کف زدہ رقص مرا دید ملک شاد ان شاد
مطرب ہوش ربا محو ترنم مارا

موج بر موج روان عرصۂ ساحل دور است
کاندرین بحر جہان ہست تلاطم مارا

(۳۶)

صحو دی نیم شبے بر در ما بانگ نبرد
بر ملا گفت کسے باز کہ قسم قسم مارا

(۷)

خود بخود کردہ مرا تسخیر چون تدبیر ما
دم زنم از عشق تو گردون زند تقدیر ما

پائے بندی میکند بر آب بحر موج را
ہر دل دیوانہ را زلف صنم زنجیر ما

دود آہ من شدہ بر آسمان سقف سیاہ
میکنم شام و پگاہ چون نالۂ شبگیر ما

دانۂ گندم بخوردہ جد امجد آن زمان
از ارم کردہ برون فی الفور این تقصیر ما

گرچہ در بازار محشر قدر داند مشتری
جوہر گلگون نماید چون سر شمشیر ما

جملہ شاہان جہان شد غاشیہ بردار او
بر سرش دارد عجائب کج کلاہی میرما

(۳۷) (۷)

صحو سجدہ ذات آدم را ملائک کردہ اند
در عیان جملہ عالم گرچہ شد توقیر ما

خیالت مارو ش پیچد بگرد خاطرم پیدا
چہ تدبیرے کنم اکنون من آخر لاجرم پیدا

بہ سرو قامت خوبی انا افصح علم بر زد
جوان یک پری پیکر ز عالم بہترم پیدا

شناور قعر این دریا چہ دیدہ انچہ نادیدہ
زہے موج و حباب اندر بدر یائے بہم پیدا

چہ پرسی حاصل مارا کہ بعد از ہستے روزے
ز آغوشم برآمد شد صنم خانہ صنم پیدا

چہ میگوئی مرا زاہد غنیمت خود شناسی دان
عدم موجود این جا شد بکار دیگرم پیدا

ہوائے سرو و گلشن تا بکے اندر سرت داری
درین حیرت فزا عالم چہ دیدی در دو غم پیدا

(۳۸) (۵)

ز عصیان دامن آلودہ و عذر خوف اندر دل
برائے مغفرت اے صحو شد شانِ کرم پیدا

روئے من است آئینہ روئے یار ما
مارا ندید دید کسے خوش نگار ما

کس را مجال نیست شود بار یاب تو
حاضر بخدمت تو بود جان نثار ما

شام و سحر بیاد تو افروختہ شود
آید بگریہ طفل دلِ بیقرار ما

بلبل ہزار جان فدا بر قدوم او
در بر کشیدہ سبز قبا شہسوار ما

(۳۹) (۵)

ہر روز بر عروج منجم چو طالع است
اے صحو من بیا کہ تو ئی یار غار ما

من نمی خواہم خدا را چون خدا خواہد مرا
در حریم لی مع اللہ کے جدا خواہد مرا

گرد خانہ یار گردد ہر شبے در نصف شب
یک زمان بے من نماند تا کجا خواہد مرا

اے صبا للہ کرم کن بر ضعیف و ناتوان
زلف چون پیچد برویت در بلا خواہد مرا

میزند خانہ بخانہ خود منادی بر ملا
جستجوئے واگذارد چون رضا خواہد مرا

کم نہ گردد صحو از حال تو لطف خاص او
انچہ در ذہنش نگنجد دلربا خواہد مرا

(۴۰) ردیف بائے موحدہ (۵)

اے کہ در پردہ نہانست کمال تو عجب
ما کہ در پردہ نہانیم خیالِ تو عجب

ہست در ارض و سما نام تو محبوب قلوب
خط و خال تو عجب حسن و جمالِ تو عجب

گلشنِ ہستی ز اقدام تو سرسبز شدہ
قد محبوب چنین سرو و نہالِ تو عجب

آفرین باد بریں رہبر یکتائے زمان
للہ الحمد کہ ہستم ز وصالِ تو عجب

(۴۱) (۷)

پیش خورشید عرب ذرۂ خاکم اے صحو
مفلسان را چہ خطر بحر سوالِ تو عجب

منم دوش دیدم کہ خوابِ عجائب
بروئے شدم خود حجابِ عجائب

بجستہ بھر سو گرفتہ ام من
بدریا ہویدا حبابِ عجائب

کلامے شنیدم کہ بے گفتگوئے
سوالے ندیدم جوابِ عجائب

بحسرت گدازم که شد خون شرابی
دلم گشته بریان کباب عجائب

بخورشید رخشان همه محو گشتند
وجودے ندارم شراب عجائب

هنوز آن منم روز اول سبق خوان
مطالعه نمے شد کتاب عجائب

(۴۲)
زجام لب محو نوشید این صحو
لعابِ دهن شد شراب عجائب
(۵)

عزم میخانه بدارد شیخ رهبر در شتاب
دیده باید حالِ من والله اعلم بالصواب

آمده چون شیخ صنعا الامان از امتحان
بر کفے جامِ شراب و بر کف دیگر کباب

محتسب مجرم شود در کارِ ایشان دم زند
مدتے بیکاری کم بخشد بادهٔ خوار بیحساب

من نیم دریاوے موصوف در یا گشته ام
پیشِ چشمِ من سراپا بوده این عالم حباب

(۴۳)
طالب و مطلوب خود مطلق مقید گشته صحو
تا نماید عاشقان را در لباسِ آب و تاب
(۵)

مست شراب حالِ خرابم اے محتسب
معذور دار عهد شبابم اے محتسب

از آتش شراب چو شد سینه ام کباب
باقی نمانده فرد حسابم اے محتسب

آمد صدائے غیب بگوشم درین زمان
بالائے عرش چنگ و ربابم اے محتسب

تا چند در خرابی رندانِ مے پرست
مے خور بیا که کارِ صوابم اے محتسب

(۴۴)
نقش و نگار عالم فانی چو صحو هست
صورت گرفت نقش بر آبم اے محتسب
(۵)

در دستِ خود آن تیر زن تیر و کمان دارد عجب
مژگان و ابرو جانستان دلدستان دارد عجب

در چار سوے جستجو عالم بحیرت مبتلا
اندر حریم دل نهان بیرون بیان دارد عجب

بر هر دکان اندر جهان نقدِ جمالِ یار ما
باشد خریدارِ کسے قیمت گران دارد عجب

با کس نگفته راز دل شهرت گرفته کو بکو
شد رونما چون آئینه عالم جهان دارد عجب

(۴۵)
من دست بسته داده ام تکلیف آن شاه نجف
صحوِ غریب و ناتوان تاب و توان دارد عجب
(۵)

صورت دهمی چه باشد بر رخِ جانان حجاب
تن بغیرت میگذارد عاشق خانه خراب

فهم یک حرفے نداری سود کے بخشد ترا
نزد خود دارد عزیزان در بغل اُم الکتاب

تا کجا این بے تمیزی نوبتِ پیری رسید
هست پوشیده ندانی در سحاب بے آفتاب

سوخته شاید دل بلبل بود اندر چمن
جان و دل آنسو بوده چون بخوشبوی کباب

(۴۶)
هر نفس را واپسین دم میشمارم صحو من
جان فدایم بر قدوم مهربان آید شتاب
(۵)

ار زوئے وصل جانان بوالهوس را شد حجاب
مطلع خورشید گشته عاشق خانه خراب

نیز جز تو مثل دیگر اندرین بزم جهان
فاش گوید آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

نیست تسکینم بخاطر جز بدیدن آن نگار
مے پرستان را بود لازم مدارات شراب

چشم ظاهر بین نه بیند جز بصورت حرف را
در تو پوشیده ندانی بیشک معنی اُم الکتاب

کار مردان می پذیرد خادم میخانه باش

(۴۷) **صحو دامانے نگیرد جز بتو روز حساب** (۵)

حضور لی مع اللہ دارم امشب — ز کار این و آن بیکارم امشب
بجامہ خود نمی گنجم چہ گویم — سر من از تنم بردارم امشب
سزاوارم نثارم دین و ایمان — کہ آید خود بخود دلدارم امشب
ز علم من شد اشیا ہویدا — محیط و نقطہ چون پرکارم امشب

(۴۸) **دو عالم صحو بنگر دستہ بستہ دلا گویم ترا سر کارم امشب** (۵)

بوالعجب حسنے تو داری ہر کسی در اضطراب — عاقبت این آرزویت خانمان کردہ خراب
مطلق از قید است مطلق نیست شبہی اندرین — نے ہویدائے تو پنہان نیست در اندر حجاب
فہم حیران عقل خیرہ در تلاشِ روزگار — نے ہویدا نے تو پنہان نیست در اندر حجاب
کے سواری میدہد اسپے کہ در تیزی بود — نیست در شکلِ خیالی عالم با در رکاب

(۴۹) **نیست در عالم کتاب بے جز دلِ ما صحو ہیچ کاتب و مکتوب ہیم صاف در اُمّ الکتاب** (۱۲)

عاشقان غمگین پریشان روز و شب — در تجسسہائے جانان روز و شب
در ہوائے صبح وصل اے مہر وش — منتظر شام غریبان روز و شب
فارغ از دنیا و دین بنشستہ اند — عاشقان سر در گریبان روز و شب
مے سراید یار اندر ہر لباس — مطرب داؤد الحان روز و شب

ہر یکے ذوقے دگر دارد بحُسن — خواہ ہندو خواہ مسلمان روز و شب
من بہر سو بنگرم روے ترا — گہ عیان و گاہ پنہان روز و شب
ابر رحمت شامیانہ شد مرا — من بدارم چشم گریان روز و شب
عقل کے داند کہ این راز نہان — جان من باشد چو مہمان روز و شب
زاہد از زہد و ریاضت دم مزن — کن فراہم رخت ایمان روز و شب
کافران را لعن طعنے مے کنند — این چنین کار مسلمان روز و شب
زاہد اخالی مبین این بیشہ را — شیر باشد در بیابان روز و شب

(۵۰) **در قفایت صحو گامے میزنند ہمچو ظل مہر خشان روز و شب** (۵)

ردیف تائے قرشت

(۵۱) **معطل خویشتن را کردہ نادان ہمہ تن صحو باشد محو دیت** (۵)

دلم تنہا روانہ شد بکویت — پریشان جان بود در جستجویت
زمن بیدل چہ پرسی حالِ دل را — تنِ بیجان چہ دارد گفتگویت
کشیدہ خنجر مژگان بدستے — پئے قتلم چرا این آرزویت
غمِ فرداندارند عاشقانش — تماشائے جمالت چار سویت

شهنشاهِ سپهر سروران دلافرما این است
بکوبت خاک خورسند و خدایا ناخدا این است

بروئے صاف ظاهرشد عیان را چه بیان دارد
قدے چون سرو گلزارے جمالِ کبریا این است

زهے باغے زهے نگهت هوائے دلکش عالم
کمال ذوالجلال است این بهار بوالعلا این است

بصورت بوالبشر پیدا المعنی اعین عالم شد
وجود لایزالی را ظهور اینما این است

(۵۲) ببین سوز و گداز دل میان محفل صحو آ
دل افسرده میر قصد که آمد شاهِ ما این است (۶)

باعثِ ایجاد عالم مرتد و مقبول چیست
نیک و بد را من ندانم عامل و معمول چیست

کار بیکار است کار کارپردازِ دگر
غیر دل در دفتر ما نامه بر موصول چیست

چیز بیسود است و عقل فلسفی اینجا هنوز
رنگ اثبات وجود عالم معقول چیست

نیست خوف روز فردا عیدِ عاشق هر دم است
ذکر استقبال و ماضی غائب و مجهول چیست

نیست پنهان و عیانم آنچه گویم هست فاش
جامه تفریق عالم شاغل و مشغول چیست

(۵۳) در طریقت لب دریده گفتگوئے صحو چیست
از کلام اینما کنتم بگو منقول چیست (۴)

بهرِ مریض عشق مداوا چه حاجتست
مارا بجز وصال مسیحا چه حاجتست

در دیر و کعبه زحمت بیهوده چون کشم
او در براست فکر و تمنا چه حاجتست

بنشین که در سه ضرب دربسته وا شود
شیون چه حاجتست و غوغا چه حاجتست

اے صحو خاک شو که بهر جاست یار ما

نظارهائے عالم بالا چه حاجتست

هر زمان و هر مکان بینم که شانِ دیگر است
کاندرین آئینه جانم جهانے دیگر است

تو درون قلب بین زاهد و تدبیرے بکن
جز دل عارف نه بینی لامکانے دیگر است

کے تو می فهمی بگو رمز و نکاتِ عاشقان
واعظا پند و نصیحت داستانے دیگر است

همچو نے اندر دهان یار باشم روز و شب
این نمی گویم سخن مارا بشانے دیگر است

(۵۵) گرچه در ضعف آمد این جسم خاکی را مبین
ناتوان شد صحو گو اورا توانے دیگر است (۴)

از دل خبر رسیده یارم بملک جانست
صد جان و دل فدایش در جان من جهانست

پرسید باز از دل او گفت من چه دانم
روئے نمود حیرت بے نام و بی نشانست

دل در تلاش جان و جان در تلاش جانان
افتاده در دو عالم غوغائے عاشقانست

دیدم یقین بکردم جمله ظهور ذات است
حسنیکه روز افزون لاشک لابیان است

(۵۶) برائے خوردن جانم همه خونم شرابے هست (۵)
شده پخته ز آهِ من دل بریان کبابے هست

اگر باور نمیداری ز پیشم آ و قرآن بین
خیال ما سوا بیشک حجابے بر حجابے هست

ببین خود را تو خود اول چرا این و آن مائل
وجودے نیست هرکس را بدریا چون حبابے هست

خوش و خرم تو همراه رفیق خویش میباشی
سخن با من بمیگوئی مگر ایجان عتابے هست

شهاالطف و عطا فرمائے تا من سرخرو باشم

(۵۷) که صحو ادنے غلام تست با حال خراب ہست (۵)

اے دیدہ تو چہ بینی دیدار او محال ست
غافل حقیقتِ خود در خواب و در خیال است

تو جا بجا چہ جوئی بشنو کلام عاشق
آگاہ گر تو باشی ہر دم دم وصال است

عالم ہمہ حباب است جملہ وجود از تو
بحرِ محیط اعظم ذاتِ تو بیمثال است

گرچہ نقوش وہمی ما را حجاب گشتند
صانع بصنعت خود پنہان این کمال است

(۵۸) باشد حرام آن می کاید ز دست دیگر
اے صحو بادہ نوشی با یارِ خود حلال است (۶)

بر تخت اقلیم جہان ہمچون سلیمان بودہ است
در آب و گل مسند نشین با ساز و سامان بودہ است

عالم ز حالم بیخبر غافل ز شورم بے اثر
در کسوت خاکی من خورشید پنہان بودہ است

من ہمچو آہوئے ختن در نافہ دارم مشک خود
صحرا بصحرا بوئے او جویان و پویان بودہ است

للہ تو قرآن را ببین او ذکر اقرب گفتہ است
ہرگز مدان از خود جُدا در عین اعیان بودہ است

گنجد نہ در ارض و سما راز یکہ دارم در بغل
برداشتم بار گران در سینہ پنہان بودہ است

(۵۹) او راز خود افشا کند بر صحو تہمت می نہد
تقدیر چون برگشتہ شد یارم بہ پنہان بودہ است (۶)

در ارض و سما مثلِ تو لاشک بشرے نیست
چون حسن و جمال تو بعالم دگرے نیست

بر پائے تو قربان بکنم جان و دلے را
رازے کہ تو داری بملک ہم خبرے نیست

در فہم و قیاس کسے حاشا تو نیائی
رفتی تو بدانجا کہ کسی را گذرے نیست

ماوائے دو عالم حرم و دیر بتان است
ما را بخدا جز درِ تو ہیچ درے نیست

چون اینما کنتم کہ بہر جائے نہ بینم
جز روئے تو اے یار بہ پیش نظرے نیست

(۶۰) سر تا بقدم صحو شد و خون کرمے کن
باقی ببر خویش نشان جگرے نیست (۷)

اگر حجاب کنی دور لطف و احسان است
برائے دید تو مشتاق صد دل و جان است

چرا تو واعظ بحثی کنی ز من ہر آن
بہ اصل کن نظرے گبر ہم مسلمان است

بہر چہ چشم فتد شکل خویش را بنگر
مکن نگاہ خدارا کہ غیر انسان است

چہ شرح قرب دہم پیش ہر کس دناکس
کہ من نہ واقف رمزم مرا چہ امکان است

چرا بدیر و حرم جستجو کنی ہر بار
قریب شاہ رگ آمد گواہ قرآن است

دلا چہ خوف تو داری بروز حشر بگو
ز آلِ پاکِ محمد بجملہ احسان است

(۶۱) بگو رقیب بہ ملا کتاب کن بہ بغل
کلام صحو شنو عین دین و ایمان است (۵)

دل بردر میخانہ ات استادہ مدام است
جان در پے می رفت کجا ساقی و جام است

از خوردن مے طعنہ مزن زاہد نادان
در مذہب من ہر چہ حلال است حرام است

تو خاک نشینان جہان را مرسان رنج
مقبول خداوند چہ معلوم کدام است

اے با من بیچارہ جفا ہا تو وفا کن
ہر روز و شبم بر در کوئے تو قیام است

از لذت آن تا سحر خواب نشد صحو

(۶۲) دشنام پسندم که نشکر ریز کلام است (۵)

در کون و مکان احمدِ مختار عیان است / وز دیر و حرم جلوهٔ دلدار عیان است
موقوف سر دیر و حرم نیست بعارف / بینند بهر جاش که دیدار عیان است
کافر نیم و کافرم این طرفه نماز است / گویم صنما در گلوز نار عیان است
بر صفحهٔ وحدت نگرم کثرت خود را / پوشیده بهر کسوت مکار عیان است

از خود خبرے نیست بگو صحو کجائی
هر لحظه مرا چون دگرے یار عیان است

بے نام و بے نشانست بے کام و لے زبانست / با من کلام گوید قرآن گواه آنست
در شرح ایما من طرفه سخن بگویم / هر سو نگاه کردم دلدار من عیانست
حرفے زنم ز رمزش هر کس نگوش دارد / حسینکه لازوال است در عین من عیانست
همت شکسته پایم اے شیخ من کجائی / با رامانت تو برگردنم گرانست

(۶۴) با این همه ظهورے بیچون و بیچگونم (۱۰)
احوال من چه پرسی بے نام و بے نشانست

جامهٔ هستی فگنم آرزو است / دیدن روئے حسنم آرزو است
رفتن صحن چمنم آرزو است / دیدن آن گلبدنم آرزو است
من نیم و من نیم و من نیم / رتبهٔ دار و رسنم آرزو است
در هوس زلف تو مجنون شدم / با بسلاسل زدنم آرزو است

کرده بسے منت آن باغبان / سیر لبصحن چمنم آرزو است
ورد و ظائف چکنم زاهدا / صورت موسی سخنم آرزو است
تخت سلیمان چه کنم اے رقیب / مسکن خود در وطنم آرزو است
آمده آن بوئے مرا در دماغ / جستجوئے پیرهنم آرزو ست
طالبم و طالبم و طالبم / وصل ز مطلوب منم آرزو ست

(۶۵) ننگهت گل را چه کنم صحو من (۵)
عاشقم و گلبدنم آرزو است

یار آن دارم که اورا یار نیست / پیش هر کس قابل اظهار نیست
گر کسے خواهد وصال یار ما / زیر و بالا جستجو در کار نیست
صورت انسان بصورت مختلف / ذات پاکش در پئے اظهار نیست
قصهٔ عشق زلیخا بر ملا / پیش یوسف قابل تکرار نیست

(۶۶) صرف کرده روزگارے بیخبر (۵)
صحو غافل آمده هشیار نیست

آن شراب لطف ساقی قابل هر جام نیست / پیش عارف کار زاهد جز خیال خام نیست
عالمان بر علم نازان زاهدان بر زهد خود / پنج رکن دین اعظم غایت اسلام نیست
خلق حیران گشته است از قیل و قال اهل دل / عیش گاه عاشقان هنگام صبح و شام نیست
گفتگو در خامشی و خامشی در گفتگو / خانقاه صوفیان خاص است بزم عام نیست

(۶۷) صحو با تو صاف گویم هر چه آید در دلم / میدهم صهبای اطهر در دهد جامم نیست (۷)

چون به گردون از درش شاید مرا گردیده است / من اگر خوابی ندارم بخت من خوابیده است
برمیان دستے نهاده او بصد ناز و عتاب / گفتمش با او بگو از من چرا رنجیده است
دید چون دل زلف را بر روے تو گفت اے شگفت / بر رخ خورشید گویا اژدها پیچیده است
ناظر و منظور بودی پیش روشن آئینه / این تماشا گاه عالم بس تماشا دیده است
پس بهر سوئے که بینم روے خود را آشکار / روے خوبان جهان آئینها گردیده است
هر که بیند روے ما را چشم او روشن شود / روے من بر پاے او شام سحر مالیده است

(۶۸) غیر حق را در دل خود ره مده هرگز تو صحو / (۵)
در بر تو آفتاب بو العلا پوشیده است

در موسم گل جوش جنون خانه خراب است / بلبل چه کند شور و فغان سینه کباب است
زاهد چو کدو خشک بود حلق بریده / از روز ازل قالب ما مست خراب است
چون بدرقه عشق شود راه نمایت / آزاد کند جذبه دل روز حساب است
کارے نتوان کرد اگر کار تو ان کرد / جز باده پرستی بجهان کار ثواب است

(۵۹) عالم همه در سود و زیان زیست نمودن / (۵)
اے صحو طلسمات همه مثل سراب است

کافر می زنار داری می فروشی بت پرست / دست بیعت از سبو شد چون بناشم خود پرست

واگذارد زهد و تقوی هر که دیده آن صنم / زاهدے راست دیدم بر دکان می پرست
بوئے از باده ندارم جام خالی بر کفش / او چه داند زن مرید است آن که باشد تن پرست
واعظ اندر مجلس آمد اهل خانه شد برون / شور بیجا بوالفضول و مغز بیخته سر پرست

(۷۰) تو چه دانی صحو هان طعنه مزن بر کار شان / (۵)
دین و دنیا میفروشند عاشقان خود پرست

اے باده کشان ساقی ما جام بدست است / وز رویت ما دیده عالم همه مست است
دشمن بسر بام چگونه بر زند گام / چون همت مردانه ما پیش تو پست است
ارواح در ابدان کنون رقص نمایند / این بار اگر جلوه گه روز الست است
از دیدن من دیدن حق کرده فراموش / حاصل بدو عالم ز کفم لطف شکست است

(۷۱) با صحو زند لاف چه زاهد سر محشر / (۵)
آن حور پرست است و این یار پرست است

سوختم بے دود من اندر فراق یار نیست / برمزارم شمع سوزان اهل دل در کار نیست
نیست کارے بر امیدے روز فردا چون کنم / عاقبت محمود باشد آنچنان دشوار نیست
راز من پوشیده آمد اندرین بزم جهان / سخت حیرانم به عالم محرم اسرار نیست
حصه منصور باشد گوئے عشقت می ربود / هر کسے گوید انا الحق قابل کس دار نیست

(۷۲) دم زدن لازم نباشد در طریقت صحو گاه / (۵)
راز مخفی کس نداند لائق اظهار نیست

ذاتم زچراؤ چون برون است | تفهیم خرد ز خیرگون است
اے وائے ز تو چہ راز گویم | پامالی ما یقین همونست
ہر کس بخیال خویش شادان | در دیر و حرم عیان جنون است
تا سکّہ نقد درد ے شد | در پیش همه چو سرنگون است

(۷۳) تاثیر لبت ز مرده زنده | اعجاز مسیح و با فسون است (۵)

دل من خاص خلوت خانۂ اوست | ز خود رفته شدم دیوانۂ اوست
جمال اینجا جلال آنجا به باشد | بنائے مسجد و تبخانۂ اوست
چو خانه از مکین خالی نباشد | چرا خالی بود خمخانۂ اوست
چو میخانه بود آباد ساقی | پیاپے میدهد پیمانۂ اوست

۷۴ زبیرنگی اسیر رنگ شد صحو | کند نقش دگر افسانۂ اوست (۴)

آئینه نیست آنکه بجز رونمائے دوست | از عرش تا بفرش ببین جلوه ہائے دوست
شورِ کن است موج و گردون بے ستون | پیدا نمود ما و شما را صدائے دوست
کسبِ کمالِ صیقلِ سینه بمن شود | در عین مستی یافته جادِ بسرائے دوست

(۷۵) حیرت زده ز قید خودی خود رہائی یافت | ما را ربوده صحو ز ما آن فضائے دوست (۵)

شد ہویدا سرِّ آدم اندرون کائنات | فاش بینم جلوۂ تو در مراتب ممکنات
قطرۂ بودے نمودم اندرین دریا ہلاک | فانیم از خویشتن باقی شدم در عین ذات
در زمین دل بکن تا فهم داری روز و شب | معنی انی انا الله چشمۂ آبِ حیات
آخر الامر آتش ہجران مرا گلخن نمود | خاک گشتم کوئے دلبر یافتم راہ نجات

(۷۶) صحو بنگر معنی عبدیت است اندر نیاز | خمس الاوقات از جماعت میگذارم در صلوات (۵)

تیرِ نگه زده و کمان را بہانه ساخت | خود کشت بالیقین و گمان را بہانه ساخت
انکار در دل است و اقرار بر زبان | وعده خلاف یار مکان را بہانه ساخت
علمِ بذاتِ خویش ز معلوم عالم است | قصد ظهور بود جهان را بہانه ساخت
کافر شوی مگوئی که قرآن کلام حق | با من کلام کرد زبان را بہانه ساخت

(۷۷) مقبول صحو نیست کجا میرود بگو | یار آمده بجنگ و جنان را بہانه ساخت (۵)

مشتره صورت و سیرت بت ماه چین است | ربوده جان من بغما نگارِ نازنین است
سهی سروے قد و قامت قیامت خیز رفتارے | خط و خال بروئے او بہار آفرین است
نفخت فیه من روحی صدائے جان و جانانست | برائے عاشق صادق نوید همقرین است
مرا از سنگدل کارے نه همرازی نه غمخواری | رقیبان را چه می پرسی که حال همنشین است

چنین زلفے کسے دارد بجز آن جان جانانه

(۷۸) زخود شد صحو بیخود جان هوای عنبرین نیست (۵)

زاهدے پوشیده در شب بر درِ میخانه رفت
جامهٔ هستی دریده چون لب پیمانه رفت

پند را سودی ندیده می پرستان را مگر
در کف باده نگنجد محتسب دیوانه رفت

شد ندامت روز محشر راز را چون فاش کرد
پیش دلبر جان مضطر همچنان افسانه رفت

راست یک مو بیم نمی شد حیف عمری تلخ شد
تا به طفلی در شباب و موسم پیرانه رفت

(۷۹) برکشادن باب رحمت عاصیان را شد نوید
صحو غافل از دو عالم چون دلِ دیوانه رفت (۵)

رنگ حنائے گلگون جوشیده چون شرابست
از آتشش فراغت جان و دلم کبابست

از کشتی وجودش ایمن مباش هرگز
پر موج هست دریا کین زندگی حبابست

در جلوه گاه وحدت کثرت چه کار دارد
بر چهره مسمی گردد همین حجابست

عمرے دراز رفته در انتظار تا کے
قاصد بیا بسویم روئے تو بس جوابست

(۸۰) امشب شب وصال است دارد درنگ صحوی
بر جان رسیده آفت او محو در حسابست (۵)

چون بر آمد تیغ عشقت سرفرازی دیگر است
مبتلائے حال خود در سوز و سازی دیگر است

بر صلاة پنجگانه زاهدے مامور شد
سر به تسلیمے نهاده در نمازی دیگر است

آتشے هرگز نگیرد هیزم نمناک را
سینه سوزان چشم گریان جانگدازی دیگر است

پیر خود بین دور باشد از جوان حق شناس
کاندرین بزم جهان بنده نوازی دیگر است

(۸۱) صحو خوش دیدی تماشا اندرین بزم جهان
گوئے عشقت را ربوده پاکبازی دیگر است (۵)

عشق را دیدم که ننگ و نام نیست
بزم او دارد بدستے جام نیست

بے می و جام و صراحی در خروش
مست عالم وائے صبح و شام نیست

عاقبت محمود سر مستان شود
بر سرِ من خاک در انجام نیست

هست سودا در سرِ من چون کنم
چاک دامان خاک بر ایام نیست

(۸۲) صحو در دل غیر ناید چند گاه
هر کسی دارم خیالت خام نیست (۵)

ماه کامل را فروغ از آفتاب روئے تست
آفتاب حشر را نور رخ نیکوئے تست

در مکان و لامکان گاه ازل گاه خرام
در حدوث و در قدم افسانهٔ جادوئے تست

گر یکے در کعبه رفت و دیگرے در دیر ماند
راست می گویم همه را کو بکو در بوئے تست

گه در احمد رونمائی گه بشکل مرتضائے
گه بنبوت وضع تو گاهے ولایت خوئے تست

(۸۳) دو جهان گم گشته در فکر جناب صحو تست
تا به پیش خاطرش فکر میان موئے تست (۵)

گرفتار است عالم در جمالت
تپان مرغان بے دانه بنالت

نه خوبانِ جهان محتاج گشته
زهے حسن و جمالے در کمالت

انا احمد بلا میم است روشن
چه گویم از لب آن قیل و قالت

دو قسمت گاه بویم وضع کردی | نه بینم در دلے غیر خیالت

(۸۴) چرا خود را نه بینی خود کجائی / طلبگار است صحو اے جان وصالت (۷)

بر رخ آن نازنین برقع کشیده خوب نیست | آشکارا پرده کردن شیوهٔ محبوب نیست
چون شدی غرق فنائے عشق جانان جانمن | قطرهٔ دریا کسے شد طالب و مطلوب نیست
خود ز دل پرسید و الله حبیبیت اکنون خواهشت | جز بوصل آن نگارے خاطرم مرغوب نیست
بے شرابی شد کیف این دل خانه خراب | من همانم این نمایم خیر و شر منسوب نیست
زاهد خود بین چه داند این رموز عاشقان | کاشف اسرار جانان این دل مجذوب نیست
تا تو مجنون نیستی طعنه مزن بر عشق آن | وحشی دل رفته را زنجیر پا معیوب نیست

(۸۵) اندرین پرده که این نغمه کسے کرد آرزو / اوست هر دم در کرامت صحو خود منسوب نیست (۵)

اے که بر سطح زمین اولاد آدم دیگر است | من منی گویم ترا ایجاد عالم دیگر است
چونکه مطلق شد مقید مختلف صورت گرفت | انتظام خلق را بنیاد آدم دیگر است
چشم باید بهر دیدن روئے پاکان را عزیز | کاندرین بزم جهان افراد آدم دیگر است
بنده را بگذار تا موئے شوی ایجان من | هر کجا خواهد رود استاد آدم دیگر است

(۸۶) صحو خود دیدی تماشاے جهان بد شعار / کم ز کم از صحبتش آزاد آدم دیگر است (۵)

ردیف ث

خار صحرائے جنون را شوق پابوسی عبث | بهر خود گم کردگان اے خضر پابوسی عبث
در تماشا گاه عالم نیست الا غیر من | از پئے دیدار خوبان ذوق پابوسی عبث
پیش عالم می رسد این مطرب هیزم بدوش | نغمه پردازی ندیده ساز سالوسی عبث
ز آفتاب صبح یاران روئے روشن شد مرا | در شب تاریک بیم شمع فانوسی عبث

(۸۷) پیش عارف حال عالم آشکارا هست صحو / پرکشاده عالم اندر رنگ طاؤسی عبث (۵)

قاتل رسید بر سرم اندیشه فردا عبث | خون شهید ناز او رنگے کند پیدا عبث
آخر خلیفه زاده گم گشته میر آتش کجا | محجوب اندر آب و گل در عالم پیدا عبث
آغاز و انجامے توئی اینجا توئی آنجا توئی | اول توئی آخر توئی تهمت زده بر ما عبث
جائے مرو بے نجے مکش دل را بدست خویش آر | خلوت گزین اندر حرم بیرون ز دین ما عبث

(۸۸) عکس جمال صحو در آئینه پیدا شده / من عین آن او عین من اندر جهان غوغا عبث (۴)

اگرچه ذات قدیم صفات ما حادث | ظهور جمله ز ما کائنات ما حادث
فدائے حسن و جمال تو نقد جان کردم | برائے زیور حسن این زکات ما حادث
بخوان بآیت قرآن کلا یموت آنست | ببین تو زاهد اهل دم وفات ما حادث

(٥٩) کند نیاز بہ پیش وجود خود ہر دم — (٥)
کہ صحو روزہ و حج و زکات ما حادث

در تلاش روزگارم کو بکوئے ما عبث — آرزو امن ندارد جستجوئے ما عبث
راز دل گفتن نشاید پیش ہر یک ناقصان — دیدہ بکشا باز بینم سو بسوئے ما عبث
نام خود ہرگز نگیرم بر زبان خویشتن — حاضر و غائب چو یکسان گفتگوئے ما عبث
پردہ بر مے می نہد در میکدہ ہر مدعی — دعوی انی انا اللہ روبروئے ما عبث

دیدہ باید صحو دیگر از برائے دیدنش
آئینہ حیران بماند پیش روئے ما عبث

(٩٠) ردیف ج (٥)

بجوش آمد چو آن دریا بر آمد ناگہان امواج — ز وحدت دائما آمد بکثرت بیکران امواج
چو آن دریائے بی پایان ز یک جنبش کہ خود کردہ — ہویدا شد بہر عالم ز امر کن فکان امواج
حقیقت حق منم چون بحر میجوشم بصورتہا — زمین گرداب و گردون کف بود جملہ جہان امواج
ببین دریائے وحدت را کہ کثرت جزر و مد او ست — تصور کن عزیز من بود جملہ جہان امواج

(٩١) بدریائے دلم پنہان شدہ صد گوہر نایاب — (٣)
بزن اے صحو غوطہ بیخطر در بیکران امواج

ما را بغیر روئے تو دیدن چہ احتیاج — از کعبہ سوئے دیر رسیدن چہ احتیاج

میدان تو فرصت نفسی را غنیمتے — بنشین بچار دانگ بدیدن چہ احتیاج
گر خار و سنگریزہ بپائے تو میخلد
بر دشت و کوہسار دویدن چہ احتیاج

(٩٢) ردیف ح (٣)

بیا بخدمت من تا شود سماع مباح — ز شرک و ارہی ان دم روی براہ صلاح
تعجبی چہ بود پیش بحر رحمت حق — چو کشتی دلم آرد بساحلے ملاح
نمود صحو ملائک سجود آدم را
حقیقتے چہ نہانست اندرین ارواح

(٩٣) ردیف خ (٥)

اے مکان کوئے یارم بر سر بالائے چرخ — بامدادان مے شنیدم از شما غوغائے چرخ
کس نداند کید زن را من چہ گویم الفلک — می نماید ہر زمان نقشی دگر اے وائے چرخ
ہر کسے حال پریشان در مصیبت مبتلا — کرد مجنون غافلان را بر رخ زیبائے چرخ
جز بعشقت رنج و آفت کس نمیدید بحسن — در تبدل حال زہرہ خوش بود شیدائے چرخ

سیر او ہرگز نباشد تا قیام حشر صحو
یعنی ریز د خون مردم ہمچنان یغمائے چرخ

ردیف د

(۹۴) (۷)

دلِ من فدا بر جمالِ محمدؐ — خدایا عطا کن وصالِ محمدؐ
بشر راچه امکان بنعت مطهر — خیالِ خدا در جمالِ محمدؐ
بود جسم من خاکِ راهِ مدینه — شود جان من پایمالِ محمدؐ
بیک دم زنم بر زمین آسمان را — اگر شمّه گویم زحالِ محمدؐ
منم بیزبان حرف و صوتم سکون است — بیان کے شود قیل و قالِ محمدؐ
زخلوت برون شد بجلوت درآمد — ظهورِ دو عالم کمالِ محمدؐ

(۹۶) (۸)

بصد جان نثارم بشاهِ شهیدان — فدا صحو گشته بآلِ محمدؐ

کمالِ خدا در جمالِ محمدؐ — دلم محو شد در خیالِ محمدؐ
خرامست اندر دلِ من تو بنگر — که هست آن قدِ خوشخصالِ محمدؐ
بظاهر محمدؐ بباطن چه گویم — کجا تاب گفتن زحالِ محمدؐ
دل من بداند کسے را چه گویم — حدیثِ رخ و خط و خالِ محمدؐ
بهر جا شنیدیم اوصاف والا — بگو و اعظ از قیل و قالِ محمدؐ
محبت بیاید برائے عبادت — فدا جان و دل کن بآلِ محمدؐ
ظهورش ز وحدت درآمد بکثرت — بهر یک چمن شد نهالِ محمدؐ

(۹۶) (۶)

خدایا ز تو دارم امید رحمت — که صحو آمده در نوالِ محمدؐ

ما را چه خوف محشر عم خوارِ ما محمدؐ — گنجینهٔ شفاعت سرکارِ ما محمدؐ
آن دم که نفسی نفسی هر یک نبی بگوید — فریاد امتی آن گلزارِ ما محمدؐ
رائج بود بنامش چون سکّه بگیتی — سلطان هر دو عالم مختارِ ما محمدؐ
جز نام تو ندارد کارے دگر دل من — با بلبلان شیرب گفتارِ ما محمدؐ
مست شراب وصلت تا حشر در خمارے — دیشب بخواب آمد دلدارِ ما محمدؐ

(۹۷)

غیر جمال پاکت منکر بود دل من — تصدیق از دل خود اقرارِ ما محمدؐ

اگر من به بینم لقائے محمدؐ — کنم جان و دل را فدائے محمدؐ
ز وحدت بکثرت شده جلوه افزا — جهان روشن است از ضیائے محمدؐ
کجا دخل اینجا بود ماسوی را — دل آئینه وش رونمائے محمدؐ
به ویرانهٔ خاک گنجے نهانست — تو خود را ببین از برائے محمدؐ
چه عالی مقامست آن شاهِ شاهان — همه زیر ظل لوائے محمدؐ
فنا میکنم تا نمه ماسوی را — دلم آئینه رونمائے محمدؐ
چرا غافل از خود حقیقت نه بینی — ببین حال خود را برائے محمدؐ
بصورت همه فرقهائے تو دانی — بمعنے نگر جلوهائے محمدؐ

کجا غیر منی کجا غیر باشد
حقیقت همون در قبای محمد

درون تن خاک گنجی نهانست
تو خود را ببین از برای محمد

(۹۸)
گر ای صحو داری تمنای اکسیر
بشو یک زمان خاک پای محمد
(۵)

هر گه که نام قاسم در انجمن برآید
شورش بجان در آید جان از بدن برآید

مطلوب در کنار است چون طالب وصالم
نادیده وار دیده از جیب من برآید

ایمای سخن اقرب بیوجه وجه دارد
در ما و من نگنجد از ما و من برآید

عشاق نیم بسمل مشتاق جمله بیدل
بازار عشق گرم و خنده دهن برآید

(۹۹)
با ساز و چنگ و مطرب مشتاق اهل محفل
خم صحو گردنت کن سرکار من برآید
(۸)

برده دل من چشمت تسخیر چنین باید
خواندی چه بگو بر من تاثیر چنین باید

در نیم نگاهی شد طی جمله سلوک من
کاری تو چه خوش کردی اکسیر چنین باید

زار شاد حسن هر دم بزم سر غیری را
در دست من ای زاهد شمشیر چنین باید

دادم بزن و دنیا سه بار طلاق اکنون
بیکارم و بیفکرم تدبیر چنین باید

مجنون صفتم دائم زلف تو بکف دارم
در پای من ای لیلی زنجیر چنین باید

ای مصحف روی تو خوش آمده در چشم
با خال و خط خضر انحریر چنین باید

قرآن گواه این فرقان گواه این
بیکام و زبان گوئی تقریر چنین باید

پرسی چه زخیر و شر بیرنگم و بارنگم
ای صحو بهر رنگم تاثیر چنین باید

ای یار من مناز نیازم تمام شد
عمرم گذشته وعدات از صبح شام شد

هر روز خانه خالی کنم از برای تو
در دیده باش خواب شبانه حرام شد

بلبل بعیش نغمه کنان غنچه با شگفت
چون سرو قد بعزم چمن خوش خرام شد

کس را مجال نیست که عزم گذر کند
در بارگاه دوست عجب انتظام شد

(۱۰۱)
خانه خراب یاد بر آمد بخلوتی
ای صحو من مناز خیال تو خام شد
(۳)

اگر شراب بنوشم چرا ملال بود
خیال یار بدارم مرا حلال بود

منم که ذات قدیم مقید آمدام
دوام حائل من پرده خیال بود

(۱۰۲)
چرا نه صحو شود محو محو لیل و نهار
که با نگار خودش دائما وصال بود
(۵)

اگرچه ذات بنور صفات پنهان شد
دمی چو کافر مطلق دمی مسلمان شد

تنزلی که نموده عروج خود خواهد
تلاش خویش نموده بخویش جویان شد

سپاس گویم اگر تو بخانه ام آئی
به بزم مور سلیمان ز شوق مهمان شد

فلک خمیده چو نگریست بار همت من
امانتی که بدارم بسینه پنهان شد

سپاس حق که منم منسلک بسلک کسی

(۱۰۳) کمینه صحو غلام جناب برهان شد (۵)

دلے کہ گشت بزلفت تہی ز ایمان شد
ہر آن کہ دید رخ پاک تو مسلمان شد

وجود ہست بہ موجود شبہ نیست دراین
کسیکہ غیر تو بیند بہ بحر عصیان شد

غرض وجود تو خود ہمچو روح و جسم آمد
بہ پردہ ہاے صفات تو ذات پنہان شد

گہے بہ تخت نشستہ گہے بصبغۂ خاک
گہے چو مور ضعیف و گہے سلیمان شد

(۱۰۴) دلم چو بانگ زدای رازدان کہ او اینجاست (۷)

خمیدہ صحو سر من سوے گریبان شد

بے نام و نشان سرزدہ با نام نشان شد
وز باعث بیرنگی من رنگ جہان شد

بے من نبود ہیچ ہویدا و نہانے
گو آدم و حوا بجہان شد ز جنان شد

گاہے چو گدا کاسۂ دریوزہ سر دست
گہ تخت نشین صورت سلطان زمان شد

من بودم و یا من نبود ہیچ دگر کس
آمد بجہانیکہ منم تو ز عیان شد

از من چہ نہانست کہ در پردہ بیان شد
خود پردہ و بے پردہ گیم کون و مکان شد

حاشا نرسد قوت ادراک بدینجا
رمزیکہ نہان بود مرا طرز بیان شد

(۱۰۵) مطلق بخدا ہستی و بگذر ز تیقن (۵)

اے صحو چہ گویم کہ چنین بود چنان شد

مریض جان بلبم چارہ گر نمی آید
ہلاک میشوم او در نظر نمی آید

مرا تو یاد نہ کردی و من بیاد توام
بخواب روے تو شام و سحر نمی آید

ہنوز صورت صیقل دلم من اللہ است
خیال خال و خط تو بر نمی آید

اگرچہ قاصد من رفت سوے کوے صنم
براہ چشم بدارم خبر نمی آید

(۱۰۶) اسیر زلف شدم صحو گو چہ چارہ کنم (۵)

تپم مدام ز جایم خطر نمی آید

مانند پری آمد جانانہ چنین باید
پر از مے عرفان شد پیمانہ چنین باید

خود ساقی و خود جامم در شیشہ پری دارم
صد جلوۂ طور اینجا میخانہ چنین باید

از اشک بچشم دل غلطان است دو صد گوہر
در گوش پے زینت دو دانہ چنین باید

تاجے بسرش طہ لولاک لما چتری
زیبد بخدا تخت شاہانہ چنین باید

(۱۰۷) بیعت بہ سبو حاصل با پیر مغان واصل (۵)

گر سکر و گہے صحوی مستانہ چنین باید

جدا از خوش جمالان جہان یارے دگر دارد
برون از ملت و مذہب دلم کارے دگر دارد

چگویم خوبی دلکش کہ صد خوبی در او پنہانست
بہ بینم در ہمہ دم نقشے کہ دلدارے دگر دارد

بہر بازار چون یوسف چرا تو چہرہ ننمای
متاع حسن تو ایجان خریدارے دگر دارد

بحمد اللہ شدہ فارغ ز تسبیح و وظائف دل
بپرس اے زاہد نادان کہ تکرارے دگر دارد

کسے اے صحو کے واقف شود از راز پنہانم
کلام بے صداے من اسرارے دگر دارد

شہرۂ ماہ عرب نور تمامی دارد
حسن یوسف بخدا خط غلامی دارد

عاشقت از پئے دیدار بہر جا برود
در دل دیدہ تمنائے مدامی دارد

بخدا پیش محمدؐ ہمہ ما سر بہ سجود
بر سر خویش عجب تاج گرامی دارد

جلوہ بو قلمون کردہ در کون و مکان
مسکن خاص بگو جائے کدامی دارد

(۱۰۹) مزن اے مرغ خوش الحان سحری بانگ مزن
صحو امشب بکبی خلوت سامی دارد (۵)

خیالِ ماسوی از من رہا شد
مقید رفت مطلق رونما شد

فنای خویشتن از من محال است
ہمین دانم کہ ذاتم چون بقا شد

گذشت از ماسوی بیند رخ تو
دلم زاندم کہ بر تو مبتلا شد

مکان و لامکان جولان گہِ اوست
نمیدانم کجا آمد کجا شد

(۱۱۰) پئے دریوزہ آمد صحو مسکین
کہ او اے بو العلا ہمچون گدا شد (۹)

دل منتظر محو لقائے نبوی شد
جان آئینہ حسن نمائے نبوی شد

کولاک لما گفت خداوند کریمش
عالم ہمہ در ورد ثنائے نبوی شد

ظلمتکدہ ہرگز نشود گور غریبان
در زیر زمین شمع ضیائے نبوی شد

از زیر زمین تا بہ سما حکم تو نافذ
در کون و مکان گوش ندائے نبوی شد

المنت للہ کہ تو مئی شافع محشر
کل رحمت حق خاص روائے نبوی شد

مانند الف راست قد پاک مبارک
آن مرجع بحرین قبائے نبوی شد

صد جان کنم نذر اگر سوئے من آید
این ہر دو جہان جملہ برائے نبوی شد

بر حال من خستہ کند گاہ نگاہے
پیوستہ دل زار گدائے نبوی شد

(۱۱۱) این فیض علایم و طفیل حسن ماست
(۵) کاین صحو حزین زیر لوائے نبوی شد

اے آنکہ جمال تو در جملہ جہان باشد
از من چہ ہوا ید اشد در من چہ نہان باشد

این کثرتِ وہمی را بردار و نگر وحدت
احوال چہ میدانی در عین عیان باشد

مارا تو بگو اے دل یابی چو سراغ او
جویم کجا یارم با نام و نشان باشد

پروانہ صفت شیدا بر شمع رخت گشتہ
ہر کس بخیال خود سوزان بجہان باشد

(۱۱۲) بے معرفتش طاعت اے صحو چہ دارد سود
(۵) زاہد بہ ریائے خود در وہم و گمان باشد

چو شاہ دوست محمدؐ بدو جہان آمد
زلا مکان قدمے زد باین مکان آمد

بہ گفتمش کہ سزاوار قاب قوسین است
دلم بگفت کہ سلطان دو جہان آمد

چرا نہان بکنی زاہدا بگو او را
ہزار بار شنو یار من عیان آمد

نگار من کہ بمکتب نیامدہ ہر چند
بداد درس کتب اچو این و آن آمد

(۱۱۳) چرا بصنعت او فکرہا کنی اے صحو
(۴) گہے چو طفل گہے پیر و گہ جوان آمد

رسید مژدہ بگوشم کہ یار من آمد
نگر بمردہ صد سالہ جان بہ تن آمد

دوائے دیدۂ کور است ارمغان حبیب
چرا ز در بدرے میروی تو بیہودہ

ز مصر جانب یعقوب پیرہن آمد
ز راہ غور بہین شمع در لگن آمد

(۱۱۴)

زیل صراط چرا خوف میکنی ہر دم
ترا کہ راہنما صحو چون حسن آمد

(۵)

ہزار پارہ دلم صورت گریبان شد
تتم چو مجمر و دل صورت کباب آمد
ز حال بحر عیانست اضطراب موج
ز بوئے گل بشود چون مشام جان محروم

بشوق لیلی خود میکنم بیابان شد
ہزار شکر خدا ما سوائے بریان شد
بجستجوئے تو در یتیم غلطان شد
ز داغہائے درون سینہ ام گلستان شد

(۱۱۵)

چرا رقیب شود در پئے خرابیٔ او
بصحو سایہ فگن ذات پاک برہان شد

(۵)

پنجہ زد دزد حنا بر سر ایمانے چند
قصۂ عشق شنیدی کہ بشیخ صنعا
ہمہ احباب و اقارب بوجودم قطاع
روز و شب در پئے تو دیو سیہ در پہلو

کف پایت بکند خون مسلمانے چند
در در آوارہ بکردند مرا بدانے چند
خون من ریختہ صد افسوس عزیزانے چند
از دل تو نہ برد مہر سلیمانے چند

(۱۱۶)

یک زمان ہمسفر حضرت مجنون شدہ است
صحو دیوانہ بہ بیہود بیابانے چند

(۷)

چشم حیوان روئے انسان دیگراند
اے مسلمانان مسلمان دیگراند

بر صلوت و صوم نازان دیگراند
چہرہا خشندہ ہر لیل و نہار
سر مستانست اندر زیر و بم
بے می و ساغر ہمہ در وجد و حال
چشم بند و رو برو تصویر یار

کشتگان جان و جانان دیگراند
ماہ کامل مہر تابان دیگراند
نغمہ گویاں بادہ نوشان دیگراند
دیدہ گریان سینہ جوشان دیگراند
روز و شب سر در گریبان دیگراند

(۱۱۷)

خام را نچشتہ چہ بینی در خیال
صحو آن نازک خیالان دیگراند

(۵)

سر الست یارم عالم عیان بدانند
من مطلق وجودم قید بشر کجائی
قرب تو بعد ما را و اعظ برو ازینجا
احوال ما غریبان کمتر شنیدہ باشی

قالو بلیٰ جواب شوریدگان بدانند
جستم بلا مکانش اہل مکان بدانند
اسرار ثیما را در این و آن بدانند
جور رقیب بر من اہل جہان بدانند

(۱۱۸)

از گوش جان بشنو اے صحو قول ما را
غیبست در شہادت غیب اللسان بدانند

(۵)

بے نام و بے نشانم ما را کہ مے شناسد
ہر کس بوہم نازان بے خویشتن جدال است
در آب و گل گدایم از رنگ و بو جدایم
پوشیدہ شد ہویدا تشبیہ عین تنزیہ

من زیب لا مکانم ما را کہ مے شناسد
بیرون زاین و آنم ما را کہ مے شناسد
سلطان دو جہانم ما را کہ مے شناسد
مصحف بخواندہ دانم ما را کہ مے شناسد

(۱۱۹) بے منتِ مشاطہ اے صحو در عروسان (۶)
چو حسنِ خود عیانم مارا کہ مے شناسد

دران بارگاہ معلّےٰ نبود — بجز ذاتِ والائے مولا نبود
سوئے قاب و قوسین لشتافتم — نظر کردم آنجاش آنجا نبود
نگہ کردم اندر دلِ بیقرار — درانجاش دیدم و گر جا نبود
منم بودہ ام کس نبودہ بمن — ظہورے ز اسما مسمّیٰ نبود
بجائے کہ رفتم بکردم نگاہ — بجز ذات والائے زیبا نبود

(۱۲۰) چو رفتم بزمت گذشتم ز خود (۵)
مرا صحو زین حال ایما نبود

کجا بود و کجا آمد کجا شد — ز ہیچونے ہمہ چون و چرا شد
حقیقت حق بُدم گویم چہ با غیر — درانعالم کہ سلطانم گدا شد
مریضِ الفتم اے جان جانان — لبِ جان بخش تو مارا دوا شد
ضلالت چون نہ روے خویش پوشد — رسولِ ہاشمی جلوہ نما شد

(۱۲۱) نشد اے صحو تاثیرے ز آہت (۵)
نہ تیرے بر ہدف آمد خطا شد

وصفِ ذات پاک ما شد قل ہو اللہ احد — پے بری زاہد جگونہ سوے اللہ الصمد
طائرِ دل را چو قمری طوقِ عشق اندر گلو — در چمن کے بنگرم من آن جوانِ سرو قد

عاشقان را لطفِ حج و کعبہ و احرام چیست — طوف روئے او نمایم با سجود بے عدد
از فسون و مکرِ نفسِ خویش جان تنگ آمدہ — کے شوم فارغ من از جملہ فساد و حالِ بد

(۱۲۲) بر صراطِ مستقیم پیشوا مولا علیؑ (۵)
گرچہ افتاد است صحو اندر میان جزو و مد

جان و دل محو جمال یار شد — ثَمَّ وَجْهُ اللّٰہ مرا دیدار شد
کنتُ کنزاً مخفیاً رازے کہ بود — خود بخود افشا سرِ بازار شد
خواست او چون بنگرم از چشمِ خود — آدم یک آئینہ اظہار شد
اوست در ملبوسِ شیخ و برہمن — گہ مسلمان گاہ کافر وار شد

(۱۲۳) چون علائق روے گردان صحو شد (۷)
از شرابِ کیف و کم ہشیار شد

دلم از دیدۂ وحدت بصارت دیگرے دارد — برون از عالمِ کثرت لطافت دیگرے دارد
نہ از جنت نہ از دوزخ نہ از بیمم نہ از امید — زہاتف عشق او ہر دم بشارت دیگرے دارد
نہ در کون و مکان نیم مثالِ او بشر دیگر — وجودِ شیخ من و اللہ شباہت دیگرے دارد
عجائب سرمہ دوشیزہ بہرِ صید مرغ دل — بروے خال و خط ز یبا نزاکت دیگرے دارد
نہ تابے ماند سینارا نہ ہوش خویش موسیٰ را — دل عاشق چہ خوش سوز و حرارت دیگرے دارد
نیاید کار را دستم منم ہیچم کم از ہیچم — تہاون تہمتے بر من شرارت دیگرے دارد

بشو واقف تو ہر دم را دمے آخر بہین اے صحو

(۱۲۴) شنو غافل مشو ایندم کرامت دیگرے دارد (۴)

بیا اے دل بمیخانہ کہ پیر میفروشش آمد — صراحی و خُم و پیمانہ ہا از من بجوشش آمد
بہار آمد چمن گل گل شد و غنچہ نہ باقی ماند — فغان بر داشتہ بلبل ز درد دل خروشش آمد
گذشتہ ننگ و ناموسم شدم بیہوش مستانہ — ندائے از در قلبم سحرگاہے بگوشش آمد

(۱۲۵) بشوق دل سرائم شعرے کہ محفل گرم تر باشد
شراب وصل دہ ساقی کہ صحو بادہ نوشش آمد (۵)

وجود عالم حباب دریا حضور عارف خیال باشد — بجز خیال تو در دلِ من خیالِ دیگر محال باشد
اگرچہ بے پردہ یار آمد نظارہ ہر کس کجا نماید — نقاب عارض خیال باشد حجاب عارض جمال باشد
بذات پاکش صفات منضم بہر صفت ہم یار توام — گہے زمین گاہ چرخ دوران گہے قمر گہ ہلال باشد
انا و انت بلا تعین شود بمعراج گفتگوے — مقام او ادنیٰ قاب قوسین اشتہائے وصال باشد

(۱۲۶) بہ بزم ساقی لم یزل من فتادہ ام صحو ست دہ یخود
زجام توحید بادہ نوشم کمال من لا زوال باشد (۶)

شبے در کاروانِ دل عجب غارتگرے آمد — ربودہ نقدِ ایمان را ستمگر کافرے آمد
خرامان چون بہ محفل دوش آن خون ریز عالم شد — کشیدہ خنجر ابرو کہ بر پا محشرے آمد
بہر کسوت کہ بینم نگار من شناسم بس — درون گور من گر بہر پرسش منکرے آمد
دوئی بگذار جان من یکے بنگر یکے یابی — پئے نظارۂ لیلے چہ مجنون ناظرے آمد
بران وعدہ شب و روزے بعمر خود گذر کردن — برائے دیدنِ عاشق چہ باشد دلبرے آمد

(۱۲۷) چہ خوف از نقدِ جانِ تو بمحشر مے طلب کردن (۷)
ترا اے صحو مسکینم چو حامی عسکریؑ آمد

بعاشق زہر ہجرانت چشیدن منتے دارد — پیامے از وصال تو رسیدن منتے دارد
ز تیغ ابروان تو قتیلش خونبہا دارد — بہر سو غلط اے بسمل کہ دیدن منتے دارد
میانِ عاشقانِ تو عجب عشقست مقراضے — حجاب ماسوی اللہ را بریدن منتے دارد
بران سر میشوم قربان کہ پیش سرکشان تیغ — بپائے آداب و تسلیمی خمیدن منتے دارد
ز بس غنچہ شگفتہ شد دل مضطر سحرگاہے — نسیم از کوچہ جانان وزیدن منتے دارد
صبا احوال بیدل را بگو پیش رسول اللہ — بغایت در دل دارم شنیدن منتے دارد

(۱۲۸) بشوق حُسن تو از دیر صحو استادہ است اما
چو برقع از رخ پاکت کشیدن منتے دارد (۶)

للہ الحمد مرا غیر حسنؑ یار نشد — خلق را گاہ چنین طالع بیدار نشد
آدمی را نفرستاد کسی بیکاری — آمدم بر سر کارے چکنم کار نشد
گرم بازار شدہ نقد ز لیخا بردہ — حسن یوسف بجہان ہیچ خریدار نشد
حیف در میکدہ عمر یکہ تمامی گشتہ — خادم پیر مغان طالب خمار نشد
صورت ماہی بے آبگہ بے آب نشد — ہر کسے ہمدم و با تست طلبگار نشد

(۱۲۹) زلف تو دام بلا خال تو دانہ افگن
مرغ دل در ہوس دانہ گرفتار نشد (۵)

مرغِ جان یک نفسے جایِ نشیمن نکند
صحبتِ غیر بہ تسکین دلِ من نکند

نیست امید کہ در روزِ قیامت بینم
سنگدل لطف کجا آن بتِ پرفن نکند

تکیہ بر وجہ اللہ بود مژدۂ جانم بخشید
شادیِ وصلِ صنم میل بہ گلشن نکند

جز بصیقل نتوان دید کسے رویت را
صاف آئینہ مصفا دلِ روشن نکند

(۱۳۰)
قدرِ ہر چیز کند بعدِ زوالِ این عالم
صحو دلسوز فغان بر سرِ حرمن نکند
(۵)

خسرو ما شاہ قاسم حاکمِ ملکِ وجود
تحت فرمان در تصرف جن و انسان را نمود

آئینہ روئے نما شد در حقیقت نیست او
صورتِ وہمیِ ما پیشِ رخش بود و نبود

روئے یارم قبلۂ من در نمازم روز و شب
عاشقان را در نمازی نیست جز ترکِ وجود

شیفتہ گبر و مسلمان ہر یکے بر روئے او
لاتعین در تعین مرجعِ اہلِ شہود

(۱۳۱)
آن شہِ خوبانِ من سویم نظر انداختہ
دیدہ و دانستہ دل از صحو مسکین در ربود
(۵)

پروائے جانِ عاشقِ شیدا نمی کند
جز شربتِ وصال تمنا نمی کند

زاہد بخط و خالِ صفاتِ تو مبتلا
در خویشتن تلاشِ مسلے نمی کند

نفرت ز عاشقانِ بلاکش بود روا
گاہے نظر بصورتِ شیدا نمی کند

زاہد بوردِ اسمِ تو مصروف روز و شب
مستِ خراب رازِ تو افشا نمی کند

اندر طریقِ عشقِ تو بیطاقت است صحو

(۱۳۲)
دست دعا بعالمِ بالا نمی کند
(۵)

دلِ مضطر سرِ دعوائے خدائی دارد
عالم از فہم کج انگشت نمائی دارد

منتظر بر سرِ راہم کہ کسی مے آید
آئینہ صاف کجا روئے صفائی دارد

ظاہر اصورت بر قیم یعنی بنگر
قطرہ از بحر تو ان دید جدائی دارد

قدرتے داشتہ مجبور چرا یار بگو
مشکلے نیست کہ تو عقدہ کشائی دارد

(۱۳۳)
مے شناسی تو ز صحو آنچہ کہ من میگویم
اندرین بزم جہان نغمہ سرائی دارد
(۷)

قربِ جوار عاشقِ ارمان چہ کار دارد
بر دوش خانہ شخصے سامان چہ کار دارد

او نقدِ جان خود را ارزان نمی فروشد
گردِ نواحِ عاشقِ حرمان چہ کار دارد

روئے شما بدیدہ حیران آئینہ شد
حیوان چہ کار دارد انسان چہ کار دارد

پوشیدہ باریابی دربارگاہِ سلطان
بیرون در تو حیران دربان چہ کار دارد

من پردہا دریدہ معذور دار ملا
جائے کہ عشق باشد ایمان چہ کار دارد

اندر چمن چو بلبل ہنگام شادمانی
در عینِ وصل گلرو گریان چہ کار دارد

(۱۳۴)
بر جانِ ناتوانی بارِ گران منہادند
اے صحو باز بنگر احسان چہ کار دارد
(۵)

دل در تمنائے کسی مضطر شود گریان کند
خیز و ز خواب نیم شب بستر شود گریان کند

ضرب المثل شد حالِ من زرد و دو رو سرخ دید
دل در کنار دیگران دل بر شود گریان کند

دراین نیسان ازفلک بنگر بدریا میچکد
چون قطرهٔ اندر صدف گوهر شود گریان کند

بعد از بچندین سالها طے کرد طفلے منزلے
از شکم مادر آمده ششدر شود گریان کند

(۱۳۵)

اینجا گلے دیگر شگفت اطلاق مطلق باز رفت
گویم زحال صحو کس در بر شود گریان کند

(۵)

من منتظرم بشوقت برخیز خواب تا چند
این چه ادا تو داری برمن عتاب تا چند

ذاتت که بیچگونست با این چگون هویدا
بر چهرهٔ مسمے اسما نقاب تا چند

از آتش به عشقت در دل نهان ولیکن
روزانه شب بسوزد خامے کباب تا چند

دنیا سراب بیشک غافل مشو تو یک آن
رو سوئے دریا هر دم این دم حباب تا چند

(۱۳۶)

گویم سخن شگرفے اے صحو من تو بشنو
در کارگاهِ وحدت آخر حساب تا چند

(۵)

عشق جانان ننگ عارم عاقبت برباد داد
ننگ و ناموسم ربوده ناله و فریاد داد

مرغ دل اندر قفس چون سالها در می طپید
کار شکست و نخجیت بال و پر مرا صیاد داد

نیست سازش بوالهوس را اندرین کارم مرا
بر کمالم بیش عالم داد من استاد داد

شکر بر گردن نهاده از سبکدستی او
تیغ قاتل را خلایق آفرین جلاد داد

(۱۳۷)

منتے بر پا و گردن شکر کردن واجب است
وحده بر زنجیر و طوق اے صحو چون حداد داد

(۷)

دلم ربود جانانے که آنِ دلستان دارد
شکر لب خندهٔ نمکین خمار میکشان دارد

چو گل رخ رنگین چشمش سمن بر سنبلین زلفش
لبِ نازک تر از لاله قد سرو جهان دارد

گه از تمکین نمی پرسد زحال زار من دلبر
خدایا مهربان سازش که دل سنگین چنان دارد

متاع صبر از دلها کند غارت بیک لحظه
مگر در گوشهائے چشم چین با مردمان دارد

ازین نامهربان شوخے چه سائش دهد دستم
که با کم التفاتها ز من خاطر گران دارد

بکیش دلبری شاید روا دارد دل آزاری
که از مژگان چه پیکان و چه از ابرو کمان دارد

(۱۳۸)

بیا اے صحو زین بگذر تو خاکِ پا سلیمان شو
که هر کس از جمال او کمال میکران دارد

(۵)

جانان قسم بجانم در جسم و جان چه باشد
روئے تو در میانست اندر جهان چه باشد

سرِ نهفته یارم در گفتگو نیاید
مطلق مقیدی شد دیگر عیان چه باشد

هر یک بجستجویت اندر جهان بحیران
پنهان ز چشم عالم گنج نهان چه باشد

توبه ز ترس دوزخ و ز آرزوی جنت
دستم بدست داده سود و زیان چه باشد

(۱۳۹)

این صحو را که داند عالم بجمله حیران
بے نام و بے نشان را نام و نشان چه باشد

(۵)

احوال غم رسیده جانان خبر ندارد
تاثیر چون پذیرد شاید جگر ندارد

بلبل بشوق هر دم در ناله و فغانست
بوئے مجنثے را گلرو مگر ندارد

عارف مکان ندارد در هر مکان مکین است
در عالم معانی سیرے دگر ندارد

بے آئینه که دیدن ممکن نمی توانش
جائے که روئے جانان تاب نظر ندارد

(۱۴۰)

گستاخ صحو چون شد دارد امید رحمت
در ما و من امید خوف و خطر ندارد

(۵)

گرفته دامنم شوق تشنه لنگ آب دریا شد
برائے خانه بردوشان سکونت خاک صحرا شد

شکسته مرآت دل را زبالغر مسیحائے
قیامت خیز رفتارش بعالم شور برپا شد

ملاحت روز افزونی کسی دارد که او دارد
بروئے آن پری پیکر زخال و خط زیبا شد

قرارے دل نمیگیرد دمے بے یاد مشتاقان
بے تسکین بیدل را لب لعلت مسیحا شد

(۱۴۱)

بحمد اللہ کہ بعد از انتظار مدتے یاران
بہ صحو اندر حریم دل جمال یار پیدا شد

(۶)

چه تدبیرے درین وعده که فردا یار مے آید
مبارک باد اے زاہد مرا خود عار مے آید

چرا زاہد شوم شاداں که فردا یار مے آید
چه تدبیرے درین وعده مرا خود عار مے آید

منم امروز مے بینم تو فردا انچه مے بینی
زمن آموزی گر خواہی نجات کار مے آید

زبهر قتل من آمد کشیده خنجر ابرو
بهر جانب نظر کردم رخ خونخوار مے آید

همه بے جام و مے در وجد و رقص آیند دیگر هم
بمجلس صبحدم ساقی اگر سرشار مے آید

(۱۴۲)

منم کاز راز منصوری بلا فاشش میگویم
ز هر مو گشته جاری صحو هم بردار مے آید

(۷)

بجز من دیگرے دربان ندارد
خیال من چرا جانان ندارد

همه محتاج سائل بر در او
که پروا با کسے سلطان ندارد

دلم در جستجو حیران بمانده
چه سازد او سر و سامان ندارد

بغیر من نباشد بار یابت
کسے بر خوان خود مهمان ندارد

مسیحا قم باذن الله بر گو
مریض عشق تو درمان ندارد

برهمن وار اگر دیدم بگردد
بت من کافر است ایمان ندارد

(۱۴۳)

هزاران عاشقانت دربدر شد
که حسن بے بدل حیران ندارد

(۵)

شنیدم که سحر گلعذارم مے آید
صبا به گلشن قاسم بهارم مے آید

بکافری چو بمردم مرا چه خوف بگو
نگاه لطف تو فردا بکارم مے آید

غنیمت است مرا صحبتے زباده کشان
بچشم ساقی مست خمارم مے آید

زبس بمجفل لیلے مدام چون مجنون
قرار نیست دل بیقرارم مے آید

(۱۴۴)

چه رمز صحو نهان درمیان ما و شما
ترا صبا و مرا راز دارم مے آید

(۵)

نظر بجانب دلدار باز میگردید
جنون بگوش زده ترکتاز می گردید

گهے بخیریت ما خبر نمی گیری
ربوده صبر ز دل بے نیاز می گردید

چو باز جلوهٔ شاهد وجود بهیم شد
میان ما و شما امتیاز مے گردید

ببین بدیده تحقیق روے یارم را
حقیقتے که بصورت مجاز می گردید

چو پیر میکده از صحو یک اشارت کرد

(۱۴۵) پئے وصال کسے در نماز میگردید (۴)

بر سر طور کسے روئے تجلّا دارد
همچو موسیٰ بکف دل ید بیضا دارد

اندر آئینه دل طرفه تماشا دارد
روئے ما دیدن خود بار تمنا دارد

گه بجز دل نتوان دید جنان قسمتِ خویش
سیر هر آن کسے عرش معلّا دارد

(۱۴۶) لبِ لیلی چه فسون خواند که مجنون شد صحو (۴)

دل شوریدهٔ او عزم بصحرا دارد

چاک از دست جنون جیب و گریبانے چند
خواب در احت نکند در پئے ایمانے چند

هر سحر رشک کند باد صبائے از تو
آستان بوس شود زلف پریشانے چند

اے فلک با تو کنم شکوهٔ بیدادِ مرا
تشنهٔ خون بود این گبر و مسلمانے چند

(۱۴۷) میزبان می شدهٔ صحو بشهر ویران (۵)

خانه بر دوش هوا آمده مهمانے چند

بیرنگ بهر رنگے اظهار چنین باید
در کعبه و بتخانه دیدار چنین باید

لا حرف ولا صوت بیکام و زبان هر آن
در محفلِ عشّاقان گفتار چنین باید

بازی نبود طفلان حالیکه بود عشقت
بیکار بهر کارے در کار چنین باید

چون چشم سیاهِ او غارت گر ایمانست
دل برده بیک عشوه دلدار چنین باید

(۱۴۸) اے صحو چه می پرسی شد آشنا بیگانه (۵)

اقرار چنین باید انکار چنین باید

هر زمان جلوه فزایا رشود یا نشود
خاک در دیدهٔ اغیار شود یا نشود

درد و عالم بد و نیک انچه هوید ا باشد
لائق تهمت میخوار شود یا نشود

طاعت از خوف و رجا بر سر امید کند
زاهد خشک را دیدار شود یا نشود

طالب ا و تو شوی باز بچیزے خواهی
از مکافات تو بیزار شود یا نشود

(۱۴۹) اے که بر گفتن ما صحو حزین را پرسی (۴)

محرم راز تو دیدار شود یا نشود

بے دیدنِ روئے شما شاید که سنگین دل شود
بند قبا بکشا صبا آرام غمگین دل شود

بر قول سلطان گوش کن چون مرغ بر بیضه نشین
با شد بوصل خویشتن گه همنشینِ دل شود

گویم شکر نے یک سخن گر فهم داری اندکے
خود را ندیدی یک زمان آنگه خدا بین دل شود

(۱۵۰) وحشی سگے بیند اگر مردم گزیران هر طرف (۵)

در صحبتِ شهوت پرست حقّا که سنگین دل شود

مرغ دل اندر قفس بانگ انا الحق میزند
چون موذن پنج اذان در حمد مطلق میزند

این نماز عاشقانست آن نماز عابدان
هر کسے در عشق حضرت دم ز هو حق میزند

جوش زد دریا بقطره شد محیطے سو بسو
دار چون گوید بگو در گوش انا الحق میزند

خلق بر منصور تهمت کس نمیداند و لے
عشق آمد بر طرف جمله تعلق میزند

(۱۵۱) از حقیقت صحو غافل یار میجوید کسے (۷)

نسبت ما و شما باید که ملحق میزند

دل مرده شود زنده مسیح پاک مے آید
ندا آمد به نصفِ شب شه لولاک مے آید

جمال او جلال او که دعوی مدعی باطل
کسے دیده نمی دیده که در ادراک مے آید

که بوئے آن گلِ رعنا بهر جائے رسیده شد
بحسرت دیده مے سایم اگر از خاک مے آید

شفاعت عاصیان تو بخاطر خواه میباشد
اگر بر سر مزار ما قدوم پاک مے آید

بگوید هر یکے نفسی به محشر امتی گوید
پیاده پا سر عریان گریان چاک مے آید

که هر گه شاهد آن گل مشرف ساخت هر گل را
زهر خارے دم الفت ز هر خاشاک مے آید

(۱۵۲) چو شد بر عاصیان اے صحو عطائے سرور عالم (۱۱)
عدالت گاه محشر بین جهان بیباک مے آید

برائے دیدن این انجمن شد
ترا دیدم که یار او بمن شد

چه گویم من که سلطان حقیقم
ز کسوتهائے خاکی بیرهن شد

نه شبلیم نه عطارم نه منصور
صفات ذات پیدا او من شد

هو الظاهر هو الباطن تو بینک
ز اول تا بآخر پیرهن شد

تو غیب الغیب در عالم نمایان
زهے صانع بصنعت مرد و زن شد

چرا گویم که این نیک است و آن بد
همون مومن همون خود برهمن شد

قضا و قدر را تو با غبان دان
ظهور اسم ذات این چمن شد

نمی فهمم نمیدانم من این ذات
تو میدانی الهی نیکبختن شد

رسول الله خود گفت است لحمی
هزاران جان فداهائے سخن شد

چه افسون خوانده بر جان نخیفم
بهر سو بنگرم روئے حسن شد

(۱۵۳) بجان و دل غلام اے صحو باشی (۷)
مطیع تو همه هندو و دکن شد

چو آن دلدار در خانه تو ان و نا توان آمد
شبے در حسرت وصلت سر انجام بجان آمد

ندادر گوش کر من رسیده چاره ناچار است
برائے تسلیت آدم همه کر و بیان آمد

نمیدانم چرا باشد اطاعت فرض او بر من
شهنشاهی حق آگاهی بخانه میهمان آمد

عجب احوال دارم گویم ار سنگ آب میگردد
بود هر چند کوته عمر طول داستان آمد

فدا صد جان کنم بر تو بکار آمد بحمد الله
دم آخر چه می بینم طبیب مهربان آمد

ز بیرنگی بر نگ آمد اسیر رنگ غافل شد
نموده جلوه حسنت بکار دلستان آمد

(۱۵۴) ز فهم ناقصان دورم کلام او ز بان من (۵)
به نزد کاملان صحو حزین در این و آن آمد

صیادم آچه دید شکارم شکار شد
مرغے گرفت باز غلامش هزار شد

شوریست در میان ملک بر فلک فتاد
زین مرکب حقیر چو آن شهسوار شد

قربان بدین عنایت تو شاه ذوالکرم
خار است در میان من و گلعذار شد

حاجت بسیر باغ و تماشا نمانده است
پر داغ سینه ام چمن لاله زار شد

(۱۵۵) آیا چه دیده بود علامت وصال یار (۵)
شبنم صفت دو دیده صحو اشکبار شد

بے تو در تن سوز جانم آتش ہجران چہ کرد
فرش مقدم خاک راہت دیدۂ حیران چہ کرد

می ربودہ جان و دل را آن بت زیبا چہ کرد
کس نمیداند چہ گویم عشوہ جانان چہ کرد

دخت رز را چونکہ دیدہ از دل و جان بر خرید
محتسب در میکدہ آمد بہ میخواران چہ کرد

اندرین وادی ندائے غیب آمد از درخت
شاہدانی انار اموسی عمران چہ کرد

(۱۵۶) اندرین کشتی شناور کس نمی بینم صحو (۴)
در طلاطم گاہ عالم سینۂ جوشان چہ کرد

خوش آن کسی کہ ترا ہر دمے نظارہ کند
ز ننگ جامۂ ہستی ہزار پارہ کند

بجز وصال تو اصلا دگر علاجے نیست
مریض عشق تو ایجان بگو چہ چارہ کند

ملنگ چو تحفہ سرشکم برند در دامن
کرا مجال کزین زیب گو شوارہ کند

بخاک مرغ دلش می طپد چو مذبوحے
ز چشم خویش اگر صحو را اشارہ کند

(۱۵۷) ردیف ذال (۴)

نمی نوشت بمکتب نگار من کاغذ
نقوش صفحۂ ہستی نگار من کاغذ

مرا بعشق تو مقراض اموی ابرید
بجائے مرہمے شد دلفگار من کاغذ

پیام در چمنے مے برد دل آرائے
بکام تنیست سبزہ زار من کاغذ

نمود عالم نابود جملہ غافل صحو

کشیدہ منظر فانی چو یار من کاغذ

(۱۵۸) ردیف رائے مہملہ (۵)

گرم بازارے بعشقت تا خریدارے دگر
کاندرین سود و زیانش خوشتر از کارے دگر

گرچہ صد رنگے تبدل لیک در معنی ہمون
در دو عالم می شناسم ہر زمان یارے دگر

خون من حیف است کان بر گردن عالم نشد
دار میگوید انا الحق چون گرفتارے دگر

جبہ و دستار شیخی زیر پا افگندہ ام
ملحدم اندر طریقے بہر اظہارے دگر

(۱۵۹) الحذر از بدگمانش در طلسمات جہان (۵)
من ندانم صحو را ہمت بہ بازارے دگر

آفتاب روئے تابان در دو عالم آشکار
مے نماید خویش را در کسوت ہر ذرہ ہزار

ذات مطلق شد مقید کالبد چون جلوہ کرد
رنگہا گردید پیدا زان حقیقت بے شمار

چون ز وحدت راہ کثرت بر گرفتی جانمن
روئے خود را خود تو دیدی و شدی خود بیقرار

از شراب شوق مستم نیست خوف محتسب
میسزم بانگ انا الحق در مبدم منصور وار

(۱۶۰) صحو نابودست بود و باش جملہ عاشقان (۵)
کار بیکار است گویا عاقبت انجام کار

خستہ و زار حالم از گردش چشم روزگار
کی بدلت اثر کند آہ غریب جان نثار

برورت آمدم شہا ہمچو گدائے بینوا
پیش تو حال من عیان شرح دہم چہ بارہا

پیش درِ تو کودکان سنگ جفا همی زنند
جنبش پا نه رود هد گرچه کنند سنگسار

چیست گناه و اعظما سجده بخود اگر کنم
مائل دیگرے نشد دل نگریست روئے یار

(۱۶۱) (۵)

صحو بخانه یافته کرد چو جستجو بسے
حاصل مدعاے او هست دل امیدوار

هر زمان و هر مکان بینم پریروئے دگر
زان سبب خاطر کشد از این بآن سوئے دگر

آر زوئے سنبل و گلشن بدر شد از سرم
شد دل سودا زده از بند گیسوئے دگر

تازه نقشے می نماید هر زمان آن قدِ یار
دل نمیخواهد که بیند سرو دلجوئے دگر

تاب دادی یا فسون خواندی بگواے نازنین
شد پریشان خاطر من میکشد موئے دگر

(۱۶۲) (۵)

همچنان لاغر شدم اے صحو برمن کن نگاه
جسم من یک مو میان یار شد موئے دگر

هر یکے خواهان دولت زاهد بیهوده گر
ما بدولت مست گشته مے زما دریوزه گر

میلش اندر مال دنیا در تلاش روزگار
روز و شب عقدا نامل ظاهرش بیهوده گر

هر که دیده روئے ما را چون تمسخر میکند
خنده عالم بصورت یا بصنع کوزه گر

کار خود کن اینچنین کارے مکن اے یار من
عیش هفتاد پنج ساله کار تو افزوده گر

(۱۶۳) (۵)

مے خورد توبه کند اینهم کند آنهم کند
صحو این خوشتر نباشد دامن آلوده گر

ردیف زائے معجمه

(۱۶۳) (۵)

خویشتن را من نمیدانم هنوز
کافرم من یا مسلمانم هنوز

مرشد است این یا پیمبر یا خدا
از کدامی اسم میخوانم هنوز

عشقِ تو پرده دریده فاش کرد
گرچه پنهان در دل و جانم هنوز

دیدهٔ یعقوب بهر یوسفم
در تمنا چشم گریانم هنوز

(۱۶۴) (۴)

جوش وحشت را چه پرسی در بهار
صحو من دست و گریبانم هنوز

هست پنهان در دل و جان حضرت بنده نواز
بے نیاز از جن و انسان حضرت بنده نواز

شان پاک بے نیازت مظهر کل کائنات
زود بنما روئے رخشان حضرت بنده نواز

بحر بے پایان عدیم المثل ذات پاک تو
قطرهٔ در ابر نیسان حضرت بنده نواز

(۱۶۵) (۶)

چون صدف اندر دے پوشیده بنگر صحو را
هست او در سینه پنهان حضرت بنده نواز

آن دلبر من آمده وقت سحر امروز
در سینه شده آب گرمی جگر امروز

آن شعبده بار میست و یا رنگ طلسمات
هر لحظه مرا روئے نماید دگر امروز

آن یار کجا بود که بے نام و نشان بود
با نام و نشان آمده همچون بشر امروز

المنت لله که این آتش عشقش
در سینه من آمده همچون شرر امروز

زاهد چو کنی آئینه خویش مصفّا | واقف نشوی از همه عیب و هنر امروز

(۱۶۶) | ای صحو تو بشکن همه اسباب علایق | بیکار فقط باش و تو خود را نگر امروز | (٦)

در دل گشتی و پنهانی هنوز | خون من خوردی و در جانی هنوز
کردهٔ جور و جفا تو سالها | بندهٔ خویشم نمیدانی هنوز
خط فرستاده سوئے تو بارها | نام عاشق هم نمیدانی هنوز
شهرهٔ آفاق گشتی از جمال | در تلاشم یوسف ثانی هنوز
ای دلم تو حج گشتی بارها | گوسپند عید قربانی هنوز

(۱۶۷) | در ازل آئینه روئے دیدهٔ | صحو چشم تو بحیرانی هنوز | (۴)

منتظر جان و دلم از شام است امروز | وعدهٔ وصل دل آرام تمام است امروز
در تمنائے تو بس جان بلبم زود بیا | راحت و آب و خورد و خواب حرام است امروز
روسیه دارم و فردائے قیامت چه کنم | سرخ رو عاشق شیدا که بکام است امروز

رفتن دیر و حرم خاص چه حاجت دارد | خویشتن را تو ببین جلوهٔ عام است امروز

(۱۶۸) | ردیف سین مهمله | (۵)

هر دو سراست در دلم یار ز حال من مپرس | کیفیتے ز کیف و کم از سر قال من مپرس
آئینهٔ جهان نما روئے من است سر بسر | دیده بروئے خود کشا لطف جمال من مپرس
نیست مجال دم زدن خاطر یار نازکست | زاهد کج بیان برو چیست سوال من مپرس
پائے خرد شداست لنگ عرصهٔ هوش گشت تنگ | چون زده مرغ دل زبر دام خیال من مپرس

صحو غریب و ناتوان هست یکے ز بندگان | بر در او فتاده ام کسب کمال من مپرس

(۱۶۹) | ردیف شین معجمه | (٦)

هم خلوتم و هم سخنم با کریم خویش | خویشم ندیم یارم و یارم ندیم خویش
کار بهار کرد چو گلزار آه من | گل گل شگفته غنچه ز مهر نسیم خویش
دارم امید آنکه تو بینی بسوئے من | گاهے نگاه کن بغلام قدیم خویش
خیز و جنون ز سایهٔ خود وحشتم نگر | شوریده سر شدیم الٰهی ز بیم خویش
آتش زند بچشم چو از دل برون شود | آهم چو برق افتد و سوزد گلیم خویش

(۱۷۰) | گویم بپرده راز خود ای صحو غور کن | هان پاک شیده باش تو اندر حریم خویش | (۵)

منم آن جنس ناچیز که نمیخواهد خریدارش | ذلیل و خوار در عالم بچشم اهل بازارش
فتاده بر سر راهست ز هجران جان بلب آمد | عیادت را نمی آئی سر بالین بیمارش

بکفرم بوئے اسلامی سلامت ہر مسلمانان
کہ قشقہ برجبین زید گلو اندا خت زنّارش

فتادہ مسجدِ زاہد بنائے بتکدہ کردہ
فراقِ بت نمی خواہد بتے با من گرفتارش

مئی دوشینہ نوشیدہ ہنوزم مست و مدہوشی
بہ بینم صحو راہ محو اندر خواب بیدارش

(۱۷۱) ردیف صاد سعفص (۴)

روم بکوئے صنم روز و شب بصد اخلاص
شوم بسلک غلامانِ او غلامے خاص

ہزار شکر کہ زین نقش من مطیع شدہ
شدم بدست رقیبم ز قید خانہ خلاص

دمے اگر تو بگوئی کہ این غلام من است
ہزار سال زشادی دلم شود رقاص

بہ پیش قاضی وقتست قصّہ اش برعکس
اگرچہ صحو مقید شد بہ بندِ قصاص

۱۷۲ ردیف ضاد معجمہ (۵)

لبِ تو رشکِ مسیحا بود بے امراض
منم مریض محبّت تو شافی و فیاض

نیم بغیر تو مشغول یک نفس واللہ
مرا ز مسجد و بتخانہ شد تو ئی اغراض

ز استعارہ و تسبیح ذات پاکت ہست
مقیدی نہ تو مطلق بجوہر و اعراض

وصال لیلیِ من زاہدا اگر خواہی
برنگِ قیس تو از ماسوی بکن اغماض

ترا بس است علوم حقیقت دلبر
چہ فکر صحو ترا گر نہ خواہی علم ریاض

(۱۷۳) ردیف طاے حطی (۵)

دمیدہ بر رخِ پاکِ ملیح سبزۂ خط
پے تلاوتِ قرآن نشست خضر نمط

محیطِ فیض تو زان وجہ گشت عالمگیر
کہ تشنہ کام تو شد سیر ز آبِ جلہ و شط

مدام محو کرامات ساقی خویشم
بجوئے بادہ شتا میکند دلم چون بط

فریب دادہ مرا رنگ و بوئے این اشیا
بگو سخن ز حقیقت تو بے حروف و نقط

چو صحو محو شدہ محو آمدہ در صحو
زبان غیر بدارد چو کلک دو سر قط

(۱۷۴) ردیف ظاے منقوطہ (۵)

دلم پیادہ تو خورسند جان بہ تن محفوظ
ز رقص خویش شدم من بانجمن محفوظ

بہار دیدہ مشتاق رنگ نیرنگست
نگاہ شوق من از قطع ما و من محفوظ

ز ہاو ہوے دلم زہرہ چون ترانہ بود
بذوق و شوق شدند اہل انجمن محفوظ

ظہور شاہد گل در چمن چہ مژدہ بگفت
کہ عندلیب دلم شد چمن چمن محفوظ

باشتیاق بت خویش صحو خورسندم

بدیر و کعبه همه شیخ و برهمن محفوظ

(۱۷۵) ردیف عین مهمله (۵)

اندرین فانوس جسمم سوخت جانم مثل شمع
بهر هر پروانهٔ سوزنهانم مثل شمع

اشکهای گرم من از دیدهٔ من میچکد
سوئے پا از سر رود این کاردانم مثل شمع

ثمرهٔ باغ محبت نیست جز نور دلم
در هوایت گل کند باد خزانم مثل شمع

من دم سوز و گداز دل اگر دم در کشم
در تنم روشن شود هر استخوانم مثل شمع

من ز راه خویشتن چون بیخودانه دم زنم
صحو را سوزد دبر محفل ز بانم مثل شمع

(۱۷۶) ردیف غین (۵)

مجمع رنگ بهار است این تن من همچو باغ
از هوائے عطر پرور تازه تر دارم دماغ

بر مزارم حاجت شمعے ندارد سوز دل
رشته دار شمع با من هست دائم این چراغ

حال دل با کس نمیگویم که اخفا بهتر است
لاله دارد داغ بر سینه مرا در سینه داغ

ساقیا تشنه لبم بگشا سبو باده بزیر
از برائے آب آتش رنگ قلبم شد ایاغ

صحو من خود را نگر تا کے روی تو در بدر
تو سراغ خویشتن مستی که میخواهی سراغ

(۱۷۷) ردیف فا (۵)

درمیان هر دو عالم حاصلت عز و شرف
باطن آدم پور تو ظاهر تو آدم را خلف

محو حیرت نما نماید شوق دید روئے خویش
آئینه پیش من است و جلوه بینم هر طرف

دیده باید تا کجا این خانه ویرانی کند
ناگهان چون عشق آمد عز و جاهم شد تلف

بشکنم گر من وجود خویش خود ظاهر شوم
این دل من آن در نایاب را گشته صدف

از خم ابروئے جانان صحو تو آگاه باش
وائے بر من گشته ام تیر ملامت را هدف

(۱۷۸) ردیف قاف (۵)

شدم بحسن و جمال تو مبتلائے فراق
کشان کشان ببرد جا بجا بلائے فراق

مثال سرو سهی بود در میان چمن
خمیده قامت من شد ز بارهائے فراق

منم که روز نخستین ترا بگفتم بس
دلا چه چاره که خود ساختم سزائے فراق

دم وصال مرا ذبح کرد آن بیرحم
بهائے وصل بگردید خونبهائے فراق

نه تاب هجر بدارم نه طاقت وصلش
نه صحو بهر وصالم نه از برائے فراق

ردیف کاف تازی

(۱۷۹) (۵)

طریق پاکبازان را ندیده دیدهٔ افلاک
نهفته خاطر شیدا لعشق صفا لولاک

دهد دنیا کجا آرام طلاقے داد دینا را
نباشد در من عاشق ز تهمت ماسوای پاک

بگوش پنبهٔ غفلت نشسته کاندرین دریا
روان شد کشتی هر یک بناشد هیچکس را باک

چه سازم وحشت دل را سحر را هم وطن باشد
بیا بنگر ز حال ما جنون کرده گریبان چاک

(۱۸۰) (۵)

صفائی هست در کارم چه حاجت نیرو بالا را
مرا در عالم علوی نه غیر از صحو شد ادراک

دل صادق بود چون آئینه پاک
جمال خویشتن را کن تو ادراک

قدش موزون بغمزه ناوک انداز
بغایت دلبری هم چست و چالاک

کسی صحبت نکرده یکدم از وے
ز بیم دو جهان دل گشته بیباک

نداند هیچکس احوال عاشق
دل آفت رسیده هست غمناک

بسر آورد صد بار گنه صحو
امید مغفرت از شاه لولاک

ردیف لام

امام الدین غزل بشنو اگر خواهی سرور دل
نماید روئے بے کیفی اگر باشی حضور دل

حضوری گر تو میخواهی بباشی یکدمے غافل
حقیقت فاش میگردد اگر بینی حضور دل

بکوہِ طور موسیٰ را مرا هر دم دمے واصل
به موسیٰ ناز میسازم چگویم بس غرور دل

ز ننگ و نام بیزارم چه گویم سوز فریادے
گرفتارم بزلف او چگویم بس غیور دل

(۱۸۲) (۶)

بهر گوهر که میخواهی دهم اے صحو من صادق
مثال بحر بے پایان مرا حاصل غیور دل

مژده ایدل که تو باشی سگِ دربان رسولؐ
جان فدا سازم بهر عاشق و خواهان رسولؐ

سوئے دل خم شده ام همچو گریبان رسولؐ
تا شود هستی من سایهٔ دامان رسولؐ

آدم و یوسف و یعقوب مسیح و موسیٰؑ
شده غرق این همه در چاه زنخدان رسولؐ

دل زارم بسوئے یثرب و بطحی بدود
آهوم رم بکند سوئے بیابان رسولؐ

از عرب تا بعجم جملگی فیض توانند
مهر رخشان شده این روئے درخشان رسولؐ

(۱۸۳) (۸)

صحو را واقعه کرب و بلا گرد آید
تا کجا صبر کنم زلف پریشان رسولؐ

صد مژده باد ایدل ترا دلدار آمد در بغل
تو روز و شب عیدی بکن خود یار آمد در بغل

گویم بشیخ و برهمن در خانها آتش زنند
از حسن خود مشعل بکف آن یار آمد در بغل

ساقی میانِ محفلم قلقل کند مینائے مے
پیمانه را قصد در کفم سرشار آمد در بغل

صد داغ فرقت خورده ام این سینه گلگون کرده ام
من روز و شب سیرے کنم گلزار آمد در بغل

ز نگے رود از آئینه عکسِ رخِ جان جهان
شد ظلمت من از بغل انوار آمد در بغل

بادِ بهاری موج زد بشگفت گل گل قلب من
چون نگهان وقت سحر آن یار آمد در بغل

گرون خمیده شد مرا قامت نگردید چون دوتا
بارِ امانت شد گران بسیار آمد در بغل

(۱۸۴) صحوی کجا غافل زره بنگر بحال خویشتن
این هستی موهوم را بسیار آمد در بغل (۵)

کسی را خواب می آید نماند در کنارِ دل
بجز روئے شما دیدن نمیگردد قرارِ دل

اگر عشقت بود صادق بجز آن روئے گل منگر
ببین از عالمِ کثرت بیا بنگر نگارِ دل

سراغِ خانه برباد ان همین نام و نشان دارد
که ما را کلبهٔ احزان بود قرب و جوارِ دل

بود سرسبز باغِ ما شگفته هر یکے غنچه
زجورِ باغبان دارد چو لاله داغدارِ دل

(۱۸۵) مثالِ بلبل نالان بشب صحو اشک میریزد
نسیم اگره بیند بهر گلشن بهارِ دل (۵)

کجا شد تفرقه انداز محفل
که میجویند در گلشن غزال

بدل خوف و رجا حاشا و کلا
انا الحق صاف گویم پیش قاتل

جهان را میزنم برهم بیکدم
اگر شه بگویم سرِ لسبحل

ندارم حاجتِ تلقین عالم
که اندر کیسه دارم نقد حاصل

(۱۸۶) زسر تا پا بدریا غرق گشته
بیارد صحو گوهر سوئے ساحل (۵)

نگارِ خوبصورت مه لقا دل
گرفتم دامن دولت ترا دل

ملائک تهنیت بر آسمان کرد
شده نا آشنائے آشنا دل

زبیرنگی هزاران رنگ پیدا
عروسان را برآمد مدعا دل

غبار آلوده ام بر دامنِ تو
مے افشان هر سحر بادِ صبا دل

(۱۸۷) بذاتش صحو شد اوصاف صوفی
برائے عاشقان شد کبریا دل (۵)

بیمنِ دولتِ ساقی شرابم خون کبابم دل
ترا فردا بود زاهد مرا امروز شد حاصل

پئے سرداد ن جانان مرا عذرے نشد هرگز
چو دیدم در کفش تیغے شدم من نیم جان بسمل

چه باشد حال من یاران اگر فردا کسے پرسد
جوابش انفعالی شد بسر بارِ گران مشکل

بقولِ حضرتِ انسان بگرفِ نکته دان لیشنو
که دریا را بجز دریا نباشد هیچ شے حاصل

مقید همچنانم صحو من مختار مجبورم
برائے جلوه گاه تو نباشد جز دل قابل

(۱۸۸) ردیف میم (۷)

کے زنده نشد مرده زنامِ شه قاسم
اعجاز مسیحا است کلامِ شه قاسم

صد شکر که روشن دلم از حسنِ حسن شد
تا بنده شدم بدر تمام شه قاسم

تا لبست کجا گوش جهان را بشنیدن
بیصوت بود حرف و کلامِ شه قاسم

مشهور طریقے بجهان صورت شمشیر
هر دم بدر آید زنیام شه قاسم

موصوف که در عالم لاخیر ولاشر
بالاتر و بالاست مقام شه قاسم
از چشم حقارت منگر سوی غریبان
مختار دو کون است غلام شه قاسم

(۱۸۹)
آن کیست که نظاره کند سرو قدش را
اے صحو شدم محو خرام شه قاسم
(۵)

روز و شب نیت دیدار برم یا نبرم
حسرت از کوچهٔ دلدار برم یا نبرم
سالها خدمت میخانه عزیزان کردم
ذوق آن خانهٔ خمار برم یا نبرم
در پرستش گه کونین صنم گشت عیان
الفت از رشتهٔ زنار برم یا نبرم
یوسف مصر نبود او که زلیخا بردش
راز این بر سر بازار برم یا نبرم

(۱۹۰)
نیست اقرار زانکار کنم کار دگر
صحو دل در طلب یار برم یا نبرم
(۶)

من نیستم و نیستم و هست عیانم
چون آئینه روئے نما در دو جهانم
پوشیده و پنهان همه آثار وجود است
در پردهٔ خوبان جهان عکس نهانم
مطلق ز مقید شده ممتاز در اینجا
بے نام و نشان آمده در نام و نشانم
آن کیست که هر دم بزند بانگ انا الحق
بے حرف و بصوت بود وصف بیانم
کانجا که منم گم شده تشبیه و تنزیه
لاعین و لاغیر مکانم بمکانم

(۱۹۱)
باید نظرے تا که زند بر رخ یکتا
اے صحو پس پرده نهانم و عیانم
(۵)

غماز هر زمانیم خود راز خود ندانیم
در آب خود روانیم خود راز خود ندانیم
لاعین هست ولاغیر اندیشه تو که داری
رو پوش در جهانیم خود راز خود ندانیم
چون ماهی تپانیم در بحر زنده مانیم
در آب خود روانیم خود راز خود ندانیم
نص و حدیث ایدل هر دو گواه داریم
انسان کاملانیم خود راز خود ندانیم

(۱۹۲)
گم گشت کاروانے راه سفر دراز است
اے صحو کاروانیم خود راز خود ندانیم
(۵)

من بر حد فنا راه بقا را یافتم
چون خودی بگذاشتم در عین اشیا یافتم
از تقید این زمان وارسته من پیدا شدم
خویشتن را در دو عالم زیر و بالا یافتم
در تجلی صفاتی موسی از موسی برفت
من بهر جائے ترا ایدل هویدا یافتم
نیست امکان لشه آنجا که آمد عشق تو
فلسفی حیران شد و عرش معلا یافتم

(۱۹۳)
صحو هم مانند طفلان گوئے مقصد در ربود
باخته من لی مع الله نقد دل را یافتم
(۷)

بینم مکین و لامکان این هم منم آن هم منم
فرش زمین و آسمان این هم منم آن هم منم
او خواست دیده روئے خود پیدا شدم چون آئینه
کردم بنائے این و آن این هم منم آن هم منم
مطلق مقید گشته ام چون باز مطلق مطلقم
داند که این سرنهان این هم منم آن هم منم
عیسی منم مریم منم در مهد من گویا بدم
دادم گواهی بهر زبان این هم منم آن هم منم
بهر ظهور خویشتن گردیدم الوان مختلف
اعیان هویدا شد نهان این هم منم آن هم منم

چون بردهن قفلے زدم من خازن عالم شدم
دارم کلید دو جهان این هم منم آن هم منم

(۱۹۴)

منکر مشو اے صحو ما یارم درآید هر زمان
بر صورت جان جهان این هم منم آن هم منم

(۵)

ند طلب دوست چو سلطان و گدائیم
مانیز طلبگار شمائیم شمائیم

چون طالب و مطلوب که در چون و چرائیم
ما صورت عشقیم بره راه نمائیم

اے اهل حرم چشم کشائید و به بینید
آن خانه خلیلؑ ایم و این خانه خدائیم

از حکم تو بیرون نشود عاشق صادق
از روز ازل بنده تسلیم و رضائیم

(۱۹۵)

اے صحو بجز تو ندیدیم کسے را
بے روئے تو اے یار کجا چشم نمائیم

(۱۱)

مکان و لامکانم از خدا آگاه بودستم
بلا فاش میگویم حبیب الله بودستم

مقام او مکان من زبان او بیان من
کلام او زبان من کلام الله بودستم

ز سر تا پا کشیده جامهٔ گرد یتیمی را
بسان گوهر یکتا بتاج شاه بودستم

نثار حسن خویشم من که شد دشت و جبل روشن
چراغ وادی ایمن ظهور الله بودستم

گهے سیماب و گه آتش گهے اسپند و گه مجمر
گهے سوز درونم گاه دود و آه بودستم

سراپا مصحفم زاهد چه شک داری بخوان قرآن
که نور الله بودستم ظهور الله بودستم

گهے بیوجه رسوایم گهے جان مرده زنجبشم
منم عیسیٰ منم مریم که روح الله بودستم

بکل کاروان آیم که من خود را رهاسازم
میان دلو یوسفؑ دلو اندر چاه بودستم

مکن تعمیر آب و گل که خوب آمد بنائے دل
شکسته شد بت نفسم خلیل الله بودستم

گهے تاریکی و گه ضو گهے منزل گهے رهزد
گهے خود راه پیما گه چراغ راه بودستم

(۱۹۶)

دم موسیٰ زنم اے صحو غالب سکر شد مارا
که بر طور دل روشن کلیم الله بودستم

(۵)

من عارفے چه گویم ترس خدا ندارم
او تست آفریده هرگز جدا ندارم

خود گوش و خود زبانم شخصے دگر نمایم
گویم کلام موزون بالس ندارم

بازار گرم گشته بهر خریدن من
بهر گران متاعی حاشا بها ندارم

در پرده بود سوزم بے پرده شد ظهورم
اسما بروئے ذاتم همچون خدا ندارم

(۱۹۷)

آنجا که مانده ام من ایشان بنود هرگز
چون وچرا در انجا صحوا روا ندارم

(۶)

کجا روم تو بگو جان من چه چاره کنم
بعشق تو چه نویسم چه گوشواره کنم

بشوق روئے تو ایجان من بقین میدان
ز هر دو عالمیان سوئے خود کناره کنم

شعور دست گرفتست من همیخواهم
لباس هستی خود را هزار پاره کنم

مرا چه سود ز پند و نصیحت اے واعظ
شراب نوشم و خود را شراب خواره کنم

توئی به پرده نهان و توئی به پرده عیان
کشاده چشم بهر شے ترا نظاره کنم

(۱۹۸)

بصحو حکم تو دادی که بیخود انه بیا
بشوق وصل تو از خویشتن کناره کنم

(۷)

در آئینه ز خود بیگانه گشتم
چو دیدم روئے خود دیوانه گشتم

جمال خویش در صحرا نهادم
برائے گنج خود ویرانه گشتم

من و مایان نگنجد در مقامم
بجذب وحدتش مستانه گشتم

خیالِ زلف مشکین پائے بسته
بحُسنِ آن پری دیوانه گشتم

چو ساقی ریخت آب بوالعلائی
برون از خویش در میخانه گشتم

سرم در داشت اندر جستجویش
میان عاشقان مردانه گشتم

(۱۹۹) (۵)

که داند صحو این اسرار خفیه
مکان و لامکان شاهانه گشتم

(۲۰۱) (۶)

بلبل باغ جاودان من نه منم نه من منم
جائے ندارم آشیان من نه منم نه من منم

باغ و بهار هیچ زان سرو چمن ابوالعلا
بین که منم چو باغبان من نه منم نه من منم

سرمهٔ قدسیان منم خاک رهِ محمدم
مسکنِ من بلا مکان من نه منم نه من منم

شاهِ حسن تو پیرِ من چشم بسوئے من فگن
بر در تو چو پاسبان من نه منم نه من منم

(۲۰۰) (۶)

صحو فنا شده فنا محو خدا شده خدا
همچو بقائے بی نشان من نه منم نه من منم

اے یار جمال تو در عین عیان بینم
گه ظاهر و گه باطن در کون و مکان بینم

من جمله عالم را آئینهٔ حق دانم
عکسے ز رخِ پاکت در جانِ جهان بینم

در کوئے تو جانند با خویش نمی آیم
ادراک بشر آنجا بے نام و نشان بینم

زاهد تو چه میدانی احوال درون من
چون در صدف پنهان در چشم جهان بینم

چون من نکنم سجده بر نقش کف پایت
من زیر کف پایت فردوس جنان بینم

(۲۰۱) (۶)

بیرنگ بهر رنگے چون صحو مقید شد
از باعثِ مستوری غوغا بجهان بینم

طائر دل منم و گیسوئے خمدار منم
دام صیاد منم مرغِ گرفتار منم

مے روم گریه کنان می نگرم خنده زنان
گُلِ بیخار منم شبنم گلزار منم

راز خود فاش کنم باز تمنائی خواهم
سرِ منصور منم سنگ منم دار منم

جمله عالم بخدا تابع فرمان من است
حکم من نافذ و سلطان جهان دار منم

من چگویم پس ازین هرچه تو گوئی آنم
موجد خیر و شرم حضرتِ غفار منم

(۲۰۲) (۷)

بر سرِ راه من آئی که تو هم من باشی
صحو مجبور منم دائم و مختار منم

اگر من همنشین یار باشم
دران دم صورت عطار باشم

دل من دمبدم گوید انا الحق
گهے منصور و گه من دار باشم

بده ساقی میم از خمّ وحدت
که دائم مست چون سرشار باشم

مسیحا لطف کن از بس مریضم
بگو من تا کے بیمار باشم

چه پرسند از من آن هر دو نکیرین
غلام خاص آن سرکار باشم

چرا از بت پرستی باز آیم
همیشه طالبِ دیدار باشم

(۱۰۳) کجا ای صحو من باشی تو ساکن — بملک دلبری مختار باشم (۷)

پرده ۵ بر رخ ماه کنعان من نیم — من نیم جز روی تابان من نیم
فارغم من از خیال شش جهت — طالب و مطلوب خوبان من نیم
اصل اصلم اصل اصلم اصل اصل — خار و گل باغ و بیابان من نیم
درمیان کثرت خود وحدتم — همچو شمعی در شبستان من نیم
طائر قدسم مکانم لامکان — نام عنقا در دل و جان من نیم

(۲۰۴) من بروی صحو دیدم حسن خویش — آئینه در پیش جانان من نیم (۴)

شب و روز در انتظار تو باشم — بگو تا بکی جان نثار تو باشم
اگر یک زمان در امان دست من آید — بشهرت روم شهریار تو باشم
تبدل شود گر صفات خیالی — ببین آن زمان خود نگار تو باشم

(۲۰۵) جفای همیشه که بر صحو کردی — مبارک مرا تا که یار تو باشم (۵)

روز و شب در خیال او هستم — بخدا در خودیِ خود مستم
شهوار است یار من هر چند — دل بفتراک خویشتن بستم
وقت بیعت چنان هویدا شد — که ید الله رسید در دستم

یا حبیبی تو رحم کن بر من — بیدلم بر جمال تو مستم

(۲۰۶) گرچه بودم بجاه دنیا صحو — از طفیل حسن برون جستم (۵)

احوال درد قلبم دلدار را نوشتم — نالهٔ زاشک خونی خونخوار را نوشتم
در باغ من نیامد باد صبا بگو تو — فصل بهار آمد آن یار را نوشتم
در آرزوی رویت مویم سفید گشته — صد مرتبه به نالهٔ عیار را نوشتم
از گفتهٔ رقیبان هرگز نکرد باور — احوال روز شبها سگ را نوشتم

(۲۰۷) با نفس جنگ دارد این صحو بیخطائی — جور و جفا و ظلمش سردار را نوشتم (۷)

ساقی مئے دوساله میدارم و مے رقصم — مست نگه نازم سرشارم و می رقصم
هر دم بکنم سجده اطراف مغان گردم — این شرع من اے زاهد هشیارم و می رقصم
من ظاهر و من باطن احوال چه می پرسی — من عین همه اعیان بشمارم و می رقصم
چون دو نیم از تو نزدیک تو می باشم — خود را تو نمیدانی بیزارم و می رقصم
من ساز بدست تو مختار توئی ایجان — آزرده مشو از من برتارم و می رقصم
من جان جهان دارم از قید منزه ام — از واجب و هم ممکن بیزارم و می رقصم

(۲۰۸) این صحو قدح خورده از دست کدامی محو — هر شام و سحر یارب سرشارم و می رقصم (۴)

برجمال و حسن خود من خود بخود شیدا شدم
وحدت من آئینه شخصے درو پیدا شدم

دانه ام من همچو سبزه بارها روئیده ام
گاه زیر خاک و گه بر عالم بالا شدم

آمده از لامکان مطلق مقید شد عیان
اسم را کرده تعین آدم و حوا شدم

(۲۰۹)

صحو چون راهی شود همراه دار دیدار را
چشم من گریان مکن هرگز نه من تنها شدم

(۴)

درونِ جامِ بلورین شراب می بینم
قدح کشانِ ازل را کباب می بینم

دران زمان که شود بیخودی ز خود پیدا
خیال ما و شما را حجاب می بینم

منم چه بر سرِ دریا که در شمار آیم
کمال هر دو جهان را حباب می بینم

(۲۱۰)

ز روز هستی تو صحو زیر بار خودم
شدی تو پیر ترا در شباب می بینم

(۵)

شکوه گبر و مسلمان چه کنم گر نکنم
رخ سوئے کوچهٔ جانان چه کنم گر نکنم

طفل اشکم چو بمن عربده بازی کرده
درد دل را سرِ درمان چه کنم گر نکنم

نیست در کون و مکان وسعتِ گنجایش من
جائے در حلقهٔ انسان چه کنم گر نکنم

مے شناسند خریدارِ تو اے یوسفِ مصر
گرم بازار بکنعان چه کنم گر نکنم

(۲۱۱)

صحو اینها مرض دل نشناسند هنوز
فکر امراض طبیبان چه کنم گر بکنم

(۷)

اندر طریقِ کوئے جانان بس گریزان میروم
من از خیال دین و دنیا روئے گردان میروم

من مے برم اندر حرم از راه پنهان قافله
با صد نوائے مطربی من پیش سلطان مے روم

من چون عروسان روز و شب آراسته پیراسته
این خانه را بگذاشته ذانم که مهمان میروم

وقتِ سحر آمد ندا صد جان و دل بروے فدا
پیغام آورده صبا چون غنچه خندان میروم

گشتم به بند آب و گل چون باز مطلق مطلقم
وارسته ام از این و آن بیرون ز زندان میروم

من در میانِ غیب و بطحا صبا زینسان شوم
سر را بجائے پا کنم بر خاک غلطان میروم

(۲۱۲)

کافر نیم بت گشته ام این صحو گویم بر ملا
در حضرتم کفر است آن هرگز نه پنهان میکنم

(۴)

آواره و پریشان بے نام و بے نشانم
احوال دل چه گویم گم کرده کاروانم

از آتش فراقش همچون تنورِ قلبم
کام و زبان بسوزد از شرح داستانم

بینم حقیقتِ خود جمله ظهور ازوے
در هر لباس پنهان سلطان دو جهانم

(۲۱۳)

شد صحو را توقع از بارگاهِ اقدس
بر آستان پاکت دائم چو پاسبانم

(۵)

از آن روزے طلبگارِ تو هستم
شدم مشهور غمخوار تو هستم

دران آوان متاع حسن دیدم
بجان و دل خریدار تو هستم

فگندی رشتهٔ الفت بگردن
بروز و شب گرفتارِ تو هستم

مواجب کن مرا هر روز ازین دون
که خدمتگار سرکار تو هستم

مشرف صحو را کن از جمالت

(۲۱۴) زمدت بس طلبگار تو هستم (۵)

زاهد چه داند راز من من خانه را گم کرده ام
من خود ندانم کیستم بیگانه را گم کرده ام

آواره گشتم در بدر شاید که بینم روی او
مجنون بدم لیلی شدم کاشانه را گم کرده ام

آمد چو وقت واپسین گم شد دل اندوهگین
من پیش ساقی چون روم پیمانه را گم کرده ام

نوبت باین حالت رسید از هول روز رستخیز
خوابم نکردم هر شبے افسانه را گم کرده ام

(۲۱۵) هر کس که بینم مے برد همراهِ خود گنجینه صحو (۵)
اے وائے من اے وائے من دردانه را گم کرده ام

در بغل شیشه نهان پرزشرابے دارم
محتسب را چه خبر کارِ ثوابے دارم

سوخت چون آتش عشقت همگین رختِ مرا
جامهٔ ننگ نه من هیچ حجابے دارم

اعتمادے چه کنم عمرِ سراپا فانی است
زندگی عاریتہ مثل حبابے دارم

پیشِ او فیصلهٔ ما و شما خواهد شد
روز و شب جنگ و جدل انچه عذابے دارم

(۲۱۶) صحو را سکر مقامست بشو فش رقصم (۵)
بوالعجب قسمتِ من روز خطابے دارم

گردم زنم بے یاد تو یک کافر ملعون شوم
بینم رخِ لیلائے خود موسیٰ شوم مجنون شوم

از حد گذشته عمر من ردِ سوالِ من مکن
لطفے بکن اے نازنین تا کے گدا محزون شوم

چاک گریبان دمبدم تا دامن من آمده
از غلبهٔ دستِ جنون راہی سوے هامون شوم

شادان و فرحان روز و شب فضل است بر احوالِ من
هر جا روم عیدے کنم آنم دم میمون شوم

(۲۱۷) بیچون و با چون آمدم سیرِ ظهورِ خود کنم (۵)
اینجا منم آنجا منم هر لحظه دیگرگون شوم

زکارِ دو جهان کارے ندارم
سر و کارے بجز یارے ندارم

چه زیبد گر بگویم من انا الحق
سرِ خود بر سر دارے ندارم

چگونه صورت غنچه نخندم
ز عشقش در جگر خارے ندارم

ز بستانِ جهان آزاد باشم
که همچون سرو خود بارے ندارم

(۲۱۸) زسوزِ عشق او اے صحو خامم (۵)
کنون در سینه من نارے ندارم

اسرار عاشقان را من خوبے شناسم
معشوق دو جهان را من خوبے شناسم

واعظ برو بزودی از مجلسم برون شو
احوال زاهدان را من خوبے شناسم

هر کس بحالت خود حیرانست در سرِ عشق
بے نام و بے نشان را من خوبے شناسم

از خار و گل چه سود است بنگر تو روے ما را
ایجاد دو جهان را من خوبے شناسم

(۲۱۹) گو صحو من گدایم عالم حقیر بیند (۴)
سلطان دو جهان را من خوبے شناسم

آن غنچه دهن را من خوبے شناسم
شیرین سخن حسن را من خوبے شناسم

مقصود جان و تن را من خوبے شناسم
آن غیرتِ چمن را من خوبے شناسم

اندر حجاب وحدت پوشیده بود بیرون شد
احوال گلبدن را من خوبے شناسم

(۲۲۰) صحو اشمیده یکدم مستانه روز و شب باند (۵)
آن نگهت یمن را من خوب می شناسم

من ز حال خویشتن آگه نیم — بیخودم اندر خودی گمره نیم
من باصل خویش راجع گشته ام — در جمال ما سوی الله نیم
فارغم از کبر و کینه وز هوا — پاشکسته در میان ره نیم
من نیم جز من نبوده در جهان — موجد خیر و شرم من شه نیم

(۲۲۱) از قیاس و از گمان اے صحو من (۵)
با کسے همره نیم همره نیم

اے شیخ و برهمن سوئے اغیار نه بینم — در دیر و حرم جز رخ دلدار نه بینم
بیکار در آنجا بود این ورد و وظائف — من پیش صنم سبحه و زنار نه بینم
پرواز کند مرغ دلم سوئے لبوے — صیاد بدام تو گرفتار نه بینم
بیرنگ مقید همه رنگ تو هویدا — خالی ز تو این جُبّه و دستار نه بینم

(۲۲۲) همراز تو صحو است و تو همنفس صحو (۵)
جز تو صنما واقف اسرار نه بینم

زاهد نظاره کن تو از غرفه یقینم — اندر حریم عالم زیبا عروس بینم
آئینه خانه هست این خرده هزار عالم — خود را بهر مکانے اندر دریچه بینم
مستغنی است دائم ز نار و سبحه هیچ است — اسلام و کفر گم شد اندر لباس دینم

بنمائے راه پیرم یا محو دستگیرم — ورنه بنام پاکت از جان و دل گذشتم

(۲۲۳) در کوئے تو فتاده صحو حزین همیشه (۵)
سلطانِ دو جهان تو من بنده کمینم

بلبلانیم ز بستان قضا آمده ایم — در عجب جائے خرابات فنا آمده ایم
مثل ما بان نبود رنج کسے را هرگز — زیر باریم که رنجیبر بپا آمده ایم
یا رسول عربی دافع هر رنج والم — دردمندان تنجا بهر دوا آمده ایم
از ره دور و دراز آمده در قرب جوار — پرده بردار که مشتاق لقا آمده ایم

(۲۲۴) تو ز عصیان گذر از لطف سوئے صحو نگر (۵)
پیش درگاه تو بس بهر عطا آمده ایم

در ذوق و شوق سلطان العارفین سید العاشقین حضرت سیدنا ابو العلا قدس الله سره العزیز می فرماید

چشم بندم که در جهان بینم — معنی بو العلا عیان بینم
نیست اکوان پرده دار مرا — جان عالم که در جهان بینم
شهریارم بشهر دل رفتم — عالم غیب را عیان بینم
عکس روئے جمال مهرویان — دل گواهست لابیان بینم

(۲۲۶)

در سرا پردهٔ دلارامے
این همه آرزوے آن بینیم

(۵)

صبحدم محفل مے یار کنم یا نکنم
توبه از صحبت اغیار کنم یا نکنم

دل بدام سر زلف تو مقید گشته
دیده بر مصحفِ رخسار کنم یا نکنم

در تمنائے وصال تو شده حال غریب
در بدر خاک بسر یار کنم یا نکنم

رنج بر من گذر د بر سرِ دشمن نگذر
در دل پیش تو اظهار کنم یا نکنم

(۲۲۷)

سنگ اے صحو اگر بر سرِ آئینه زدی
رقص زهره سرِ بازار کنم یا نکنم

(۵)

یا معین الدین ج بدرگاه تو لاچار آمدم
مفلس و محتاج بیکس همچو غمخوار آمدم

حاصل من شد بغارت نیست زاد آخرت
بے سر و سامان چگویم پیش سرکار آمدم

نیست ما را خواهش دنیا و دین اندر سرا
از رهِ دور و دراز ے بهر دیدار آمدم

الدوا اے خواجهٔ دنیا و دین عذرم پذیر
بار عصیان بر سرم از بس گرانبار آمدم

(۲۲۸)

دستِ رحمت را نما و بندِ صحو ا بجان کشا
بسته زنجیر خجالت من گرفتار آمدم

(۵)

معاذ الله که غیر یار دارم
سر و کارِ دو عالم کار دارم

درون سینه من چون لاله زارے
بداغِ عشقِ تو گلزار دارم

کنم شادی بت من شاد ماند
که امشب در گلو زنار دارم

زهے عز و شرف با کس چگویم
سر خود بر در دلدار دارم

(۲۲۹)

نداند صحو بحر و قافیه را
که نذرِ شاعران اشعار دارم

(۴)

من بلبلِ باغِ کهن پر بندم و آنجا روم
باز حمت رنج و محن پر بندم و آنجا روم

در هر قفس طوطی منم گویا منم شنوا منم
عشوه نما از ما و من پر بندم و آنجا روم

سیرِ جهان بسیار شد ای همصفیران الوداع
فرحت ندیده در چمن پر بندم و آنجا روم

(۲۳۰)

بانگے مزن ای صحو من زاغان رسیده در چمن
بیزار شد دل در دکن پر بندم و آنجا روم

(۶)

با این همه خرابی با کس گله ندارم
شیطان و هیچ با هم حاشا جدا ندارم

در تحتِ راست و چپ بیرونِ شش جهانم
داند کسے سراغم فوقِ شما ندارم

موصوف جمله وصفم چون غیر من نباشد
سلطان نبینیم هرگز گدا ندارم

زان رستخیز چون من بر مسندے نشینم
بر چهره مسمی اسمار دا ندارم

گر پرده درونی بوده زلیخا عشقم
بیرون پرده آیم گاهے حیا ندارم

(۲۳۱)

صحو آه هر دو عالم در گوش کے نگنجد
وعده خلاف هستم عهدِ وفا ندارم

(۵)

کارم ز بیکاری عیان حیران کارِ کیستم
من عین او او عین من اندر شمار کیستم

گوید کسے تا چند بگذر از خودی اے خود پرست
تا هم ز حالے بے خبر من یار غار کیستم

هر دم بیادش دم زدم شب در تجسس روز شد
اندر خیالِ ملتقا اختر شمار کیستم

جوید چه در دیر حرم شیخ و برهمن دمبدم
اینجا بیا ما را ببین من شهریار کیستم

(۲۳۲)
محو تماشائے خودم اے صحو من دور از خودم
در بیخودی با خود روم در اختیار کیستم
(۵)

یار بزنجیرے فتاده در حراست خانه ام
نیست حالم در دیار سخن بده دیوانه ام

انتظار حکم ساقی نیست اصلا اختیار
از شراب اگره لبریز کن پیمانه ام

روز محشر حال هر یک بر تو ظاهر میشود
حمد بیحد محتسب من خادم میخانه ام

فهم و دانش هست حیران در کمال کن فکان
بت شکن من بُتگرم من صاحب بتخانه ام

(۲۳۳)
صحو ما هیچون فتیله در میانِ روغن است
سوخته همرنگ شد بر شمع و پروانه ام
(۵)

سحرگاهے سوے میخانه رفتم
بمجفل آشنا بیگانه رفتم

بشغل میکشی مصروف مستان
گریبان چاک شد دیوانه رفتم

خیال ماسوی از دل برون شد
بکار خویشتن فرزانه رفتم

کسے کم دیده همچون دادی عشق
بمانده عقل چون مردانه رفتم

(۲۳۴)
دوئی برخاست اکنون گشت همرنگ
بشمع صحو چون پروانه رفتم
(۳)

سلطان بے نیازم از هر چه زیر بارم
مجبور عقل دائم در خلوت نگارم

جویم بهر دیارے خواهم ترا ببینم
جز تو دگر کسی را اے یار من ندارم

(۲۳۵)
مقبول کن خدایا مرتد نه صحو گردد
من یک غلام قحوم مشهور خاکسارم
(۵)

نعره انی انا الله بر زبان خاص و عام
لیک مردم کم بداند در جهان خاص و عام

دائے بر اسلام مسلم نحن اقرب خوانده اند
بے نبرده خویش را پیر و جوان خاص و عام

تا کجا جوئی نشان معرفت را نجیب
بے مکین باشد مکان اندر جهان خاص و عام

کیست در عالم هویدا کیست در عالم نهان
راست گویم بلکه این آه و فغان خاص و عام

(۲۳۶)
مختلف کسوت بپوشد هر زمان آن دلبر من
هوشیار از صحو باشی از بیان خاص و عام
(۵)

مترسا ساقیا مارا تو میدانی که من دائم
شراب درد دل مینا تو میدانی که من دائم

زدور جام بیکیفی ز محفل هر یکے مست است
خوشا ذوق حریفان را تو میدانی که من دائم

چو نامحرم بود جنے حرام اندر شریعت شد
جمال دلربا زیبا تو میدانی که من دائم

خرامت در دل عالم کسے کم دیده بیباشد
قیامت از قدش برپا تو میدانی که من دائم

نشد کافر مسلمانے بدار صحو پرهیزی
هزاران فکر عقبی را تو میدانی که من دائم

(۲۳۷)
ردیف نون
(۵)

گویم چه این رازِ نهان من عین آن او عین من | شخصے نہان عکسی عیان من عین آن او عین من
دل بستۂ موئے سیاہ افتادہ در دام بلا | زلف و رخت تسخیر جان من عین آن او عین من
دیروز دیندارے بدم امروز ہستم کافرے | برگشتہ طالع این زمان من عین آن او عین من
صد بار مردم روز و شب بے سنتِ اہلِ سماع | بنگر کمال ناقصان من عین آن او عین من

(۲۳۸) شمشیر زنگ آلودہ ہر دم کند صیقل طلب (۵)
خود صحو تا کے درمیان من عین آن او عین من

ست و لایعقل شدہ اند رجالِ خویشتن | غیر بادہ در دلِ مستان نہ گنجد ماو من
شش جہت را ہمچو آئینہ منور میکند | نعرہ انی انا اللہ خود بگیر تا زدن
در دلِ خود کش عمل چون بایزید حق نما ست | لیس فی جبہ شینی کیست اندر پیرہن
بیشوم غلطان بسان گوسپند نیمجان | من کنم قربان بروز عیدِ قربان جان و تن

(۲۳۹) صحو شد مطلق مقید در تو پیدا و نہان (۵)
دیدہ باید از برائے دیدن روئے حسن

بسینہ ناوکِ مژگان خبر کرد از قضای من | دل زخمی شدہ جانان نگاہِ تو دوائے من
چو از روز ازل وعدہ وفا کردند عاشقت | بعشقت زیستن مردن شدہ گاہے بنائے من
چہ تدبیرے کنم ظاہر شدہ مستِ خراباتم | جنون در پے شدہ اکنون پس بند قبائے من
نقوشِ دہمی کثرت بوحدت آشنا گشتہ | بگرد من مگرد دخیال ماسوائے من

که بعد از گشتن ما آمدہ در صورت دیگر

(۲۴۰) فرستادہ مگر این صحو بہر خونبہائے من (۵)

پرس از دل رفیقِ حسن است این | کہ سراپا غریقِ حسن است این
ہوش چون رفت کوہِ طور چو سوخت | گفت موسی طریقِ حسن است این
زور مستی و شورہائے و ہو | گفت جام رحیقِ حسن است این
چیست کثرت عدد میان عدد | خویش در خود فریقِ حسن است این

(۲۴۱) صحو مثل کباب سوختہ شد (۵)
سوزِ نارِ حریقِ حسن است این

وصال یار میسر شود چو در زندان | چہ احتیاج جنان و چہ حاجت رضوان
مرا ز رازِ خود آگہ نکرد آن دلبر | ہزار بار بگفتم بگوئے خندان
عجیب حسن و جمالے کہ نرخ بالاشش | دو عالمے نشود در بہائے او چندان
دلم بمرغِ چمن سنگ ہمسری دارد | ہزار نغمہ سراید چو بلبل بستان

(۲۴۲) فتادہ صحو بہ پیش تو ہمچو کاہِ حقیر (۷)
ز آفتاب شود ذرہا ہمہ تابان

قاسم است این یا حسن یا کبریائے ماست این | احمد است این یا خدا یا مصطفائے ماست این
گوہرِ دریاست این یا ہست دریا موجزن | صورت معنی است این یا بوالعلائے ماست این
دوست است این یا محمد یا ز فیض ذوالجلال | روئے حق است این یا خود لقائے ماست این
شاہ فرہاد است این یا خود بحیرت مبتلا | حور جنت یا پری یا دلربائے ماست این

یا شب معراج یا شمع رسالت روشن است — نور برهانست این یا رهنمائے ماست این
ہمچو مطلق ہست این یا این مقید در لباس — عزتِ حق است یا جلّ و علائے ماست این

(۲۴۳) عاجز است این یا کہ صحو است یا محو حسن رح — یا شفیعِ عاصیان این یا خدائے ماست این (۴)

یا رسول اللہ ندارم طاقتِ بارِ گران — کوہِ ہجران بر سرِ و جانم ضعیف و ناتوان
آتشِ دوزخ نسوزاند لباسِ عاشقان — اسمِ والا ورد سازم یا کنم تعویذ جان
جملہ عمرم صرف گشتہ وائے بر تقدیرِ من — روز و شب مہجور باشم تا بکے بر آستان

(۲۴۴) صحو را اندیشۂ فردا و خوفِ حشر نیست — دارم امیدِ شفاعت از شفیعِ انس و جان (۵)

ہست در بر دل کہ نورِ ذو الجلال ماست این — یا ظہور کن فکان یا خود جمال ماست این
پیشِ بحرِ ذاتِ من ہر دو جہان یک قطرہ است — یا حباب و موج یا فیضِ کمالِ ماست این
یا گمانِ غالبست این یا یقینِ ذاتِ خویش — حادث است این یا قدم یا خود جمال ماست این
یا بخواب آمدپری یا عالمِ بیدارِ من — یا بہ ہجرت مبتلایم یا وصال ماست این

(۲۴۵) یا جنون یا وحشتے یا جذبۂ یا حالتے — سُکرِ غالب صحو را شد یا نوال ماست این (۷)

چند در پردہ تو باشی بگو ایجانِ جہان — گفت اے پردہ عیانم و بہر پردہ نہان
حالِ انسان چہ نویسم کہ بغفلت باشد — غیرِ او چیست بگو زاہد در کون و مکان

پیشِ مشعل صفتِ شمع چہ گویم با تو — مثلِ پروانہ بسوزد دلم اے نوجوان
بملائک شرفے ہست زہے عز و شرف — چہ نہانست بگو یار مرا در انسان
ذاتِ من بود نبود آدم و حوا آنجا — بعد ازان خلق شدہ جملہ دو عالم بجہان
بزمِ جان گرم شود رقص کند چون صوفی — مطربا چنگ بزن نغمہ سرا خوش الحان

(۲۴۶) پیرِ مشہور محمد حسن اے صحو شدند — عارفِ کامل و اکمل بدکن قطب زمان (۷)

شورے ز سما آمد بزمین مولائے جہان برہان الدین رح — انسان و ملک را گشت یقین مولائے جہان برہان الدین رح
جویم کجا بویم کجا مہجور شدم مہجور شدم — بس حالِ خرابم را تو ببین مولائے جہان برہان الدین رح
در پردۂ پاکِ جمالِ تو خورشید ضیا را کسب کند — تابان بجہان نورے بچین مولائے جہان برہان الدین رح
راہے بنما در کون و مکان ملجائے جہان ماوائے زمان — کوئی تو بود چون خلد برین مولائے جہان برہان الدین رح
گنجینہ بود در سینہ نہان آثار امانت از تو عیان — در کون و مکان باشی تو این مولائے جہان برہان الدین رح
شاہا ز نگاہِ فیض نما تعمیر مکانم زینسان کن — در خانۂ من باشی تو مکین مولائے جہان برہان الدین رح

(۲۴۷) امید بدار و صحو ہمین از لطف و کرم روئے بنما — در وقتِ اخیر آمد چو یقین مولائے جہان برہان الدین رح (۹)

صفات گشت اگرچہ بذاتِ ما روشن — صفات و ذات چو یاقوت و لعل یک معدن
شنیدہ خندۂ گل نالہا زدہ بلبل — بہارِ عشق بہر دو خدا گواہِ من
حقیقتے چہ بگویم مقیدے گشتہ — برون ز خلوتے آمد برائے سیرِ چمن

بجمع و فرق منم جا بجا بہار من است
ظہور خویش ببینم بہر گل و گلشن

بشود زخور و جفائے تو مشکلم آسان
عنایت تو بدانم بگاہِ رنج و محن

بچشمِ ہر دو جہان گرچہ یک خسم ناچیز
نگاہ فیض خدارا تو سوئے من افگن

بہ نعش روح در آید بپا شود محشر
بیاؤ بین تو مرا یک زمان بگورِ من

چہ شورش است کہ آتش زند بسینۂ ما
ز آگرہ بکڑہ آمدہ وزان بہ دکن

(۲۴۸) (۵)

ببین کہ سوز دو گرید چو شمع و پروانہ
چو صحو محو شود جان کند فدائے حسنؒ

اندر مقامِ لی مع اللہ نیست تاب دمِ زدن
احمد بلا میم آمد بے گفتگوئے ما و من

آدم کجا و الکجا اینجا بگو زاہد مرا
او خود بکسوت آمد و بنگر میان جان و تن

واجب بامکان آمدہ قطرہ بدریا کم شدہ
معراجِ حضرت مصطفےٰ بے پردہ باشد در سخن

بگذشت با کفش و عصا با جاہ بر عرش علا
یک گردشِ نیمہ نگاہ از عالمِ بالا شدن

(۲۴۹) (۴)

جبریل گفت اے صحو من سوزد تنم گر پر زنم
پیشم بیا یا مصطفےٰ آمد ندا از ذو المنن

ہر کسے را نیست یار خویشتن را یافتن
دولتِ دیدار دارد غمگسارِ جاودان ✣

موتوا قبل ان تموتوا حال خوش اہل نزا
نقد جان را نذر دارد جانِ نثارِ جاودان

دار را امواج دانند عاشقان صادقان
سر بدارے می کشیدہ راز دارِ جاودان

صحو من حفظِ مراتب با تو گویم ہوشدار

کتابخانہ مجلس

(۲۵۰) از برائے نام زندہ خاکسار جاودان (۱۱)

بر تو چنان شد شیدا دل من
جز تو نماند تنہا دلِ من

رفتم بسیرے در باغ دیدم
ہر غنچہ خندان الاولِ من

اے یار جانی افسون چہ خوانی
مفتون دل من شیدا دلِ من

بر خندۂ تو صد جانست قربان
گریان چرائی اے وادلِ من

بیہوش گردد از لن ترانی
ایمن دل من موسیٰ دلِ من

در زلفِ جانان مانندِ شانہ
موہا شگافد صد جادلِ من

ہر جا دو دیدم در جستجویش
در بر نہانست اینجا دلِ من

از خود رمیدہ جامہ دریدہ
عاشق دل من رسوا دلِ من

در دیر و کعبہ میکرد ہر دم
نالہ دل من غوغا دلِ من

در یادِ لیلیٰ از سنگ طفلان
مائل بسوئے صحرا دلِ من

(۲۵۱) بے تو چہ گردد صحو پریشان
سازد قیامت بر پا دل من (۵)

شد گرد عارض سبزۂ نوگر شباب آید برون
آہو ندارد دام کاز صحرا شتاب آید برون

از جانبِ یارے یکے قاصد بیاید صبحدم
کان بہر دیدِ روئے من چون آفتاب آید برون

دادہ سبو ساقی من شد محتسب بس منفعل
چون گردن مینا زدہ مستِ خراب آید برون

این راز پوشیدہ بعالم فاش عشقت می نمود
کاین دل ز آتش سوختہ بوئے کباب آید برون

(۲۵۲) اے صحو بنگر رقص کردند اندرین محفل چه خوش (۴)
خوابست زهره مشتری چنگ و رباب آید برون

بست تطاول باز کش تا چند در جام جنون — آرم کجا هر روز نو جیب و گریبانم جنون
دارم گره مایان بسر بر تن بود بار گران — از تیغ عشقت بنجد امجنون بفرمانم جنون
صحرا نوردی روز و شب اکنون کسے را حاجتست — وحشت رمیده از دل و دست بدامانم جنون

(۲۵۳) دستے ندارم آرزوے پا بکش خاموش شو (۷)
تا چند صحو این گفتگو آخر پشیمانم جنون

یا جفا و یا وفا مسدود کن ❊ هر چه خواهی کن دلا تو زود کن
تو غنیمت دان بعمر سرمایه — خانه هستی خود نابود کن
نفس کافر در پے ایمان تست — زاهدا از پیش خود مردود کن
هان خلاف او کبن خواهی نجات — پشه در مغز سر نمرود کن
از زیان نفس خود آگاه باش — من چرا گویم که کار سود کن
گر تو میخواهی سرائے جاودان — جمله کار ما سوے مفقود کن

(۲۵۴) رستگاری صحو مے خواهی اگر (۵)
نفس را کش طاعت معبود کن

در کمال غوث اعظم شان هیچونی عیان — دل گواهی میدهد حقا که باشد حق نهان
چون شرف دارد سگ کویت بخلق اے ذوالشرف — رتبه ات اے شاه عالم من چگویم بیزبان

همچو مفلس بینوایم بر در والاے تو — ز حم فرما رحم فرما اے شه فخر زمان
زار و گریان روز و شب فریاد رس فریاد رس — درد مندم من چگویم حال من بر تو عیان

(۲۵۵) از ازل فخر غلامی صحو دارد روز و شب (۵)
تاج فخر بر سر او فهم دارد ایجوان

در سراے تن نشسته نوجوانے کیست آن — چون مسافر تازه وارد میزبانے کیست آن
در میان اختران چون ماه من پوشیده شد — مطلع مهر سپهر آسمانے کیست آن
صورتے چون خوب دارد اینچنین خواهی چرا — مرد مفلس در حراست ناتوانے کیست آن
کس نمی پرسد که بیتا کون و مے اندر جهان — تاج بخش و تاج گیر دولتانے کیست آن

(۲۵۶) نوبت پیری رسیده در تلاش کو بکو (۱۶)
صحو با من گو کجا دارد مکانے کیست آن

در شوق جانان پویان دل من — حیران دل من حیران دل من
گاهے باینجا گاهے بآنجا — در دیر و کعبه جویان دل من
شادان و غمگین جز تو نیابم — خندان دل من گریان دل من
در هر دو عالم کرده ظهورے — ذات و صفات سبحان دل من
در علم معنی بهره ندارد — دانا دل من نادان دل من
دوزخ بهشت است از قهر و مهر — موصوف و صفے زینسان دل من
تو رسم قاتل از من چه پرسی — بسمل دل من بیجان دل من

جملہ ملایک مسجود آدم — شخصے مجسم انسان دلِ من
او بحر وحدت ہر لحظہ ہر آن — بر خاک آمد غلطان دلِ من
چون خطِ زیبا بر روے دلبر — سبزہ دل من ریحان دل من
اول و آخر ظاہر و باطن — پیدا دل من پنہان دل من
واجب کجا بود آدم نبودہ — چون ذات مظہر امکان دل من
جملہ عوارض از من ہویدا — جوہر دل من خوبان دل من
آن علم باطن در سینہ آمد — گشتہ مقام سلمان دل من
از دردِ ہجرت و زشوقِ رویت — تا روزِ محشر گریان دل من

(۲۵۷) غوغا بدینان تا چند اے صحو — (۴)
در خانہ آمد مہمان دل من

من بندہ آن خیالم باشد رضاے جانان — چیزے کہ رو نماید کردم فداے جانان
گر عاشق تو خواہد پیرِ فلک چو سازد — ہر بند دل کشاید ہر یک ادائے جانان
جان در تنم نگنجد ہوشم نماندہ باقی — چیزیست نو رسیدہ آمد ندائے جانان

(۲۵۸) صحوِ ترا چہ باشد پوشیدہ راز گوید — (۶)
چون در دل تو داری دارد دوائے جانان

پیدا است سرو قدت تو اندر سرائے من — شاید ہمین نجات شود از برائے من
بگذاشتم بہ پیش تو آئینہ روز و شب — ایدل شدی نہ سیر ز دیدِ لقائے من

تا بے بزلف داد دلم بیقرار شد — چون اژدہا رسید برائے فنائے من
از عاشقان بپرس کہ در دیر و در حرم — بیہوش و بیخبر شدہ از ہو ہوائے من
من سجدہا کنم بدر دولت حسن رح — کے حاصل آید البشود مدعائے من

(۲۵۹) خوفے چرا ست از نفس واپسین صحو — (۱۳)
حامی بدو جہان شدہ بو العلائے من

بیا اے مطربِ داؤد دا لحان — میانِ محفلِ محبوب سبحان
سر اشعر ز مولانائے رومی — شوند اللیبان در حال رقصان
بکن لطفے تو از نیمہ نگاہے — بحال ما غریبان مستمندان
رود اسپ سما عم تیز چون برق — خیالم را کنی در راہ جانان
زہے فیض طریق بو العلائی — بیک صحبت شدہ زاہد بوجدان
توجہ کن توجہ کن توجہ — بدین امید آیم پیش شاہان
جناب شہ محمد را نیابم — بظاہر یک در باطن نمایان
زہے فرہاد محو حق شب و روز — ہمیشہ در تلاش خویش غلطان
خیال ما سوے را من چہ گویم — درونم صاف کن یا شاہ برہان
مدد کن ایجناب عزت اللہ — شود علم لدنی بر من آسان
جناب شاہ قاسم قسمتے دہ — شود نا لغمتِ باطن فراوان
شفیعم تو بگو شاہ حسن رح را — کند در کارِ ما تائید پنہان

(۲۶۰) همیشه کو بکو در جستجویت بگردد صحو با حال پریشان (۷)

نام ساقی عزت آنکه هست حرز جان من — میکنم قربان برو ے هر زمان ایمان من
بیچون الف قد و سراپا خال و خط زیر و زبر — حصه لعل یمن آن روے خوش فرآن من
بوے آن گل در مشام جان رسید مست شد — نغمه خوانم همچو بلبل اندرین بستان من
باغبان شد مهربان بر حال زار ناتوان — از گلاب و نسترن پر میکند دامان من
مردهٔ صد ساله را حی میکند در یک نفس — شان هیچوئی نماید عیسے دوران من
بادشاه هفت کشور تاج گیر و تاج بخش — صاحب تاج لوا در دو جهان سلطان من

(۲۶۱) صحو زار و مضطرب دارد تمنا ے لبی در حریم دل بیا ایجان من جانان من (۷)

بر سر بام لامکان ماه لقا تو جلوه کن — پرده ز روے خود کشا سید ما تو جلوه کن
جان بلب من آمده المدد اے مسیح دم — خسته دل غم و الم هر چه رضا تو جلوه کن
همچو گدا بیا مدم بر سر کوے تو شها — بهر خدا تو جلوه کن شان خدا تو جلوه کن
طاقت دست و پا برفت چشم دلی کشاده است — روے نما تو جلوه کن روے نما جلوه کن
حاصل فیض مرتضی نائب شاه انبیا — سید ما ابوالعلا آ بر دل ما تو جلوه کن
هر که بکویت آمده خواهش او بر آمده — معدن بخشش و عطا بهر خدا تو جلوه کن

صحو غریب و عاجزے بر در تو فتاده است

(۲۶۲) کن نظرے بسوئے او روئے نما تو جلوه کن (۳)

ایجان جان ایجانمن بکشب بشو مهمان من — نظاره کرده روئے تو قربان کنم ایمان من
مطلق مقید بوده ام گویم کرا سلطان من — یارم ز شهر گ همقرین شاهد بود قرآن من

(۲۶۳) ظل حمایت عالمی بین رونق خوبان من برحال صحو بینوا باید کرم سلطان من (۵)

گرد ماهر گز نگردد آزروے عاشقان — رائگان اندر وصال جستجوے عاشقان
جور من امروز باشد روز فردا سرفراز — در قیامت شرمسارم روبروے عاشقان
دان غنیمت حال ایشان مدعی باطل برو — در دو عالم کس نداند آبروے عاشقان
لمعهٔ انوار ایشان بر زمین و آسمان — آفتاب روز روشن عکس روے عاشقان

(۲۶۴) روز و شب شد صحو دیدارم غذای عاشقان هر زمان از غیب بینم من بسوی عاشقان (۵)

کافر عشق زلیخا در پے ایمان من — مسکنم در تبکده اے یوسف کنعان من
بر رخ من طفل انگم خود بخود آید پدید — ستر پنهان فاش کرده دیده گریان من
آئینه ذات تو آمد هر دو عالم بالیقین — پرتو حسن جمالت در جهان خوبان من
مهربان از دل شده چون آن مسیحا ے زمان — در دل دارم نهایت خود شده درمان من

(۲۶۵) یا رسول الله خدارا لطف کن بر حال صحو دیده باید داشتن چون دفتر عصیان من (۵)

(۱)

آغاز گر بے سود رفت انجام کار اندیشہ کن
بر سد حساب جملہ را لیل و نہار اندیشہ کن

سبحہ بکف در عالمے میکش بکام دنیوی
عقد انامل روز و شب و اعظ شمار اندیشہ کن

شرمے ندارے الامان موئے سیہ گشتہ سفید
غافل بکار خویشتن آخر زیار اندیشہ کن

اے بیخبر وقت خزان ثمرہ کجا حاصل شود
فرصت غنیمت این دمست آمد بہار اندیشہ کن

گل غنچہ گشتہ در چمن گلچین نیامد بر سرت
اے صحو و بلبل نغمہ خوان در کار زار اندیشہ کن

(۲۶۶) **ردیف واو** (۵)

من دیدہ ام روئے شما از من حجابے چون بگو
اصلا نشد سر زد خطا اکنون عتابے چون بگو

یا رب معلم عفو کن خیز د دوئی از درس تو
مانند طفلان روز و شب خوانم کتابے چون بگو

من بد بکارم و لے اندر حسابم میکشند
مختار خیر و شر توئی بر من عذابے چون بگو

اینک کہ آمد در جہان سیرے بکن در ایں و آن
غر میکہ داری زود تر پا در رکابے چون بگو

(۲۶۷) کارے بکن اے صحو من از لن ترانی باز آ (۵)
غافل بلائے از الست باشد جوابی چون بگو

اے باد صبا سوئے دلارام روان شو
در کلبہ من باز بیار احت جان شو

غلطیدن ہر سر راہ تو توان دید
نشتر چو زنی راحت خونی جگران شو

یوسف بہ سر کلبہ تو میل گذر کرد
اے عشق ز لیخا تو کنون زود جوان شو

از چاک دلم سر بدر آور تماشا
چون مطلع خورشید تو امروز عیان شو

(۲۶۸) اے عشق ہو النار ہو النار یقین است (۹)
جز صحو کہ آتش بزند محو بیان تو

عشق شد در پے جانم تننا ہا یا ہو
فارغ البال زمانم تننا ہا یا ہو

صاحب کون و مکانم تننا ہا یا ہو
خیر و شر سود و زیانم تننا ہا یا ہو

حاجت صوت و ندا حرف و صدا نیست مرا
بیز بانست بیانم تننا ہا یا ہو

حق نما آئینہ ام آئینہ ام آئینہ ام
صوت ہیچو نست بیانم تننا ہا یا ہو

مقصدے نیست مرا جز تو شہر دوسرا
من ترا دانم و خوانم تننا ہا یا ہو

در بشہر گشت کہ روپوش کسے نیست منم
من بھر پردہ نہانم تننا ہا یا ہو

چون خیالے بخدا خود بخود آمد کہ منم
شدہ ایجاد جہانم تننا ہا یا ہو

پائے من سودہ و بشکستہ میان ہیچ مپرس
ما عرفناک نشانم تننا ہا یا ہو

(۲۶۹) صحو را حالت فردوس چہ گوئی واعظ (۵)
من بخود سیر جہانم تننا ہو یا ہو

جبرئیل رو مید ہد اندر خیال رو تو
قامت من شد خمیدہ چون خم ابروئے تو

سنبل و ریحان و عنبر نگہت مشک ختن
منفعل گشتہ خجل گشتہ ز بوئے موئے تو

شعبدہ بازی کنی یا امتحان عاشقان
مار پیچیدہ کہ بر رخ خم شدہ گیسوئے تو

طائرے آشیانم خانہ بر دوشم صبا
خانمان آوارہ کردہ در ہوائے کوئے تو

(۲۷۰)

پائے او خوابیدہ منزل دور عاجز صحو شد
طاقتِ او طاق گشتہ کے رسد در کوئے تو

(۵)

مے تپم اندر خیال روئے تو
خاک من باشد غبارِ کوئے تو

رونما ایجانِ حسن آرائے من
جملہ عالم شد غلامِ روئے تو

زلف خوبان و گل و مشک ختن
یافت ہر یک بھرہ از بوئے تو

قسم باذنی کہ ما زندہ شویم
گشت ما را نرگس جادوئے تو

(۲۷۱)

یا رسول اللہ ندارم طاقتے
صحو عاجز چون رسد در کوئے تو

(۶)

من عاشق بے نامم این طرفہ کہ گر بشنو
بیجانم و باجانم این طرفہ دگر بشنو

چون عادت حیوانی ہر شام و سحر خوانی
بے یاد نہ انسانے از سنگ و شجر بشنو

عکس رخ جانانہ در شیشۂ قلبِ من
انوار و ضیا دارد مانند قمر بشنو

آزاد شدم ایندم چون نیم نگہ افتاد
ایمائے حسن ایدل بخشید اثر بشنو

قربان کف ساقی بخشید مے باقی
بیکیفی و باکیفی این لطف دگر بشنو

(۲۷۲)

اے صحو مندانی ہر دم دم و پس ہین
غافل تو مشو یکدم آمد بخبر بشنو

(۵)

قرار اصلا نمی گیرد دل دیوانہ در پہلو
ترا مسجد بود زاہد مرا میخانہ در پہلو

منی وحدت بجام دل مرا لبریز مے باید
اگر لطفے کند ساقی بود میخانہ در پہلو

بنائے خانۂ ہستی مکن بر باد یار من
تلاش گنج اگر داری بجو پروانہ در پہلو

خلاصی از خودی خواہی کہ شغل می خوری ایدل
مقید عام و خاص است این بود پیمانہ در پہلو

(۲۷۳)

بخدمت حور و غلمان نا مبارک بر تو جنت باد
بگرد اے صحو گرد میکشان میخانہ در پہلو

(۴)

فتنہ کند در جہان چشم طلسمات تو
چون نشود شش جہت محو اشارات تو

بود حقیقت نہان در سخنِ کن فکان
گلشنِ کون و مکان رنگ خیالات تو

خستہ و بیچارہ ام در بدر آوارہ ام
این جرم کے رسد تا بسماعات تو

یا حسن خوش بیان صحو ندارد زبان
این غزل و این سخن جملہ اشاراتِ تو

(۲۷۴)

ردیف ہائے ہوز

(۷)

در پردہ او بصورتِ انسان برآمدہ
واجب نگر بحالتِ امکان برآمدہ

زان وجہ پیش خاک ملک سر بسجدہ شد
پوشیدہ خود بصورت انسان برآمدہ

طفل است در بغل و تجسس بہر دیار
بیرون ز خوابگہ شدہ جویان برآمدہ

با این ہمہ الآن کما کان حقۂ
بیرون قدم ز انجمن جان برآمدہ

نقدِ امانتم کہ بصد جا دلم بدید
سارق گہے و گاہ نگہبان برآمدہ

غافل دلم نگشت ز اسرار آن نگار
گہ میزبان شدہ گہے مہمان برآمدہ

(۲۷۵) مارا علاج فرقت لیلیٰ تو صبحو گو (۵)
درجدّ بہ بسوئے بیابان برآمدہ

یک مہر منظر یک مہ پیکر دیدم سحرگاہ دیدم سحرگاہ
حسن خداداد بنمود ما را الحمد للہ الحمد للہ
دارد طلوعی بر قلب عارف آن مہر انور آن مہر انور
سالک بکن سعی در راہ مولیٰ باشی تو آگاہ باشی تو آگاہ
در یاد ساقی جام و صراحی بشکست توبہ بشکست توبہ
زاہد بمی و صد بار گویم استغفر اللہ استغفر اللہ
گاہی لب خود جنبان مسیحا بر حال بیدل بر حال بیدل
درد دلم را باشد دوائے آن لعل دلخواہ آن لعل دلخواہ

(۲۷۶) در راہ شوقش از تیغ عشقش مقتول گشتم مقتول گشتم (۹)
صحوم امانت بسپردم اورا الحمد للہ الحمد للہ

احمد بلا میم است احد بیچون دوتا چون آمدہ
محو جمال خویش شد شیدا و مفتون آمدہ
آمد خیالے ناگہان گفتا منم مفتون خود
لیلیٰ اگرچہ بود او با عشق مجنون آمدہ
از آب و گل روئے نمود آن آدم فخر ملک
خود دید روئے خویش او بر خویش مفتون آمدہ
شد فیض فیاض ازل گشتہ دلم ہمچون صدف
ظاہر چہ گویم در برم آن دُرِّ مکنون آمدہ
واجب تنزل کرد و شد حتی بشکل ما و من
جنگی بموسی میکند گاہے بفرعون آمدہ
او شاہ بود و من گدا ہرگز نبودم من جدا
از کنت کنزاً مخفیا بے پردہ بیرون آمدہ
سرسبز کن آبے بدہ غافل مشو اے باغبان
گو شاخ نخل آدمی پر بار و گلگون آمدہ
مجنون صفت در دشتہا جویان آن لیلیٰ ادا
خم کردہ گردن سوئے دل معروف افسون آمدہ

من چیستم اے صحو گو تا ہمرہِ پاکان شوم

(۲۷۷) در نعت عذرِ ہر یکے لا احصی افزون آمدہ (۵)

صبا عزم دارم بسوئے مدینہ
کہ باشم مقیمانِ کوئے مدینہ
کنم جان و دل را فدا بر جمالش
نمایدچو سلطان روئے مدینہ
معطر دل و جان خود را نمایم
صبا رقص آید ز کوئے مدینہ
زہے خُلق یکتا کہ عالم غلامش
پسند خدا شد چو خوئے مدینہ

(۲۷۸) زدریائے رحمت ترحم بحالم (۵)
منم تشنہ دیدار جوئے مدینہ

بیا در محفل قاسمؔ دل مردہ شود زندہ
حیات خویش گر خواہی بمانی تا ابد زندہ
ازین بیت الحلا دیگر بجز رنجے نشد حاصل
نہ آید موت گرداو کزین عالم رود زندہ
ہمہ عالم باکل و شرب ہلاکت را سبب گشتہ
اگر بینی بچشمِ دل بود اہل خرد زندہ
زمین ساکن زبا بوسی فلک اندر طوافِ او
نہ بینم جز دلِ عارف درین عالم بود زندہ

(۲۷۹) چہ بینم صحو من دیشب کہ در گوشم ندا آمد (۵)
در آغوشِ مسیحِ من دل مردہ شود زندہ

در جستجوئے آن صنم از خانمان آوارہ
شیخ و برہمن ہر یکے آوارہ بیچارہ
در کعبہ و بتخانہ شد حاصل مراد زاہدان
ہر جا برائے عاشقان دائم شدہ نظارہ
اندر خیال روئے او قرآن شدم فرقان شدم
شد ابرو م یک آیتی شد قلب من یکپارہ
اے وہ چہ داری حُسن خود تابندہ در ارض و سما
شد زرد مہر و ماہ ہم در پیش گل رخسارہ

(۲۸۰) بستم خنائے صحو من بردست فصادان دہر (۵)
از خون رگہائے دلم سر بر زدہ فوارہ

آن یار من گلگون قبا پوشیدہ اکنون آمدہ — بعد از خرابی چمن اندر چمن چون آمدہ
خون غریبان ریختن شغل دوامی روز و شب — برہم زدہ بزم جہان با تیغ پر خون آمدہ
سلطان عالم در جہان پوشید رخت آب و گل — لشکر کشیدہ از کجا اینجا بہ شبخون آمدہ
شوق دلش افزون شد تا بنگرد لیلائے خود — در عرصۂ کون و مکان رقصیدۂ مجنون آمدہ

(۲۸۱) من عین آن او عین من اصلا بنا شد ہیچ فرق
صورت گرفتہ صحو من ہیچیدہ مضمون آمدہ

در جہان عالم کجا جاوید ماندہ — فانی از خویش شد بقا ماندہ
گر کسے اتباع اسما کرد — رفت آرام در بلا ماندہ
خون دل رنجیم بحسرت و یاس — در کف پائے تو حنا ماندہ
ما شہیدان تیغ تسلیمیم — از ازل تا ابد بقا ماندہ
بخدا اندہے نمید ارد — ہر کہ در عشق مبتلا ماندہ
وائے در زیر خاک مدفون شد — مجمع گلرخان کجا ماندہ
بیش او من چسان روم یارب — عمر من رفت در ہوا ماندہ

(۲۸۲) صحو بیمار را دوا باید (۵)
در لب لعل تو دوا ماندہ

اسم سامی با مسمی چون نمودار آمدہ — خود بشان عزت اللہ شہ بدیدار آمدہ
مختلف ایوان عالم ہست در معنی یکے — گاہ آدم گاہ حوا بہر اظہار آمدہ
میفریبد عاشقان را بہ جمال مہوشان — کسوتے پوشیدۂ خاکی گرچہ مکار آمدہ
خود زدہ بانگ انا الحق پیش و پس دارد گواہ — در عدالت گاہ محشر بہر انکار آمدہ

(۲۸۳) گر شنیدی این نوید اے صحو خود را خاک کن (۳)
خوش خرامان یار دلبر سوئے بازار آمدہ

بحر قائم شد مقید اندرون کوزۂ — این سخن باور ندارد دیدۂ دل دوزۂ
فیض ذات بیچگونم بس محیط اعظم ست — ہفت دریا دست بستہ بر درت دریوزہ

(۲۸۴) سینہ شد گنجینہ اے صحو از عنایات حسنؒ (۵)
حصۂ یعقوب دارد بر بھا فیروزہ

ندیدہ دیدۂ عالم چنین دربار شاہانہ — ظہور کل بکل بینم زہے ناز عروسانہ
بمیثاقے بہ بستم عہد دل دادہ نگیرم باز — پے نظارہائے حسن منظر ساخت جانانہ
خبردار ندا این دوران ز زندیکان دل کوران — کہ میسازند ہر دم خویش را بر خویش دیوانہ
بمستی رقصم ار بینند شود زہرہ خجل روئے — بدہ ساقی مرا امشب ز دست خاص پیمانہ

(۲۸۵) شدہ بر صحو غالب سکر خود را خود نمی بیند (۷)
بشمع حسن ہمرنگی دل او گشت پروانہ

در قبائے عزت اللہ آفتابے یافتہ — کاز حرارت قلب عالم را کبابے ساختہ

درشنا آن آشنائے درد مطلب یافتہ		آنکہ اندر بحرِ وحدت خویش را انداختہ
شورِ غوغا زان سبب اندر جہان پیدا شدہ		در دلِ بینا شرابِ اَنیما انداختہ
بے توجہ از تو جہ مبتدی شد منتہی		سوز و ساز عاشقان را ساختہ پرداختہ
نیست امکان بشر اندر کمالش دم زدن		بر سرِ عرشِ معلّی چون لوا افراختہ
سرمۂ چشمِ مہ و مہر است خاکِ پایِ تو		دست بستہ قدسیان پشتِ سپر انداختہ

(۲۸۶) صحو اندر باغِ عشقش رنگ بیرنگی نما (۴)
طوقِ الفت در گلو انداز ہمچون فاختہ

تیغ عشقت یار من برگردن غمخوار بہ
تا سرِ دشمن سلامت مصلحت را کار بہ
عاشقِ روئے صنم را زہد و تقوی کار نیست
بر جبینِ قشقہ کشیدہ در گلو زنار بہ
نیست لائق میگذاری روز و شب دے خواب خوار
عاشقان را ہر زمان چون چشمِ دل ہشیار بہ

(۲۸۷) ہیچ میدانی رموزِ عارفان اے صحو زار (۵)
در حریمِ بادشاہان محرمِ اسرار بہ

منم غلامِ غلامِ تو یا رسول اللہ
دلم فدائے کلامِ تو یا رسول اللہ
بدہ جواب سلامم تو شافعِ محشر
خمیدہ بہرِ سلامِ تو یا رسول اللہ
بر آن زمین کہ فتد نقشِ پائے انورِ تو
سرِ خواص و عوام تو یا رسول اللہ
نوید داد ملایک مبارکی اورا
شنیدہ ہر کہ پیامِ تو یا رسول اللہ

بہر چہ سرزدہ از من معاف کن للہ

(۲۸۸) کہ ہست صحو غلامِ تو یا رسول اللہ (۵)

چون کمان انداز من تیر از کمان انداختہ
در تنِ مامرغِ جان را نیم بسمل ساختہ
ناوکِ مژگانِ جانان در تلاشش روزگار
سینۂ بے کینہ خواہد چون سپر انداختہ
باعثِ این مغفرت رندانِ تو خواہد شود
خدمتِ پیرِ مغان از جان و دل انداختہ
جائے انصاف است یاران شورِ غوغا دم مزن
دل بدستِ دیگران و عظ کسے بگذاشتہ

خود بخود در خانۂ خمار آمد صحو دوش
نقدِ دل در کوئے جانان از ازل درباختہ

ردیف یائے تحتانی

(۲۸۹) (۵)

بیا مطرب غزل برخوان بجوش الحان داؤدے
حجابے مرتفع گردد نمایدشان معبودے
چنین گوہر بدست آید کہ عمرِ بے بہا داری
وجودِ عالمِ امکان میانِ بود و نابودے
برائے ما گنہگاران رسول ہاشمی آید
پیادہ سر برہنہ بالوائے پاک محمودے
چو دیدہ زلفِ یارم را دلم با پیچ و تابِ فتاد
ز چشمِ روئے پوشیدہ کجائی بخت بہبودے

(۲۹۰) بکف گیری چراغے گر نمی یابی کسے دیگر (۵)
ببین اے صحو در عالم وجود تست موجودی

پریشان حالِ عریان تن بکویت آرزومندے
رخِ زرد و لبِ خشک و برائے وصل دلبندے
عجب رمزیست پیچیدہ میانِ عاشق و معشوق
کسے خواہد کسے جوید کسے را کس خداوندے

همه روزی بفکرِ تو نه شب خوابی بر و دیده
نمی گذرد دمی و ساعت بجز آه و فغان یارانِ

بیا و جان مشتاقان درین کاشانه خرسندی
ربوده جان و دل یغما چو خوبان سمرقندی

(۲۹۱)

ز بستر صبحدم بینی اگر بیچیده میداری
تماشای جهان بیند بچشم آن نظر بندی

(۳)

پریشان حال من جانان کسے داند که تو دانی
نه تن داند بجان داند کسے داند که تو دانی

کلامِ مخصلِ رندان کسے داند که تو دانی
نهفته راز ازین پنهان کسے داند که تو دانی

(۲۹۲)

منم منصور وقت من بیا اے مدعی نادان
درون تن دل سوزان کسے داند که تو دانی

(۵)

نظر بر خویشتن اصلا نداری
خیالِ ماسوی زاهد مبارک
دلا تا کے بدنیا مبتلائی
کجا با خویشتن خود عشقبازی

بجز ما و شما سودا نداری
درون کعبه دل بتخانه داری
که عزمِ عالم بالا نداری
کسے محرم دگر شیدا نداری

(۲۹۳)

کم از مرغے بنا شد آدمی صحو
بکن پرواز چون بالا نداری

(۵)

هر شب شب ماه نو پیدایم و پنهانی
در دیر و حرم تا کے بے سودِ تلاشِ تو
این طرفه تماشائے از دیده من بنگر

چون روز هویدایم در عالم امکانی
رو پوش بود یارم در جامه انسانی
آن خانه خرابی شد در خانه مهمانی

بے نام و نشان باشم حاضر زدرِ دولت

ما را چه هوس دیگر در حضرتِ سلطانی

(۲۹۴)

بسیار سفر کردی اے صحو بیا اینجا
هر یک بطریق تو چون خواجه کرمانی

(۵)

شخص بصورت نباشد هست این صورت کسی
عکس رابی شخص امکان نیست اصلا این زمان
بحر بے پایان شه فرهادِ ما این است بین
در سرِ دارد جنون پس بیند ناصح را چه سود

این همه اشکال دید صانع صنعت کسی
آسمان را ایستادن بے ستون قدرت کسی
جلوه دارد هویدا غرقِ در رحمت کسی
عاشق حیران نداند مانع الفت کسی

(۲۹۵)

دم مزن اے صحو من اندر طریق عاشقان
راهی کوئے بتان شد دل پے لذت کسی

(۵)

هر دم دم وصال است چون همدم تو باشی
خواهی وصال جانان یکدم مشو تو غافل
آن کیست آفریده ظالم نبود هرگز
آب حیات باید برکن بکوه هستی

در تو نهفته گنجے زان محرمے تو باشی
زین گفتگو چه حاصل بس محرمے تو باشی
پندے شنگرف بشنو چون مرهمے تو باشی
بهر شفائے عالم چون قلزمے تو باشی

(۲۹۶)

فرصت غنیمتے دان هشیار باش اے صحو
مے نوش کار خوبست تا خرمے تو باشی

(۴)

با تو مرا چه کار که انسان شوی شوی
این بخیگانه دعوی لاف است مدعی

کافر شوی شوی و مسلمان شوی شوی
بر آستان دوست که دربان شوی شوی

جانان نیم بروئے تو بینم کسے دگر
در عالمیکہ مجمع خوبان شوی شوی

(۲۹۷)
بشناس صحو حفظ مراتب وجود را
چون بندہ باش خویش کہ سلطان شوی شوی
(۶)

بوالعجب خال کہ بر عارض زیبا داری
خود تو رومی ز حبشش گو چہ تمنا داری

توبمانی کہ ترا صورت و معنی ز تو شد
حُسن یوسف بخدا عشق زلیخا داری

ایکہ سعیت ہمہ دل بردن و عاشق کشتی است
سوزش شمع بہ پروانہ چہ پروا داری

مصحفِ رویتو والشمس دو زلفت واللیل
زیب لیسین بکمر تاج زطہٰ داری

قاب قوسین عیان کردہ بخط اوسط
دہن تنگ چہ داری تو معمّا داری

(۲۹۸)
باخبر گشتہ ز حالم بت کافر اے صحو
در دلم آمدہ پرسد چہ تمنا داری
(۶)

شراب ما عرفنا طرفہ نامے
برنگے ز خود رفتم بجامے

نہ از جان و تنم ہوشے بدارم
چُنان مستم بگویم صبح و شامے

شب و روزم بیادِ تست زندہ
ندارم در جہان غیر تو کامے

نوازشہا آنچنان خود عبد گفتی
کہ سلطان را چنان زید غلامے

دو عالم صید تو صیاد پنہان
کہ زلف عنبرینت ہست دامے

نظارہ صحو را حاصل شب و روز
توئی ہر جا ترا ہر جا مقامے

نماز باطنی اے صحو خوب است

(۲۹۹)
نسجدہ نے سلامے نے قیامے
(۵)

خویشتن را چون تو مطلق ساختی
از تعلق بے تعلق ساختی

موجد کون و مکان در ہر مکان
آسمان را خود معلق ساختی

نیست منصورے میان این ندا
تہمت ناحق انا الحق ساختی

من چہ گویم نعتِ پیغمبر بگو
شافع محشر مصدق ساختی

(۳۰۰)
شکرِ حق صحو غلام بو العلاؑ
منسلک در سلک مشفق ساختی
(۸)

بہم چشمان نخستین سرفرازی
شہیدِ تیغ نازم بے نیازی

ملایک سجدہ کردند آشکارا
چہ شد اکنون بگو نکتہ نوازی

فدا سازم ہزاران جان بلطفش
کشیدہ در کنارم پاکبازی

ببین محمود را در عشقبازی
بصد جان گشتہ مملوک ایازی

چرا کردی ز بزم خویشتن دور
بود نار فراقت جان گدازی

خلیلِ ما کجائی در فراقت
دلِ بریان طپد با سوز و سازی

ز شادی بر فلک زہرہ برقصد
شنیدہ حال من بندہ نوازی

(۳۰۱)
درون کعبہ ہم بتخانہ جستند
کجا اے صحو رفت آن حیلہ سازی
(۵)

مشت خاکم چون غبارے در ہوا انداختی
از حضیض ارض بر اوج سما انداختی

بوالعجب صورت بداری تا نه بیند چشم غیر
بر رخ خود پرده ها چند از حیا انداختی

عاشقان را سر تراشد خنجر شوالست
از جواب آن زمان اندر بلا انداختی

زاهد مسجد نشین این شیوهٔ تسلیم نیست
زلزله در خویش از دست دعا انداختی

(۳۰۲)

نیست واجب شکل ممکن صحو می بیند عیان
خود ز دست خود حجاب خود نما انداختی

(۵)

مار اتلاشِ دوست دیار کسی شوی
مستم ز باده خویش خمار کسی شوی

بر مرکب وجود سوار کسی شوی
یار کسے شوی و نگار کسے شوی

چون چوب خشک خار وجود است خار خار
گل در چمن کسی و بهار کسی شوی

هر گل خیال خام و بیهوده پخته است
عاشق کسی شوی و عذار کسی شوی

(۳۰۳)

اے صحو بین که در همه اعداد او احد است
اعداد صد هزار شمار کسی شوی

(۶)

بیا بنشین یکساعت ندیدم چون تو عیاری
پیِ روئے سیه موئے جفا جوئے دل آزاری

تو اندر حسن یکتائی من اندر عشق یکتایم
نه چون تو ناز فرمائی نه چون من ناز برداری

بمن تهمت عبث کردی ترا صد آفرین العشق
جفا کم کن نمیگویم بحال من ستمگاری

ربود از دل شکیبائی ربود از تن توانائی
بت عابد فریبے کجکلاهے شوخ و مکارے

درین امرے پریشانم چه تدبیرے بجا آرم
که منزل پیش میدارم نه مجبورم نه مختارے

چنین تقدیر من شاید که فرد اسر خرو باشد

(۳۰۴)

بسر اے صحو مے آیم مرا کش بر سر داری

(۵)

بیا در کوچهٔ خواجه حیاتِ جاودان یابی
شود زنده دل مرده بنجاتِ دو جهان یابی

تلاشِ روز و شب والله که در دیر و حرم کردی
نشانِ بے نشان اے دل درین بزمے عیان یابی

اگر تو بشکنی از دست همت کوه هستی را
رفیقِ عالم بالا شفیق لامکان یابی

ز تبدیل صفاتِ خود صفات الله شود حاصل
همه خواهان وصلت از زمین تا آسمان یابی

(۳۰۵)

چرا اے صحو غمگینی کجا رفتند آن یاران
که هر یک سرو قد اندر حریم گلستان یابی

(۵)

در دو عالم آشکارا خود نمود است و لے
خلق حیران در تلاشی هست هشیار است و لے

ماند اگر ثابت قدم اے دل کسے منصور وار
دم نمی زد جز انا الحق گرچه بردار است و لے

می شناسد یار ما را کس درین عالم بگو
هر زمان در هر مکان خود گشته اظهار است و لے

حفظ باید در مراتب تا بقرب شه شوی
هر چه آید در نظر او عین دلدار است و لے

(۳۰۶)

ما نمی گوئیم دگر گوئیم صحو انکار ما
کفر آید در شریعت هست اقرار است و لے

(۴)

بیا مطرب سر اشعرے بخوش الحان داودی
بعالم شورش افزاید کجا شد راه نابودی

منم مجبور و مختارم علاجم چیست اے واعظ
شدم چون بسمل غلطان چو دیدم شان بهبودی

بجهل او چون ابوجهل است اگر زلف صنم بیند
رخت چون آئینه والله ندیده چشم سر دوری

طواف میکده اے صحو کردم با دل صافی

(۳۰۷) پئے بیت سماع اینجا کنم تعبیر مسعودی (۵)

دیروز نبودی تو امروز ہویدائی ✣ غافل زمقامِ خود واللہ چہ بودائی
ہر دم دمِ واپس بین ہستی اگر انسانی بر خال و خطِ خوبان بیوجہ تو شیدائی
از ذاتِ محیطِ تو حیران و پریشانم اینجائی و آنجائی حقّا کہ تو ہرجائی
دل صاف کنم ہر دم حقا کہ ترا بینم اے آنکہ جمالِ خود بی پردہ تو ننمائی

(۳۰۸) شد صحو کمینہ را دیدار کجا حاصل (۵)
یکتاست جمالِ تو در عالم یکتائی

اگر من نبودم خلد ہم نبودے ظہورے ز حوّا و آدم نبودے
شبِ ہجر بگریستم خونِ خالص دلا گر بچشمان من نم نبودے
کجا روحِ اعظم کجا فیضِ اقدس درانجا بجز خویش آدم نبودے
کسے پائے بندِ سلاسل نگشتی بزلفِ سیاہش اگر خم نبودے

(۳۰۹) وجودیست موجود لاشک فیہا (۵)
چہ میگفت صحو او چو ہمدم نبودے

سریرِ مملکتِ دل را بمن تسلیم میکردی نوازش خلعتِ بیحد عجب تکریم میکردی
چہ میگویم ملائک تا زیانہ خورد لا بالعلم بعلمِ اولین و آخرین تعلیم میکردی
کسی کامل کسی جاہل کسی محرم کسی مجرم باستعدادِ دل اعیان اگر تقسیم میکردی
بسر بار گرانِ مایہ بر اہم پائے می نغزد تماشا دیدنِ جانان مرا تقدیم میکردی

(۳۱۰) تو تا کے لاف میگوئی کہ میگویم ترا جاہل (۶)
شناس اے صحو قدرِ خود ز حد تعظیم میکردی

فصلِ گل آمد اے شوقِ بیابان مددے دشت و حشت مددے چاکِ گریبان مددے
نشمیدیم مگر بوئے وجودت ہرگز عین اعیان مددے واجبُ امکان مددے
میزنم مثلِ جرس بانگ انا الحق ایدل چوبِ دارے مددے نخلِ بیابان مددے
حسن یوسف توئی و خضر رہ عشق توئی دربرت سبز قبا رشکِ گلستان مددے
نعرہ گر بزنم از دو جہان ہوش برم حضرتِ عشق بکن در رہ پنہان مددے

(۳۱۱) میروی صحو درین راہ تو افتان خیزان (۵)
بینوا ایم بجز احضرت برہان مددے

وائے بروئے ذاتم اسما نقاب تا کے من ناظرِ حقیقت از من حجاب تا کے
دریا شدم بدریا در یا حجاب تا کے واشد یقین بچشمم موج و حباب تا کے
معشوق سرفرازم من عین آن نگارم این دولتست یکجا مثل شراب تا کے

(۳۱۲) پختہ نشد دل من خامی ہنوز باقی (۵)
از سوزشِ حرارت بوئے کباب تا کے

دردہا دارم کہ درمانم توئی راحت جانم توئی جانم توئی
مرشدم یا بوالعلاؒ یا بوالعلا عاشقان را دین و ایمانم توئی
کس نمیداند کہ بیا کون ہے محفل آرا گرچہ مہمانم توئی ✣

راست گویم زاهد کج فهم را | محفل آرا گرچه مهمانم توئی

(۳۱۳) | راز پنهان میکنم تا چند صحو | (۴)
اشک ریزان چشم گریانم توئی

بکار غیر گردانم نمیدانی بنادانی | که فردا رخ نه بخراشم ز روز رستخیز چنانی
نه از نام و نشان او مرا علمست و آگاهی | زلیخا وار حیرانم بعشق یوسف ثانی
دوئی برخاست گر جمعیت خاطر شده حاصل | عزیز خویش خود گشته پریشان شبه پریشانی

اگر داند بصدق دل یقین شد صحو را حاصل
بگوید زان زمان یارم رموز اعظم شانی

خمسه

عرب باشد عجم هم در غلامی | همه در عشق تو پویان تمامی
بعالم شد طفیلش انتظامی | بشوقت جان بلب آمد تمامی
که قم قم یا حبیبی کم تنامی

ربوده فرقتت از جان من هوش | فگنده زلف مشکین تو گلپوش
فدائے سرمگین چشم من کوش | عمامه بر سر و جامه بتن پوش
بقد سرو و برخ ماه تمامی

گدایم اے شه عالی امارت | توئی بر صفحه دوسرا عبارت

اگر افتد قدم گه بر حصارت | بساط دیده فرش انتظارت
قدم نه بر سرم وقت خرامی

شبے بر عاصیان ملجائے پاکت | مقام شرب و لبطحائے پاکت
هزاران برخ زیبائے پاکت | فدا جان و دلم بر پائے پاکت
بمرگ ما شود جانت گرامی

شده حیرت فزون در راه کویت | رسول و انبیا در شوق رویت
بقید جاه الفت مو بمویت | همه پیغمبران در جستجویت
نه دیدار انه عضوی را تمامی

همه اشعار من تمهید دارد | محبت یار تو جاوید دارد
نه جز تو صحو جائے دید دارد | همه عالم ز تو امید دارد
بگو اے ماه من محو کدامے

نظم مختلف

جانم بلب آمد از جدائی | اے عیسی من بیا بجائی
ابد دست چرا تو بیوفائی | از بهر که در برم نیائی
آخر تو بگو نه یار مائی

زاهدے پوشیده در شب بر در میخانه رفت | جامه هستی دریده چون بلب پیمانه رفت

پند را سودے ندید دمے پرستان را مگر
در کفے بادے نگنجد محتسب دیوانہ رفت

دیگر

گرچہ ہر لحظہ دلم بانگ انا الحق میزند
ہمچو منصور این زمان در سر مطلق میزند

پیش مے آرند شرع گرچہ بہ شرع بہ گفت
سر بسر عالم سر عاشق بناحق میزند

صد ہزاران خون عاشق روز و شب زیر فلک
کے بود آگہ کسی تیغ معلق میزند

دیگر

بیقرار از خود شدم اندر فراق خویشتن
گشت رسوا در دو عالم از نداق خویشتن

شمع میلرزد دود آہ من تا صبحدم
کاندرین فانوس روشن الحراق خویشتن

دیگر

منزل عشق دلارام تمام است امشب
تہنیت باد و لا وصف تمام است امشب

ذوق آن بادہ دو آتشہ با قیست خمار
محتسب بادہ خورد سجدہ حرام است امشب

دیگر

یکشبے من با حسینؑ اندر ملا
گفتم اے شاہ شہید کربلا

سیدان واقفی نسل تواند
گفتہ لا و اللہ لا و اللہ لا

دیگر

بحر وحدت گم شد اندر جان من
اندرین یک قطرہ دریا دیدہ ام

عاشق شیدائے تو شد بیقرار
بر سر بازار رسوا دیدہ ام

دیگر

از جناب پیر مغان جایگیر عطا میخانہ شد
چشم حریصان پیش من ہیچ کہ چون پیمانہ شد

گر صد زبان باشد مرا شکرش ادا نبود زمن
با این ہمہ جور و جفا لطفے نما جانانہ شد

من راہی ملک عدم آرام و خوابم از کجا
خانہ بدوشم ہر شبے بس منزلم ویرانہ شد

از سوز آہ و نالہ ام حیران ملائک گشتہ اند
وقت سحر کردم دعا در عالم افسانہ شد

تمت بالخیر

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ط

الحمد للہ کہ دیوان بحر عرفان عمدۃ الاولیا قدوۃ الاصفیا واقف اسرار الاہوتی کاشف سرائر ملکوتی مظہر جمال محمود مصدر کمال ذات معبود حضرت آغا محمد داؤد نقشبندی ابوالعلائی قدس سرہ العزیز

الموسوم باسم تاریخی

دفتر رحمت

سنہ ۱۳۵۳۲

المعروف بہ

دیوان صحو

اردو

حصہ دوم

حسب فرمایش عالیجناب بذل و فضل مآب ناہج مناہج تحقیق عارف معارف تدقیق آغای قلزم معرفت غواص بحر حقیقت عند لیب جنستان ابوالعلائی یگانہ عصر جمال آغائی صفا السیف والتدبیر خان بہادر محمد عبدالکریم خان شمشیر زادہ اللہ التوفیق و التمکین کرور گیری ممالک محروسہ سرکار نظام حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

باہتمام حافظ فیاض الدین بزنٹ

ابوالعلائی اسٹیم پریس آگرہ میں چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

(١) قال قدس اللہ سرہ العزیز فی توحید باریتعالے (٦)

تیرا ہمشکل نہین یار جہان مین دیکھا
مثل خورشید تجھے کون و مکان مین دیکھا

ہوکے بے نام و نشان پیشِ اجل اے پیارے
رنگ بیرنگ ترا کون و مکان مین دیکھا

جسکو تو ڈھونڈ رہا ہے وہ ترے پاس ہی ہے
کو بہ کو بر سرِ بازار دکان مین دیکھا

یون تو ہر اک نے کیا وصف سراپا تیرا
نمک آمیز بیان تیری زبان مین دیکھا

بعد مرنے کے بھی آرام کہان اوسکو نصیب
زار عاشق کو ترے خلد و جنان مین دیکھا

(٢) آپ کو آپ نہین دیکھ لیا جبتک صحو (٥)
بے مزا زندگی کو لاکھ جہان مین دیکھا

ہوا جو عاشق تمہارا صاحب خواب مطلق حرام سمجھا
یہی ہین آثار معرفت کے کلام حق لا کلام سمجھا

سنبھال اپنے کو پڑھ تو قرآن بگڑ رہا ہی عبث تو زاہد
نہین ہے آیین خلاف قبلہ جو مینے دلکو امام سمجھا

نماز مقبول کیون نہین ہو جو ہو ع دلسے ادا کرے جب
جھکایا گردن کو جس گھڑی مین رکوع و سجدہ قیام سمجھا

ہوس شاہی کی میرے دلمین نہ پارسائی ہی مجھکو مطلب
نہین ہے اصلا کسی کی پیرو امین جام جم کو غلام سمجھا

(٣) جہان مین ہر جا چکور آسا جگر حسود نکا جل رہا ہے
ہے صحو صاحب تمہارے مُنہ کو جو رشکِ ماہِ تمام سمجھا (٦)

دور دل سے جب خیالِ ماسوا ہونے لگا
سامنے پردہ اُٹھا کر دلربا ہونے لگا

محفل آرا جب مذاقِ بوالعلا ہونے لگا
خاکساری مین غرورِ کبریا ہونے لگا

گوش زد یہ کب ہوا عالم مین اے پیر مغان
مین سے تو اور تو سے مین یہ تذکرا ہونے لگا

مُنہ دکھانے دونون عالم آئینہ پیدا کیا
شخصِ ظاہر دوسرا مین دوسرا ہونے لگا

یار کے دورہ مین میرے شہر کا ہر بادہ کش
پھوڑ کر جام و صراحی پارسا ہونے لگا

(٤) وہ جو تھا نا آشنا اے صحو تیرا کیا کہون
بعد مدت رفتہ رفتہ آشنا ہونے لگا (٧)

کیا کرتے ہین گھر بیٹھے ہی درشن اونکے جوبن کا
ملا ہے آئینہ ہمکو سکندر قلبِ روشن کا

نہ مین کافر نہ مین مومن وہ جانے اور مین جانون
سر بازار کہدون ڈر نہین شیخ و برہمن کا

وہی دل مین سمایا ہے مین بہر تا ہون اوسیکو م
نہ وہ کافر نہ مومن دوستو میرے لڑکپن کا

کہان سے وہ کہان آیا عجب کچھ رنگ دکھلایا
تماشہ دیکھنے آیا جہان مین اپنے گلشن کا

سراغ اوسکا نہین ملتا کہان ہے یار ہرجائی
دھوان چھایا ہوا ہے ہر گلی مین آہ وشیون کا

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی دیکھے تو کیا دیکھے
کہ یہ سینہ مرا گنجینہ ہے اوس شوخ پرفن کا

(۵)

پسِ دیوارِ جانان دفن کرنا صحوِ مضطر کو
کہ پہلو مین دلِ مضطر ہے کشتہ اونکی چیتون کا

(۵)

جان تو رام ہوی تن ہوا لچھمن اون کا
ہم کیا کرتے ہین دونون ہی مین درشن اونکا

تنِ تنہا ہون اکیلا ہون قیامت ہے قریب
نام لیوا نرہا شیخ و برہمن اون کا

جو صدا اِنّی اَنَا اللہ کی شجر سے نکلی
آگ لگجائے اوسے دیکھے جو جوبن اونکا

خود ہی کہتے ہین کہ شہر گ سے قریب آپکے ہین
لامکان مین ہے وہ کسواسطے مسکن اونکا

(۶)

ڈھونڈتا ہے جو تجھے ڈھونڈ لے اپنے سے وہ آپ
خاکساری مین ملا صحو کو مخزن اونکا

(۵)

خورشیدِ سماوات ہے ہر ذرہ یہان کا
شبلی ہے کوئی اور کوئی منصور جہان کا

بے نام و نشان کہتے ہین اور سب سے منزہ
موجود ہوا کون ہے بے نام و نشان کا

کچھہ لطف نہین جینے کا بے معرفتِ یار
جو طالبِ دنیا ہے یہان کا نہ وہان کا

کیا جانے کوئی مرتبہ عشاق کا یارو
ہے محرمِ اسرار وہی کون و مکان کا

(۷)

بلبل کو سناتا تھا خبر باغ مین صیاد
گلچین بھی ہے اے صحو کوئی باغ جہان کا

(۴)

کس طرح چھوٹے گا پیچھا دوستو جلاد کا
جان پر اپنے بنی ہے وقت ہے امداد کا

آرزو مین اِک ہما کی سینکڑون ہی مر گئے
کھیل تم لڑکون کا سمجھے صید ہے صیاد کا

کیا کرے دنیا و دین مین جستجو بیچارہ دل
ہے نہایت تنگ عرصہ عالم ایجاد کا

(۸)

صحو مرغِ دل پہ آب و دانہ ہے مطلق حرام
تھا لکھا قسمت مین میری کیا گلہ صیاد کا

(۵)

قیامت سا گزرتا ہے مرا ہر دم جدائی کا
گلہ کس سے کرون جانان مین تیری بیوفائی کا

نہین چھوڑا ابھی تک درختِ رز کو گھر مین کھا ہے
ہوا زاہد کا بھی شہرہ جہان مین پارسائی کا

رقیبون کے سکھانے سے نہین نقصان کچھہ ہوگا
ازل سے ہے ہمارا اونکا رشتہ آشنائی کا

کروگے کب تک اب پردہ ہمین تم یہ تو بتلاؤ
زمانہ آچکا جانان تمہاری رونمائی کا

(۹)

ہے یہ مکار کیسا صحو دیکھو گفتگو اوسکی
جہان مین گرم ہے بازار اوسکی خودنمائی کا

(۸)

نظر آیا رخِ روشن کسی کا
ہوا ہے خوب ہی درشن کسی کا

نہین ہین بے سبب نیچی نگاہین
چُرا لائی ہے دل چیتون کسی کا

نہین رہنے کے وہ خلوت کے اندر
کہ بازیگاہ ہے آنگن کسی کا

ذرا ٹھکرا کے جانا جاتے جاتے
ترے کوچہ مین ہے مدفن کسی کا

کوئی اِس جائے شاید آرہا ہے
پتہ دیتا ہے یہ مسکن کسی کا

نکلتے ہین جو گل بوٹے مہک کر
ملا ہے خاک مین جوبن کسی کا

جو پہنا کان مین بالا یہ بولا
تجھے ہے یاد بالا پن کسی کا

(١٠)

جسے دیکھا اوسی کا دوست پایا
نہین اے صحو وہ دشمن کسی کا (٥)

کیا تحقیق عالم مین نہ کوئی دوسرا نکلا
جسے دیکھا جہان مین مینے اپنا آشنا نکلا

پھرا دیر و حرم مین مین نہ پایا کچھہ پتہ اوسکا
کھلا جب غنچۂ بستہ تو میرا مدعا نکلا

غلط فہمی کو کیا بولون ہوا معلوم مدت مین
جسے عاشق سمجھتے تھے وہی اب دلربا نکلا

مجھے دیکھو نہ تم چشمِ حقارت سے مرے صاحب
بروزِ حشر بولین گے غلامِ بوالعلا نکلا

(١١)

کیا صحو اوسنے یہ اچھا نہ رکھا آپ کو باقی
صنم نامِ خدا دلبر تمہارا بامزا نکلا (٥)

شہر مین شہرہ ہوا اپنا پرایا نکلا
چاہ سے یوسفِ گم گشتہ زلیخا نکلا

کہدو مجنون سے کوئی میری زبانی اتنا
آج کس دھوم سے ہے ناقۂ لیلیٰ نکلا

کس قیامت کا بپا نوح ساطوفان ہوا
جوش پر جوش ہوا سینہ سے دریا نکلا

قلب سے کام طمع کا اُڑا جاتا ہے
رنگ تبدیل ہوا داغ سویدا نکلا

(١٢)

دونون عالم مین نہین صحو کوئی اوسکا نظیر
سب حسینون مین حسین شاہدِ یکتا نکلا (٥)

کیا نہین اوسکے لئے تختِ سلیمان ہوگا
آپکے در کا گدا دین کا سلطان ہوگا

صدقِ دل سے جو ترا غاشیہ بردوش ہوا
وہی ناجی بخدا صاحبِ ایمان ہوگا

آیا کس شان سے جامہ کو پہنکر پیارا
سات پردے مین چھپا حضرتِ انسان ہوگا

بات کہنا تو ہے سہل اور سمجھنا مشکل
معرفت جسکو ہو وہ صاحبِ عرفان ہوگا

(١٣)

ایسے جینے سے مرے صحو ہے مرا منظور
جو کہ دشمن ہے مرا آپ کا دربان ہوگا (٥)

یار سے ملنا مراد یکہئے کیونکر ہوگا
کون سی بات سے راضی وہ ستمگر ہوگا

بحرِ وحدت کے شناور کا خدا حافظ ہے
کیا کنارے پہ نہین کشتی کا لنگر ہوگا

طعنِ زاہد سے نہین ڈرتے گنہگار ترے
جنکے پلّہ پہ وہان شافعِ محشر ہوگا

بول اُٹھے گا ہر اک دیکھنا ذرّہ ذرّہ
اوج پر جب وہ مرا شمسِ منور ہوگا

(١٤)

بیخبر گھر سے نہو کچھہ تو خبر لیجے صحو
کون بیٹھا ہوا اس پردے کے اندر ہوگا (٥)

مقام لی مع اللہ ہے امامِ شاہ قاسم کا
مسیحِ وقت ہے خادم غلامِ شاہ قاسم کا

بشر کو کب یہ قدرت ہے پر جبریل جلتے ہین
اشارہ کوی سمجھے کیا کلامِ شاہ قاسم کا

عجب جادو بیانی ہے عزیزو کیا کہون اونکی
عجب ہے دلربا چہرہ پیامِ شاہ قاسم کا

سلامی کو بڑے باندھے ہے کھڑے جن و بشر سب ہین
ادب سے ہین بجالاتے سلامِ شاہ قاسم کا

کوئی خالی مکان دیکھا مکین سے۔ تو نہین پایا
کہ ہر گھر صحو ہے مسکن قیامِ شاہ قاسم کا

(١٥) در منقبت امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالب می سراید (٥)

کیا رتبہ ہو بیان جنابِ امیرؑ کا
خادم ہے جبرئیل مرے دستگیر کا

گرتے سنبھل ہی جاتے ہین ادنی سی بات ہے
نام آپ کا عصا ہے صغیر و کبیر کا

مجھکو بھی تھوڑی جائے نجف ہین ملے حضور
ہوتا نہین دکن مین گذارا فقیر کا

ہم مال و زر کو خاک سمجھتے ہین مومنو
رکھتے فقیر دوست ہین بستر فقیر کا

(۱۶) کس کے فراق مین یہ فلک نیلگون ہوا
جو صحو رنگ زرد ہے مہر منیر کا (۵)

ولہٗ قدس سرہٗ فی منقبت برہان الاصفیا امیر سیّدنا ابو العلاؒ

دل ہوگیا ہے جب سے شیدا ابو العلا کا
کعبہ سمجھ لیا ہے روضہ ابو العلا کا

لازم ہے جانیوالو احرام باندھ جاؤ
تا ہو نمود تم پر جلوہ ابو العلا کا

جائے صفا و مروہ صدر راہ عام پر ہے
قدرت کا آستانہ کوچہ ابو العلا کا

بیدام و بیدرم مین خادم حضور کا ہون
بندہ بنا چکا ہے بندہ ابو العلا کا

(۱۷) کھوٹا کھرا پرکھ لے ہے ضرب صحو دلپر
چلتا ہے دو جہان مین سکہ ابو العلا کا (۵)

در ثنائے سلطان الہند حبیب اللہ دمی سراید

رخ روشن ہے وجہ اللہ معین الدین چشتی کا
ہر اک قالب مین ہے نقشہ معین الدین چشتی کا

کلام کنت کنزاً کا دو عالم ہوگیا شیدا
سمجھ مین آئے کب رتبہ معین الدین چشتی کا

پلایا خم پہ خم ساقی شرابی مجھکو کہتے ہین
بنا پھرتا ہون متوالا معین الدین چشتی کا

مبارک شیخ کو تسبیح مجھے زنار کافی ہے
گلے مین پڑگیا مالا معین الدین چشتی کا

(۱۸) جو جی چاہے ترا شاہا عنایت کی نظر کیجے
مسافر بنکے صحو آیا معین الدین چشتی کا (۵)

مکان ہے لامکان سب خاندان بو العلائی کا
نہ بالا کیون ہو رتبہ عاشقان بو العلائی کا

رہے آباد میخانہ ترا ساقی قیامت تک
ہے دیدہ محو حیرت میکشان بو العلائی کا

تعجب کیا ملائک گر کرین سجدہ خوشامد سے
یہ ہے رتبہ عزیز و جانفشان بو العلائی کا

تن مردہ کرین زندہ مسیح وقت ہین ہر اک
تصرف ہے جہان مین بندگان بو العلائی کا

کرے کیا لیکے وہ جنت جو عاشق اونکا کہلائے
صحو ہے نام لیوا خادمان بو العلائی کا

(۱۹) ولہٗ فی العشق والشوق (۷)

وصال یار کی قاصد کوئی تدبیر ہوتا تھا
دل عاشق کی تسکین کے لئے تحریر ہوتا تھا

جنون کا سر مین ہے سودا کہ یہ تدبیر بہتر ہے
منانے سے نہین منتا اوسے زنجیر ہوتا تھا

وصال یار تھا دم مین رہے برسون برس غافل
ادب سے کہ نہین سکتا بدل تقدیر ہوتا تھا

سوائے آہو دل کے شکار ایسا کہان بہتر
پسند خاطر نازک اوسے نخچیر ہوتا تھا

گلا جلاد گر کاٹے قیامت تک نہین کٹتا
ہمارے قتل کو پیارے تری شمشیر ہوتا تھا

ہوس سے کہو کوئی پریشان حال پھرتا ہے
گداز دل سے اب آخر مجھے اکسیر ہوتا تھا

(۲۰) فلک گردش پہ گردش سو برس اے صحو اگر مارے (۵)
کوئی ایسا ہوا ہے یہ جہان مین پیر ہونا تھا

آزار محبت کا الم کم نہین ہوتا — جبتک کہ مسیحا مرا ہمدم نہین ہوتا
اوس بت کی محبت کا پرستار بنا دل — اب مجھکو کوئی لاکھ کہے غم نہین ہوتا
اوس بار امانت کا اُٹھانا ہوا مشکل — معلوم رہے آپکو آدم نہین ہوتا
اغیار جمع رہتے ہین محفل مین تو کیا ڈر — غمزہ کا تمہارے کوئی محرم نہین ہوتا

(۲۱) چاہت مین تمہارے ہوا بدنام جہان صحو (۵)
اب غیر کے فقرون سے وہ برہم نہین ہوتا

جس نے دیکھا آپ کو صاحب سیانا ہو گیا — یُومِنُون بِالغَیبِ پر شیدا زمانہ ہو گیا
ناوکِ مژگانِ جانان کا ستم مین کیا کہون — مفت مین بیٹھے بٹھائے دل نشانہ ہو گیا
جب سے دیکھا یار کو قابو سے دل جاتا رہا — دوست سب دشمن ہوئے اپنا بگانہ ہو گیا
یوسف مصری کی عاشق اک زلیخا ہی فقط — میرے یوسف کا تو خوباں سب زمانہ ہو گیا

(۲۲) چار دن کے واسطے کیا صحو آیا سیر کو (۵)
عالم ایجاد مجھکو قید خانہ ہو گیا

مزے جو عشق مین دیکھے دکھاؤن مین تمہین کیا کیا — زبان یاں گنگ ہے پیارے سناؤن مین تمہین کیا کیا
جفا پر ہین کمر باندھے نہین لیتے خبر اونکی — ستاتے عاشقونکو ہو جتاؤن مین تمہین کیا کیا
نہ آئے جیتے جی ہرگز کبھی وہ گور پر میری — جو آئے تو تماشے کو دکھاؤن مین تمہین کیا کیا

کہین گل ہین کہین بلبل کہین خود باغبان ٹھیرے — عجب ہین رنگ کہلاتے بتاؤن مین تمہین کیا کیا

(۲۳) سخی ہے صحو کا ساقی رہے آباد میخانہ (۵)
شرابِ وصل گوناگون پلاؤن مین تمہین کیا کیا

فراق کہتا ہے برملا یہ پری سے ملنا محال ٹھیرا — مین دل سے پوچھا تو ہنس کے بولا خودی مٹا وصال ٹھیرا
سراپا مملو ہے نور اوسکا دو عالم عکسِ جمال ٹھیرا — ملائے ہین ہمکو خاک مین وہ غضب نہین ہے جلال ٹھیرا
لگے تقیدُ مین کیسے کیسے اُٹھا کے بارِ محبت آئے — ثبوت علمی قرار پکڑا اجلی سے جان پر بال ٹھیرا
مٹے جہان کے طلسم سارے نہ غیر آوے نظر مین کوئی — جو کچھ کہ دیکھا تھا ہمنے پیارے وہ خواب تھا یا خیال ٹھیرا

(۲۴) ذرا بھی سمین نہین ہے کچھ شک مین صاف کہتا ہون بروئے مین (۵)
اُٹھا کے گھونگٹ پری کو دیکھا یہ صحو اپنا کمال ٹھیرا

تڑپتا دل ہے میان پہلو مرا وہ رشکِ قمر نہ آیا — ستم یہ کیسا فلک دکھایا کہ لڑ جھگڑ کر ادھر نہ آیا
خوشی سے اے دوستو رہو تم یہ داغِ حسرت کا لیجیے ہم — حسین دیکھے جمیل دیکھے کوئی بھی تجھسا نظر نہ آیا
ہوا نہ تحقیق اونکو ہرگز ہزارون پھرتے ہین جستجو مین — جہان مین الٹا حساب دیکھا یقین فرد بشر نہ آیا
ہے ایسے جینے سے موت بہتر یقین ہوتا نہین مرے جاتے — دلاسا عاشق کو یون ہی دینے کبھی وہ شام و سحر نہ آیا

(۲۵) خبر لے تو صحو جلد اپنی فضیحت عالم مین ہو رہا ہے (۷)
تو سو رہا ہے کہ جاگتا ہے گنہ سے اب تک حذر نہ آیا

خاک مین مجھکو ملایا بتِ کافر کیسا — مجھ پہ افسوس کیا ہائے ستمگر کیسا
نیمجان کوئی ہوے کوئی ہوئے ہین بسمل — کوئی کہتے ہین کھڑے ابرو کا خنجر کیسا

کہدو یارون سے کہ خاموش رہو سوتا ہون
بعد مرنے کے مری گور پہ محشر کیسا

مین اوسے جانتا ہون جسنے ستایا ہی مجھے
رنگ بیرنگ ہے ہر رنگ مین دلبر کیسا

زخمِ دل لاکہہ چھپائے سے کہین چھپتا ہے
تیری ہر بات مین پوشیدہ ہے نشتر کیسا

یار ہر گہر مین ہے جون آئینہ تصویرنما
اوس مصوّر کا تصور ہے مصوّر کیسا

(۲۶)
آپ پردہ مین چھپا مجھکو کیا ہے ظاہر
صحو بدنام کیا شوخِ دلاور کیسا
(۷)

شکوہ کرتا ہے باغبان اپنا
چھوڑ بلبل تو آشیان اپنا

فرضِ منصب ادا نہین ہوتا
عذر کب تک یہ دوستان اپنا

آج تشریف یار لایا ہے
رشکِ فردوس ہے مکان اپنا

رات سے منتظر ہون در پہ ترے
بھولا بیٹھا ہے مہربان اپنا

اب تو آجا جلد لے خبر میری
حال ابتر ہے جان جان اپنا

رونمائی قرار پائی ہے
کل مقرر ہے امتحان اپنا

(۲۷)
شکل موہوم پر ہوے نازان
صحو اچھا نہین گمان اپنا
(۵)

کیا پوچھتے ہو زاہد اسلوب ہمارا
ہم ساتھ لئے پھرتے ہین مطلوب ہمارا

یوسف کو خبر کیجئے اِس حال سے للہ
بے پردہ یہ ہونے کو ہے یعقوب ہمارا

بے کیف و کیف ہون تعجب ہے تمہین کیا
منصور سے ہے سلسلہ منسوب ہمارا

دنیا کی نہ خواہش ہے نہ عقبیٰ کی تمنا
ہے بختِ رسا ان دنون کیا خوب ہمارا

(۲۸)
کچھہ چل نہ سکا زور نکیرین کا اے صحو
غالب ہی رہا جذبۂ مغلوب ہمارا
(۵)

کیا پیچھے پڑا میرے یہ اجسام کا جھگڑا
ہے روز نیا دیکھئے اقسام کا جھگڑا

زلف و رخِ جانان کا تصور ہوا جب سے
دیکھا نہین جاتا سحر و شام کا جھگڑا

قصہ ہے بڑا طول مگر عمر ہے کوتہ
کچھہ کہہ نہین سکتا مین دل آرام کا جھگڑا

جادو کا اثر رکھتا ہے مرجاؤ گے سُنکر
ہرگز نہ سنو عاشق بدنام کا جھگڑا

(۲۹)
بے نام و نشان ہو تو ابھی فیصلہ ہو جائے
اے صحو لگا رکھا ہے کیون نام کا جھگڑا
(۷)

کس بلانوش نے یہ رشتۂ الفت جوڑا
میرا آرام گیا وہ نہ ستانا چھوڑا

دل کو بیچین کیا آنکھین دکھا کر پہلے
یار کیا مجھسے ملا صبر کا کوزہ پھوڑا

دے مئے وصل جو کچھہ بھی تجھے دینا ہوئے
گہ بگہ دیتا جا تلچھٹ مجھے تھوڑا تھوڑا

کیا خطا مجھسے ہوی کچھہ نہین معلوم ہوا
گھر مرا دیکھہ کے وہ دور سے باگین موڑا

کچھہ مسیحا کا یہان پر نہین چلتا چارہ
ہرگز اِس عشق نے جیتا نہ کسیکو چھوڑا

شور و غل کرنے لگے سُنکے بلی کو میرے
جب ملایک کو لگا غیب سے آکر کوڑا

(۳۰)
عہد و پیمان لیا یار نے دیکھو اے صحو
پڑ گیا پیر مین اپنے یہ ازل سے کوڑا
(۵)

لبریز جامِ محفلِ مستان مین رہ گیا
نقشہ عدم کا دیدۂ حیران مین رہ گیا

یان جستجو مین اوسکی ہی رہتے ہین صبح و شام
مخزن کسی کا خانۂ انسان مین رہ گیا

پہچانتے نہین ہین ابہی تک وہ آپ کو
جہگڑا ہی تو گبر و مسلمان مین رہ گیا

وحشت کو میری دیکہہ کے گہبرا گیا ہے وہ
دستِ جنون ہی چاک گریبان مین رہ گیا

(۳۱)

ہرگز یقین نہ آے گا عاشق کی بات کا
کیا صحو کو ہوا کہ نہین ہان مین رہ گیا

(۵)

جیتا رہا جب تک کہ مین سہتا رہا جور و جفا
کس سے کرون فریاد مین حاکم تو میرا تو ہوا

جب سے کہ آیا دہر مین ڈہونڈا کیا مین جا بجا
کب تک مین حیران یان رہون ملتا نہین تیرا پتا

ہوش و خرد سب گم ہوے باقی رہی اک جان ہے
ہمت ابہی ہینے ہاردی قابو سے دل جاتا رہا

بہولا ہون تیری یاد مین دونون جہان کو یک بیک
پاتا نہین مین آپ کو نام و نشان تک مٹ گیا

(۳۲)

رہ مین ملے غارتگران سب دوست جانی بن گئے
لایا تہا جو کچہہ نقد دل اے صحو سب لوٹا گیا

(۷)

عاشقون کو تیرے پیارے کفر کیا اسلام کیا
مذہب و ملت کہان کا ننگ کیا اور نام کیا

دمبدم دیتا چلا جا جامِ مے پر جامِ مے
تیرے میخوارون کو ساقی صبح کیا اور شام کیا

ایسی کچہہ دیدی ہے ساقی نے شرابِ بیخودی
مست ہین پیر و جوان سب خاص کیا اور عام کیا

کعبہ و بتخانہ مین شیخ و برہمن کیا رکہا
وصل اوسکا چاہیے بس قصر کیا اور بام کیا

روسیہ ہوے نگینہ نام روشن اور کا
یہ تو فرمائین مجہے پیر مغان انعام کیا

سجدہ سب ملکر ملایک نے ہے آدم کو کیا
تہمتِ گندم لگا کر کر دیا بدنام کیا

(۳۳)

دونون عالم مین نہین ہے کوئی صحو اوسکے سوا
ڈہونڈتا پہرتا ہے کس کو کام اور ناکام کیا

(۵)

جب تک کہ میان مصقلہ لا نہین ہوتا
وہ جوہرِ ذاتی کبہی پیدا نہین ہوتا

ہر چند ہے رتبہ ہی پر اللہ رے کدورت
کیا کیجیے اِس دل کو مصفا نہین ہوتا

ہان دل سے مے اُٹہتی ہین سو موج معانی
اِس قطرہ کا ہمسر کوی دریا نہین ہوتا

ہے میم مین احمد کے عجب راز و معمّا
اِس رمز سے آگہ کوئی حاشا نہین ہوتا

(۳۴)

اللہ کا ہے شکر کہ اب فیضِ حسن سے
اِس صحو کا دل مائل دنیا نہین ہوتا

(۵)

تلاشِ یار مین گم ہے دلِ مضطر سے کیا کہنا
جلایا عشق کی آتش نے اوس دلبر سے کیا کہنا

عجب حالت ہے کچہہ میری نہ مرتا ہون نہ جیتا ہون
مین راضی ہون مقدّر پر بتِ کافر سے کیا کہنا

نہ ماندہ اب ڈنڈر پر نقش اور نہ جا ملا کے کہنے پر
مجہے اپنا ہوا سایہ پری پیکر سے کیا کہنا

وہ بدتر سے بہی بدتر ہے نو جسمین مذاقِ عشق
حقیقت حال عاشق کی شکم پرور سے کیا کہنا

۳۵

نہ جا پوجا کو مندر مین کہ دل ہے رام صحو اپنا
جو تن بیت الصنم ٹہہرے تو پہر تیہر سے کیا کہنا

(۴)

یاد رکہنا ہمین تم بہول نہ جانا جانا
مین فقط ہون تری صورت کا دیوانہ جانا

آپ کی درد جدائی سے مین مر جاؤنگا
ملک الموت کو ہوے گا بہانہ جانا

ہجر مین زندہ ہے خونِ جگر پی پی کر
بدلے پانی کے مئے وصل پلانا جانا

چشم بد دور نہ غیرون کی نظر لگ جائے
جائے مردم میری آنکھونمین سمانا جانا

دستور یہ ہے کہ ایام اعراس اولیاے عظام مین مثل چادر گل کے پنکھا بھی آستانونمین نذر کرتے ہین اور چونکہ عشاق اپنے محبوب کی ہر چیز مین شمیم جان پرور پاتے ہین لہذا ایسے کسی موقع پر فرماتے ہین (٥)

(٣٦)

لیچلو کارساز کا پنکھا
میرے بندہ نواز کا پنکھا

خضر و الیاس دیکھنے آئے
شوق سے بے نیاز کا پنکھا

حورین جھلتی ہین سب مودب یان
پنجگانہ نماز کا پنکھا

ید قدرت سے لو بنا ہے یہہ
شان پاک نیاز کا پنکھا

(٣٧)

کوئی کیا جانے صحو قدر اسکی
تن انسان ہے راز کا پنکھا

(٦)

یہ نئی طرز کا امسال ہے یار و پنکھا
چل کے روضہ پہ مرے یار کے وار و پنکھا

سالہا سال تمہین لانا مبارک ہووے
للہ الحمد کہ اب سے اتار و پنکھا

موسم گل مین ہوا ہے مجھے پر جوش جنون
دل یہ کہتا ہے کہ ہر بار پکار و پنکھا

وصل اوس یار کا منظور اگر تمکو ہو
دمبدم ایک نیا اوس پہ نثار و پنکھا

چشم نابینا ہر اک کہتی تمنا ہے یہی
میری آنکھون سے لگا دیجو کہار و پنکھا

(٣٨)

حوریان جھانکین ہین جنت کے جھروکون سے صحو
مہر و مہ بنکے جو آیا ہے ستار و پنکھا

(٥)

جلوۂ نور خدا شاہ حسن کا پنکھا
واہ کیا خوب بنا شاہ حسن کا پنکھا

اسکو رکھتے ہین ہر اک جن و بشر آنکھون پر
کیون نہو صل علیٰ شاہ حسن کا پنکھا

شاہ فرہاد کے دامن کی ہوا آنے لگی
جب گریبان پہ ہلا شاہ حسن کا پنکھا

قطب دین قبلہ عالم کا تماشہ دیکھو
بن گیا جلوہ نما شاہ حسن کا پنکھا

(٣٩)

ہے یہی اپنے پرائے کی زبان پر اے صحو
اب کے کیا عمدہ بنا شاہ حسن کا پنکھا

(٥)

آئینہ مین کس لئے زنگ کدورت آگیا
اب صفائی ہو گئی جینے سے جی گھبرا گیا

جل گیا ہون سر سے پا تک شمع رو کے ہیمن
جان کی پروا نہین پروانہ گر سلگا گیا

خاک میری اڑ گئی بنکر بگولے کی طرح
اے سموم اب ٹھہر جا کیا ہاتھ تیرے آگیا

مانتا ہر گز نہین کہنا کسی کا خیر ہو
کیا معلم اب تجھے پیارا نہین سمجھا گیا

(٤٠)

مرخ جوڑا شوخ پہنا سوے مقتل عزم ہے
صحو اب شاید ہمارے قتل کا وقت آگیا

(٦)

تر اہمشکل عالم مین کوئی ایجاد ہونا تھا
کوئی شیرین کوئی خسرو کوئی فرہاد ہونا تھا

ہمارے قتل کا باعث ستم ایجاد ہونا تھا
کوئی بسمل کوئی گھائل کوئی جلاد ہونا تھا

ہوا شاگرد وہ پہلے جسے اُستاد ہونا تھا
چڑھا منصور سولی پر مبارکباد ہونا تھا

مسافر ہین عدم کے ہم کرم سے کام لیجے گا
زبانِ پاک سے تیرے تو کچھہ ارشاد ہونا تھا

بہانہ تھا وہ در پردہ خودی کو خود ہلا دینا
دوئی کی قید سے ایدل تجھے آزاد ہونا تھا

(۴۱)

تو ہے مختار جانان صحو اک محتاج ہے بیحد
پڑا رہتا ہے در پر وہ اوسے امداد ہونا تھا

(۷)

کب ہووے غلط وہ کہ نہ انسان مین آیا
شہ رگ سے قریب آیت قرآن مین آیا

اللہ کے سوا کوئی ہے تحقیق جہان مین
پوشیدہ جو تھا بس وہی میدان مین آیا

دیکھہ ابروِ خمدار و لبِ لعل و خطِ سبز
اک دیدہ و دل اک جگر و جان مین آیا

ترغیب ندے مجھکو کوئی دیر و حرم کی
مین اپنے صنم خانۂ ایمان مین آیا

کہتے ہین جسے دل ہے وہی خانۂ توحید
بشگفتہ میرے سینۂ بستان مین آیا

گر بہید ہے زاہد تو یہی بہید ہے حق کا
جو بہید کہ منصور کے عرفان مین آیا

(۴۲)

حق ہے کہ تو ہی صحو یہ دل ہے کہ تو ہی تو
خود ذات سے اپنی دل انسان مین آیا

(۵)

بیخیالی خیال ہے اپنا
لا اُبالی جمال ہے اپنا

مختلف صورتین ہوئین ظاہر
یہ تو ادنی کمال ہے اپنا

سر سے پا تک ہون آئینہ خانہ
مجھکو دیکھو وصال ہے اپنا

کون سمجھے گا رتبۂ عالی
بیخودانہ تو حال ہے اپنا

(۴۳)

تجھکو کیا ہو گیا ہے نادان صحو
کچھہ بھی آیا خیال ہے اپنا

(۵)

مفت بدنام مجھے عشقِ دل آرام کیا
آپ اچھا رہا بدنام مرا نام کیا

کیون بھوین تان کے بیٹھے ہو مرے بندہ نواز
کیا بُرا مینے کیا وصل کا پیغام کیا

مجھکو فرصت ندیا کام نہ کوڑی کا ہوا
آفرین جذبۂ دل آپنے کیا کام کیا

کہینچکر نقش مرا خاک پہ برباد کیا
نام باقی نرہا دیکھئے گمنام کیا

(۴۴)

صحو مدفن ہے ترا گوشۂ میخانہ مین
جیسا آغاز تھا ویسا ترا انجام کیا

(۶)

آنکھہ مین تیرے سوا یار سمایا تو نہ تھا
قابلِ دید کوئی ایسا تماشا تو نہ تھا

کون کہتا ہے کہ اغیار پہ کرتے ہین نظر
کس کو مین غیر کہون دوسرا آیا تو نہ تھا

وہ تو محرم تھا مرا کس لیے روپوش ہوا
رازِ پوشیدہ کوئی ہمسے چھپایا تو نہ تھا

باوجودیکہ ترا حکم ہوا۔ میرے سوا
کوئی سر بارِ امانت کو اٹھایا تو نہ تھا

مین اگر بھولون تو بھولون مرے صاحب مجھکو
آپنے مجھکو کبھی دل سے بھلایا تو نہ تھا

(۴۵)

اسی حسرت مین دم اے صحو نکلنے کا نہین
اپنی چھاتی سے مجھے ہائے لگایا تو نہ تھا

(۵)

بتا دو دو عالم مین ہے کون ایسا
قسم تیرے سر کی ہوا ہے نہ ہوگا

سزاوار ہے اوسکو جو کچھہ کہے وہ
کہے وہ گر انا اللہ عجب کیا

زبان پر کسیکی انا مثلکم ہے — سمجھنے کی ہے بات سن تو ذرا سا
فنا و بقا سے گزر جائے اب — تصور حضوری مین رہتا ہے کسکا

(٤٦) — تو قطرہ سا اے صحو دریا مین گم ہو — وہان کون خالق ہے یہ کون بندہ — (٥)

اٹھاکے پردہ خودی کا دل سے جناب کا تو جمال دیکھا — غریق بحرِ عمیقِ وحدت سراسر عالم جمال دیکھا
جو کل شیءٍ محیط بولا وہ ہمکو جانا ہم اوسکو جانے — ہر اک بشر مین ہے اوسکا جلوہ اوسیکا ہمنے کمال دیکھا
کلیم خود وہ کلام کرتا سمیع ہے صاحبِ سماعت — وجود سارے منزہ ہمنے دو عالم اوسکا خیال دیکھا
ہمی صاف و آئمین بخن اقرب پڑا نہین کیا سمجھ لو اوسکو — عزیز و کسنے کہا ہے تمسے جو ملنا اوسکا محال دیکھا
یہان نہ گھٹکر وہان نہ بڑھکر جہان مین دیکھا وہ ہی برابر — فلک کے نیچے زمین کے اوپر جناب کا مین جمال دیکھا

(٤٧) — واہ قدس سرہ — (٥)

اے طالبِ جمال طلبگار دیکھنا — پردہ اٹھا کے جلوہ تو ہر بار دیکھنا
ہر اک خیال کو تو ذرا دل سے دور کر — پھر دل کے آئینہ مین اوسے یار دیکھنا
معلوم ہو گیا ہے زلیخا کو اے عزیز — یوسف کو کیوے کون خریدار دیکھنا
لذت ہے کیسی عشق مین مجنون سے پوچھے — لیلےٰ کا ہو چکا وہ گرفتار دیکھنا

(٤٨) — ہمکو ملا یا خاک مین مختار ہے وہ صحو — آیا نہین مین آپ سے لاچار دیکھنا — (٥)

مقابل آئینہ کے آئینہ تھا — کسی کا آشنا کوی ہوا تھا
کری خانہ خرابی میری مستی — سوا میرے نہ کوئی دوسرا تھا
کیا تحقیق جسدم مینے خود کو — ہوا معلوم اپنا آشنا تھا
اُٹھا دہو کا یقین کامل ہوا اب — ہمارے پاس ہی قبلہ نما تھا

(٤٩) — کوی جانے نہ جانے مجھکو عالم — کہو کیون صحو کو پیدا کیا تھا — (٩)

دل کسی پر نہ میرا مائل تھا — جس کو دیکھا وہ میرا قاتل تھا
اسلئے سب سے مین گریزان ہون — حضرتِ دل مین میرا منزل تھا
پاؤن کسطرح سے کہان مین اب — جابجا یار میرا ناقل تھا
آپ آئے نہ مجھکو بلوایا — سچ کہو کون تیرا حائل تھا
کوئی بھرتا نہین نظر مین مری — ہون مین ناقص بجا وہ کامل تھا
روبرو اوسکے ہم ہوے اُمّی — کیا بڑا یار میرا فاضل تھا
سب گیا بھول اک توجہ مین — اب کہان فخرِ علم عاقل تھا
جذبۂ عشق نے جسے کھینچا — پھر کہان فرض تھا نوافل تھا

(٥٠) — کسلئے باندھتے ہو خنجر آپ — صحو تیرا ایمان تو بسمل تھا — (٣)

کیا جانے بشر کچھ رتبہ ترا یا پیر ہدیٰ یا مرشدنا — ہے ایک یہی عاجز بخدا یا پیرِ ہدیٰ یا مرشدنا

مولا تو مرا مین بندہ ترا ہی دل کو یقین کچھہ شبہہ نہین
توحید کو نادان کب سمجھا یا پیر ہی یا مرشد نا

غفلت مین پڑا محجوب رہا سمجھا جو تجھے کچھہ اور ہی اور
پردہ کو دوئی کے جلد اٹھایا پیر ہدی یا مرشد نا

(۵۱) واہ قدس سرہ (۵)

عیسیٰ سے بھی مردہ ترا زندہ نہین ہوتا
دم بھر کا ہے مہمان یہ جیتا نہین ہوتا

جب تک کہ مجالی نہون جلوہ نہین ہوتا
ہر رنگ مین خود آپ کنہیا نہین ہوتا

کس مُنہ سے کہون حالِ دلِ زار کا اپنے
کچھہ آپ کہو آپ سے کیا کیا نہین ہوتا

تھا تیرِ ملامت کا ہدف روزِ ازل سے
پھر کس لئے وہ آپ کا شیدا نہین ہوتا

(۵۲) شہر گے بھی نزدیک ہے قران مین اے صحو (۷)

کہتا ہے جہان وصل مین پردہ نہین ہوتا

مین خاکِ کفِ پا بھی نہین یار ہون تیرا
سایہ کیطرح پایہ دیوار ہون تیرا

جی چاہا سو کہتے ہین مجھے ہندو مسلمان
تو بخشے نہ بخشے مین گنہگار ہون تیرا

اِس گلشنِ دنیا مین کھلی آنکھہ تو دیکھا
گل ہین تو ترے ہین مین بھلا خار ہون تیرا

جینے کی خوشی ہے نہ ہے مرنے کا مجھے غم
غم کھاتا ہون خون پیتا ہون غمخوار ہون تیرا

یوسف ہے اگر تو تو زلیخا ہون مین بیشک
بازار مین گر آئے خریدار ہون تیرا

حیران طبیبان بھی اگر ہون تو بجا ہے
اچھا نہین ہوتا ہون مین بیمار ہون تیرا

کرتے ہو عبث صحو سے پردہ مرے صاحب

(۵۳) مدت سے ہوا محرمِ اسرار ہون تیرا (۵)

دل جسے کہتے ہین دشمن ہے ہمارا کیسا
آپ اچھا رہا اور ہمکو بگاڑا کیسا

آپ پہلو مین چھپا کر دیا ظاہر ہمکو
نام بدلا کے رکھا آدم و حوا کیسا

حیرت آباد مین جب سے کہ ہوے ہم ہین مقیم
آئنہ ہو گیا غماز ہمارا کیسا

پوچھتا گاہ نہین وہ ستم آرا مجھکو
اندرون ہو گیا اب حال تمہارا کیسا

(۵۴) کہہ نہین سکتا ہون نام اوسکا زبان سے اے صحو (۵)

نام پیارے کا ہی کیا خوب ہی پیارا کیسا

اوسکی الفت مین مجھے لطفِ جوانی تو ملا
مجھکو یوسف نہ ملا یوسفِ ثانی تو ملا

صحبتِ پیرِ مغان کیون نہ غنیمت ہو مجھے
قطرہ بادہِ اعجاز بیانی تو ملا

رتبہ آدم کا تو دیکھو کہ دو عالم ہے مطیع
اور اسے چاہیے کیا سرِ نہانی تو ملا

ہاتھہ سے چھوٹ کے آئینہ گرا پتھر پر
خود مٹا جلوہ ما اعظم شانی تو ملا

(۵۵) صحو قسمت مین ہمارے ابھی باقی کیا ہے (۵)

نہ ملا اور ہمین کچھہ دلِ فانی تو ملا

دل کسی کافر کے پالے پڑ گیا
دیکھتے ہی ہوش اکدم اُڑ گیا

بھولا بھٹکا آ رہا تھا اِس طرف
گھر شرابی دیکھکر وہ مڑ گیا

کھیل لڑکون کا نہین اے عاشقو
دار پر کہکر انا الحق چڑھ گیا

معرفت کی راہ مین یار انہین
اب تصور کا بھی ٹٹوا رگیا

(۵۶)

پست ہمت کردیا ہے صحو کو
چھوڑکر رہ مین اکیلا پڑگیا

(۵)

بے نشان کا اے عزیزو دل نشانہ ہوگیا
آفتِ جان اوسکے گھر مین میرا خانہ ہوگیا

بیحجابانہ ہوا چاہے ہے وہ پردہ نشین
میرے گھر آنے کا اونکو اک بہانہ ہوگیا

لاکھ پردونمین چھپانے سے نہین چھپتا ہی عشق
دل لگاکر اون سے مجھکو اک زمانہ ہوگیا

جذبۂ عشقِ صنم کب چھوڑتا ہے دوستو
گور مین خاکِ غریبان کا سرہانہ ہوگیا

(۵۷)

بعدِ مدت صحو اب مجھکو یقین حاصل ہوا
جسکو ہم بیگانہ سمجھے وہ یگانہ ہوگیا

(۶)

در منقبت حضرت خواجہ خواجگان سلطان الہند حبیب اللہ غریب نواز می سراید

سنا تھا پیرِ طریقت سے نام خواجہ کا
پلایا ساقی نے مے بھر کے جام خواجہ کا

خطاب اونکا ہے ہندالولی عطائے رسول
ہر ایک بھرتے ہین دم خاص و عام خواجہ کا

بتا رہے ہین وہ اونگلی سے دیکھکر مجھکو
شراب پینے کو آیا غلام خواجہ کا

بگڑتا کیا ہے ترا لطف کی نظر گر ہو
ہمارا کام نکلتا ہے نام خواجہ کا

نہین وہ دام ہے کہوٹا کہ جسپہ نام ہو ثبت
جہان مین چلتا ہے سکّہ مدام خواجہ کا

(۵۸)

خلافِ شرع ہین اے رند تو نہ مجھکو ڈرا
بجا ہے صحو کو سجدہ سلام خواجہ کا

(۵)

کیا بتاؤن دل نے میرے کیا کیا
شور برپا عالمِ بالا کیا

خیر و شر کے آپ خود مختار ہین
چھپ کے پردہ مین مجھے رسوا کیا

تاج کرمنّا دیا انسان کو
معرفت کے واسطے پیدا کیا

للہ الحمد آج کی کیا رات ہے
جن و انسان آپ کو سجدہ کیا

(۵۹)

صورت اپنی دیکھنے کو صحو آپ
آئینہ پیدا کیا اچھا کیا

(۵)

ردیف ہائے موحدہ

مست و خوش ہوتا ہے دل لے جو کوئی نام شراب
ساقیا صدقے ترے مجھکو پلا جام شراب

خاص ہوا گرہ کی اور کسی جا کی نہو
تن مین جبتک رہے دم باقی ہین یا تم شراب

حالِ دل کسکو سناؤن اے مرے عالیجناب
پیتا ہر روز ہون لیکر مین بہت وافر شراب

مین نہین چاہتا اپنے سے مگر کیا مین کرون
دیتا اکثر ہے مجھے پیرِ مغان جام شراب

(۶۰)

محو کا حشر مین اے صحو نہ چھوڑون دامن
دادخواہ در پہ رہون مین پیے انعام شراب

(۵)

منصب مرا شاہی نہ گدائی مرا منصب
بہتان ہوا قالو بلائی مرا منصب

مشاطۂ ازل ہون مین مرا کام یہی ہے
سب جانتے ہین روئے نمائی مرا منصب

عالم مجھے کیا جان کے انجان ہوے ہین
مشہور تو ہے عقدکشائی مرا منصب

خالی نہین اک بات بہی مطلب سے ہماری | بہتر ہے بہلائی کہ برائی مرا منصب

(۶۱)

کس نام سے ہم تجہکو بہلا صحو پکارین
ہر شے مین ہو اجلوہ نمائی مرا منصب

(۵)

ردیف پائے تحتانیہ فارسی

مجہسے کیا پوچہتے ہین کیا ہین آپ | خود کو بہولین تو کیما ہین آپ
کون پہچانے نقشبندیِ گل | گلِ بے رنگِ بوالعلا ہین آپ
ذات پاک آپ کی ہے وجہ اللہ | شش جہت آئینہ نما ہین آپ
چشم رکہتے ہو دیکہو معنی کو | اپنی صورت پہ کیا فدا ہین آپ

(۶۲)

چہوڑو اے صحو خود نمائی کو
بت پرست اور ہم خدا ہین آپ

(۷)

ردیف تائے فوقانیہ

مدت سے ہون مین تشنہ لب و کام محبت | ساقی مجہے پلوا دے کوئی جام محبت
کچہہ کافر و مومن پہ نہین دیکہئے موقوف | پوشیدہ ہر اک دل مین ہے اسلام محبت
دل آپ کا اب گالیان کہا کر ہوا ٹہنڈا | پایا یہ دلا آپ نے انعام محبت
آتا ہے یہی دلمین کہ پہڑاؤن ڈہنڈورا | لیوے نہ کوئی اہل جہان نام محبت

کیا پوچہتے ہو یار و مرا حال عجب ہے | برباد کیا مجہکو دلارام محبت
عاشق کو ترے کوئی بہی اچہا نہین سمجہا | پہرتا ہے ہر اک کوچہ مین بدنام محبت

(۶۳)

آغاز جسے کہتے ہین انجام ہے اپنا
کیا پوچہتے ہو صحو تم انجام محبت

(۵)

سرگرم رہا کرتا ہے بازارِ محبت | عاشق ہے گران مول خریدارِ محبت
خالی نہ کسی فرد کو پایا دو جہان مین | ہے صاف عیان خلق مین آثار محبت
کیا جانے کوئی حالِ دلِ زار عزیزو | ہر روز فزون پاتا ہے اطوار محبت
حیران ہین اسے دیکہکے افکار طبیبان | اچہا کبہی ہوتا نہین بیمار محبت

(۶۴)

ہے سب سے الگ صحو پہ اون سب مین ہے شامل
پاتا ہے وہی آپکے اسرار محبت

(۵)

ہے پایا جو ساقی شرابِ الست | ہوا با مزہ دل کبابِ الست
کہا پہر تو قالوا بلےٰ خود بخود | کیا پیش قدمی جوابِ الست
ملایک کہے سب ظلوم جہول | سہا بار عاشق جوابِ الست
پڑینگے یہ لینے کے دینے دہان | جو پوچہین گے تمسے حسابِ الست

(۶۵)

نہین اس سے بہتر وظیفہ کوئی
پڑہو صحو ہر دم کتابِ الست

(۵)

کیا پوچہتے ہو چاک گریبان کی شکایت | کس منہ سے کہون مین دلِ بریان کی شکایت

وحشت ہی لئے پھرتی ہے اب مجھکو عزیزو — رہبر سے کرون قیس بیابان کی شکایت
گل خار مین رہتا ہے نہان خار ہی گل مین — کرنے کا نہین آنکھ سے شیطان کی شکایت
مردود نہ ہو جائے اوسے کہدو الٰہی سے — کرتا ہے کوی حضرتِ انسان کی شکایت

(۶۶) مذکور تو دربار مین ہوتا ہے کسی طرح — (۳)
ہے صحو دلِ بے سر و سامان کی شکایت

مین نہین کہتا زبان سے آرہی ہے بو بدوست — خونِ دل پیتے ہین ہر دم ساکنان کوی دوست
جسکو دیکھا تجھکو دیکھا آشنا نہ بیگانہ تہا — تہا ہر اک عالم مین پیدا کیا خیال روی دوست
کیا قیامت ہے کہ بولے آپکو پہرتے ہین ہم — دیر و کعبہ مین بہی دیکھا جا بجا ہی کوی دوست
کب نظر مین بہرتے ہین اونکے امیر و بادشاہ — ہے وہ لاپروا ازل سے پاسبان کوی دوست
چاہتا ہون دل سے پوچہون داد میری دیجیے — آپ سے بڑہکر نہین ہین شائقان کوی دوست
خوش نصیبی پر اونہون کے کیون نہو حسرت مجھے — وہ جو کہلاتے ہین عالم مین نگران کوی دوست

ہین ابوبکر و عمر عثمان و حیدر صحو زار
میرے حامی وقتِ مشکل امتحان کوی دوست

واز دست قدس اللہ سرہ العزیز این غزلی کہ ہر مصراعش مشتمل است بر دو زبان یعنی فارسی و ریختہ

(۶۷) (۵)

پاتا نہین بغل مین دل دلبر کجا برفت — کہدو کوی طبیب سے جانِ عزیز ما برفت

بہول گیا خوشی سے مین حفظ مراتبِ ادب — آجو گیا وہ سامنے از تہِ دل دعا برفت
کیون ہے ڈراتا ناصحا نیست عدوے ما کسے — مرنے کے آگے مر گیا بر سرِ ما قضا برفت
شرم و حیا نہین مجھے خانہ بخانہ میروم — عاشقِ بے نصیب ہون بر درِ او گدا برفت

(۶۸) پاتا نہین مین آپ کو اندر خویش گم شدہ — (۵)
صحو کہان چلا گیا محرمِ راز ما برفت

ردیف ثاے مثلثہ

عشق بتان کی دل مین رکہی آرزو عبث — زاہد بھٹکتا پھرتا ہے تو سو بہ سو عبث
جہگڑا پڑا ہے شیخ و برہمن کا دہر مین — دیر و حرم مین کرتے ہین یہ جستجو عبث
وحدت مین تیری بو لے البشر کی مجال کیا — کاٹی گئی زبانِ قلم گفتگو عبث
بچہڑا جو دوستون سے جہان مین ہوا خراب — بے نام بے نشان پہرا کو بکو عبث

(۶۹) کہدو یہ صحو سے کہ اب آتے ہین گہر ترے — (۷)
تکتا کہڑا ہے صبح سے تو چار سو عبث

ردیف حاے حطی تازی

جلوہ شانِ کبریا ہے آج — صندلِ شاہ بوالعلا ہے آج
دونون عالم ہین آئینہ صاحب — رو نما جا بجا ہوا ہے آج

اوٹھہ گئی ہے خودی خدا کی قسم — جلوہ افروز مہ لقا ہے آج
عید کا دن اگر کہین تو بجا — شور صلِّ علیٰ مچا ہے آج
دیکھتا ہے ادہر اودہر ہر سو — پوچھو عاشق سے کیا مزا ہے آج
ایسا رتبہ کسی کا ہوتا ہے — مہر و مہ آپ پر فدا ہے آج

(۷۰) صحو محتاج در پہ حاضر ہے — زور پر نخت نارسا ہے آج (۱۰)

ساقیا کیسا پلایا بھر کے تو پیمانہ آج — تیرے دیوانہ کا عالم ہو گیا دیوانہ آج
کو بکو سے دیکھنے جاتے ہین سب پیر و جوان — شہر مین شہرت ہوی ہے آرہا دیوانہ آج
گبر و ترسا عیش کرتے ہین جہانمین روز و شب — کعبۂ دل بن گیا ہے مومنو بتخانہ آج
فیصلہ ہوتا نہین ہے مدعی ہے زور پر — روبرو حضارِ مجلس کے ذرا بلوانا آج
ہو کا پیاسا شام سے بیٹھا ہون در پر آپکے — جلد تنخواہ اب مجھے سرکار سے دلوانا آج
آتشِ غیرت لگی تن مین یکایک یار آج — خیر ہے مونس ہوے ہین آپکے اغیار آج
بے نصیبی پر نہ روئین ہم دلا تو کیا کرین — دین کی دولت ہم لٹاتے ہین کھڑے سرکار آج
لگ گیا دامن مین دہبہ آبرو جاتی رہی — سنگ دہلیزِ صنم ہے زاہد و میخوار آج
آگ سینہ مین خریدارونکے ہے بھڑکی ہوی — ہے زیادہ کل سے بڑھکر گرمیِ بازار آج

(۷۱) صحو ایسا کام کر جو کام آوے کل ترے — ہم جتا دیتے ہین تجھکو جلد ہوشیار آج (۸)

صندلِ شاہِ بوالعلا ہے آج — رونق افروز مصطفےٰ ہے آج
کیا نظر مین تری نہین آیا — حق بہ شکلِ ابوالعلا ہے آج
کام بن آئینگے غلامون کے — خلعتِ مغفرت عطا ہے آج
میرے رتبہ کو کون سمجھے گا — اوج پر نخبتِ نارسا ہے آج
آج کی شب مین رونمائی ہے — ابتدا اور انتہا ہے آج
کوی حائل نہین رہا پردہ — قطرہ دریا مین مل گیا ہے آج
سوزشِ عشق سے کباب ہے دل — واہ رے واہ کیا مزا ہے آج

(۷۲) صحو منزل نہین سوا اوس کے — درِ محبوبِ کبریا ہے آج (۵)

ردیف حاے حطی

مضطر ہے تن مین دل مرا سیماب کیطرح — مرتا ہون یار ماہی بے آب کی طرح
اوس شعلہ رو کے عکس سے عالم ہوا عیان — روشن ہوا ہے دل مرا مہتاب کیطرح
کیونکر نہ سجدہ اوس بتِ کافر کو مین کرون — ابرو خمیدہ اونکے ہین محراب کی طرح
جلوہ نما ہے جب سے مرے گھر مین نازنین — اغیار جمع آئے ہین احباب کی طرح

(۷۳) اے صحو تو بھی ملک معانی کی سیر کر — قوت ہے تیری رستم و سہراب کیطرح (۴)

عشق نے تیرے صنم مجھکو بچایا بے طرح
چھوڑکر اسلام کو کافر بنایا بے طرح

دیر و کعبہ مین کہین تیرا پتہ ملتا نہین
دربدر شام و سحر مجھکو پھرایا بے طرح

صرف یہ تہمت ہے مجھپر مین کہون تو کیا کہون
نام ہستی کا مرے خاکہ اوڑایا بے طرح

(۷۴)
لیکے ساتھہ اغیار کو اے صحو آیا وہ صنم
بعد مردن قبر پر آکر ستایا بے طرح
(۵)

ردیف خاے معجمہ

ماہرو دولہا بنا ہے پہنکر پوشاک سرخ
اسلئے رہتی شفق ہے بر سر افلاک سرخ

سبز رنگت پر بخار و خون عاشق ہے نہان
سے پاتک ہے حنائی جامہ ادراک سرخ

انتظار یار مین شب بھر جو مین روتا رہا
اشک خونی سے ہوے ہین دیدہ نمناک سرخ

فرط رحمت سے کہون کیا حال ہوگا آپکا
دیکھکر امت کو ہونگے صاحب لولاک سرخ

خون برستا ہے فلک سے بدلے پانی کے مدام
ہے زمین کربلا اے صحو سرخ او خاک سرخ

منہ مین زبان نہین کہ کرین وہ بیان شوخ
راز الست مست ہوے عاشقان شوخ

آتا نہین زبانپہ وہ پوشیدہ راز ہے
کیا پوچھتے ہو صاحبو نام و نشان شوخ

دولت سے پُر ہے دامن دل تیرا دیکھہ لے
خالی نہین ہے کیسہ جان رازدان شوخ

دنیا و دین کے جھگڑے سے آزاد ہو گئے
کہلتے ہی آنکھہ ہوگیا مجھکو گمان شوخ

(۷۶)
اغیار مین سمجھتا تھا سارے جہان کو صحو
مشہور ہم ازل سے ہوے پاسبان شوخ
(۷)

ردیف دال مہملہ

مرا دل ہے محوِ جمالِ محمدؐ
وصال خدا ہے وصالِ محمدؐ

یہی کہہ رہا ہے مرا دل عزیزو
خیالِ خدا ہے خیالِ محمدؐ

ہوا جسکے باعث دو عالم ہی پیدا
بیان ہم کرین کیا کمالِ محمدؐ

نہ تھے جن و انسان زمین آسمان جب
ہوا ہے ظہورِ جمالِ محمدؐ

دل مردہ ہوتے ہین اکدم مین زندہ
ہے معجز بیان کیا مقالِ محمدؐ

سوا ذکر لیلی کے مجنون بنا دل
سنا دے کوئی مجھکو حالِ محمدؐ

(۷۷)
ہوا ہون مین اے صحو سوجان و دل سے
فدائے محمدؐ و آلِ محمدؐ
(۵)

اوس بت کی کرامت سے ادہر چھوٹے اودہر بند
ہم بیچہ حسرت سے ادہر چھوٹے اودہر بند

شاید کہ لکھا کاتبِ تقدیر نے تھا یہ
ہنگامہ کثرت سے ادہر چھوٹے اودہر بند

کیا کام نکالا ہے مری نفس کشی نے
دنیا کی محبت سے ادہر چھوٹے اودہر بند

ہم پہندے ہین صیاد کے جسدن سے پہنسے ہین
خالی نہ شرارت سے ادہر چھوٹے اودہر بند

کیا خوف تجھے صحو ترا یار ہے برمین

(۷۸) قربان اشارت سے ادھر چھوٹے اودھر بند (۷)

ردیف رائے قرشت

غیر دیکھا نہ کوئی بزم جہان مین آکر — آپ ظاہر ہوا پوشیدہ مکان مین آکر
پارسائی مین بنا دیکھو دکان مین آکر — کیا حلاوت ہے ملی سود و زیان مین آکر
ضبط کچھہ کر نہ سکا فاش ہوا عالم مین — پا گیا راز دلی آہ و فغان مین آکر
مرغِ دل کو کیا آدم کے ہے زخمی ظالم — واہ کیا کام کیا تیر و کمان مین آکر
جسنے یہ کھیل نکالا ہم اوسے جانتے ہین — تفرقہ ڈالے ملک وہم و گمان مین آکر
آپ سلطانِ دو عالم ہین گدا آپ ہی ہین — منتظم آپ ہوے خورد و کلان مین آکر

(۷۹) کھولکر دیدہ تحقیق اوسے دیکھہ ذرا (۴)
کون بیٹھا ہے ترے صحو مکان مین آکر

ستاتے ہو عبث ہمکو صنم تم مہربان ہوکر — نہین کچھہ قدر کرتے ہو ہماری قدردان ہوکر
کسے تو غیر سمجھا ہے یہ تیرا صرف دھوکا ہے — جہان مین گم ہوا ہے وہ نشانِ بے نشان ہوکر
چھپاے سے کہین بھی حسن چھپتا ہی حسینونکا — کیا کرتے ہین نظارہ وہ خود ہی پاسبان ہوکر

(۸۰) کھڑے ہین روبرو تیرے لگاتے صحو مین تہمت (۲)
یہ کیون نامہربان ٹھہرے تمہارے مہربان ہوکر

میری صورت کا ہی عاشق حور و غلمان چھوڑکر — بلبل وحشی بنا دل باغِ رضوان چھوڑکر

خاک مین کیا چیز ہے ناچیز کا شیدا ہوا — تاجِ خسرو چھوڑکر تختِ سلیمان چھوڑکر

(۸۱) (۵)
کیا تجھے سودا ہوا ہے گھر مین دلبر چھوڑکر — دیکھے ہے پانی کے اندر ماہِ انور چھوڑکر
کیا کہین کس سے گہین فریاد رس کوئی نہین — آئے ہین اب ہم یہان تختِ سکندر چھوڑکر
دونون عالم مین نہین عزت سوا تیرے کہین — ہے کہان مجھکو سہارا آپکا در چھوڑکر
آب و دانہ نے ہے کی آخر مری مٹی خراب — گردشِ افلاک سے ہون تنگ بستر چھوڑکر

(۸۲) وقت جو گزرا سو گزرا صحو اب ہشیار ہو (۵)
کیا ترے پچھتاے سے ہوتا ہے گوہر چھوڑکر

قطرہ کا قطرہ رہا ہے وہ دریا ہوکر — کیون مقید ہوا آدم تو خلیفہ ہوکر
پوچھتے کیا ہو مرا حال اوسی سے پوچھو — جان انجان ہوا یار شناسا ہوکر
خوب پہچانتا ہون آپ کو ہرجائی ہو — آیا کس شان سے ہے خاک کا پتلا ہوکر
ایک ہی شخص ہے یان پردۂ تحقیق کہان — مار ڈالا مجھے سرکار نے پردا ہوکر

(۸۳) حسن یوسف کی تمنا مین شب و روز اے صحو (۵)
نام بدنام کیا عشقِ زلیخا ہوکر

رہا اولجھا دلِ شیدا تری زلفِ معنبر پر — جو دیکھا مر مٹا ہوگا جمالِ روے انور پر
خدارا میری آنکھون سے اگر دیکھے کوئی آکر — فلک سے نور برسے ہے سرِ فرہاد کے در پر
اٹھا جسکا تعین ہو وہ سمجھے بات کو میری — کہون کیا صدق مین اپنا گمان ہوتا ہی ہر ہر پر

نہ اُٹھون گا کبھی ہرگز صبا چل کام کر اپنا — لگا بستر کو مین بیٹھا شہِ فرہاد کے در پر

(۸۴)

بہت سی خاک چھانی صحو پر اونکو نہین پائے
نہ کیون پھر جان دینا سہل ہو ایسے دلبر پر

(۴)

پردۂ میم مین چھپے ہین حضور
ہم سے نزدیک ہین نہین کچھ دور

تمکو زاہد ارم مبارک ہو
کہ دو زاہد سے کیا کرین ہم حور

سینہ سوزان ہے چشم گریان ہے
پڑ گیا جس سے دل مین ہے ناسور

(۸۵)

پوچھو لیلی سے حال مجنون صحو
خار سے پا ہوئے ہین چکنا چور

(۷)

ردیف زائے معجمہ

کیا شان تری ہے صل علی سلطان الہند غریب نواز
کہتے ہین تجھے ادنی اعلی سلطان الہند غریب نواز

مین ایک نہین ہون تیرا گدا بہتیرے پڑے ہین در پہ ترے
بھولو نہ مجھے تم یا مولا سلطان الہند غریب نواز

مین مفلس ہون کیا نذر کرون قربان ہے تجھ پر جان و دل
یہ ہدیہ ہو مقبول مرا سلطان الہند غریب نواز

ڈھونڈا مین جہان مین ہر اک جا اب تک کر آیا ہون مین یہان
اجمیر مین پائے تم خواجہ سلطان الہند غریب نواز

دربار مین تیرے جو آیا سب مقصد دل کے بر پایا
ولوا دے سخی شیئاً للہ سلطان الہند غریب نواز

ہر ایک وسیلہ رکھتا ہی مین تیرا ہون تو میرا ہے
میرا نہ کوئی ہے تیرے سوا سلطان الہند غریب نواز

یہ صحو غریب اس در کے سوا اب جائے کہان فرماؤ تمین

(۸۶) بیکس بندہ ہے یہ تیرا سلطان الہند غریب نواز (۵)

ولہٗ فی مناقبہٖ

یا حضرت خواجہ اجمیری سلطان الہند غریب نواز
کر دیجے خودی سے مجھکو بری سلطان الہند غریب نواز

فریاد کرون کس سے جا کر ہے موج بپا مندیا گھری
تم پار لگا دو کشتی مری سلطان الہند غریب نواز

پوچھے گا فرشتہ گر مجھسے ہی کون ترا رب کہے تو سہی
بس دو نگاہی مین تیری سلطان الہند غریب نواز

دربار مین تیرے حاضر ہی جو فرد بشر وہ شادان ہے
اب میرے لئے ہے کیا دیری سلطان الہند غریب نواز

(۸۷) ہان صحو کی عرض اب سن لیجے اکبار کرم اب کیجے (۵)
یہ دل مین ہمارے آگہی سلطان الہند غریب نواز

فیض بخش جن و انسان حضرت بندہ نواز
کیجیے بندہ پر احسان حضرت بندہ نواز

چھوڑ کر دنیا و دین کو آپڑے در پر ترے
ایک مدت سے ہون دربان حضرت بندہ نواز

کہہ نہین سکتا زبان سے حال روشن ہے مرا
سینہ سوزان چشم گریان حضرت بندہ نواز

مین نہین جاؤنگا ہرگز کوئی جائے یا رہے
نیک و بد ہین تیرے مہمان حضرت بندہ نواز

(۸۸) صحو ایک ادنی غلامون مین ترے مہجور ہے (۵)
دوسرے ہین شاد و خندان حضرت بندہ نواز

ردیف شین معجمہ

دن رات رہا کرتے ہین زردار فراموش — وہ یار فراموش ہم اغیار فراموش

کس سوچ مین ہے دیر سے معلوم نہین ہے
منبر پہ چڑہا بیٹھا ہے مکار فراموش

دنیا سے غرض اونکو نہ عقبیٰ سے سروکار
عاشق ہین ترے کا فر و دیندار فراموش

موسیٰ کی طرح طور پہ بیہوش گرین گے
مے پی کے ہوئے طالبِ دیدار فراموش

(۸۹)

مختار ہے سرکار ادا سے بخشے نہ بخشے
رہتا ہے ترا صحو تو ہر بار فراموش

(۵)

ردیف عین معجمہ

سانس سرد اور قلب آتش زاد ہو ان بتی چراغ
خود مین جب دیکھا نظر آیا دہوان بتی چراغ

باندہتا ہے روشنی جو جلد ہوتا ہے فنا
ہے زبانِ حال سے گویا دہوان بتی چراغ

کھول کر مو باف و زلف و رخ بناتا ہے وہ بت
کیون نہ لہرائے سر دریا دہوان بتی چراغ

پوچھہ لو ہر اہلِ دل سے ہے گواہ اس بات کا
ہے نہان فانوس تن مین کیا دہوان بتی چراغ

(۹۰)

شب کو جان و دل جلا کر آہ کر اے صحو تو
رات کو درکار ہے ہر حاد دہوان بتی چراغ

(۵)

ردیفِ فا

آج ساقی کا مرے ہے میکشو غسلِ شریف
دوستونکی عید ہے اے دوستو غسلِ شریف

کہدو زاہد سے نہ چھوڑے میکشونکو آج کل
ہے خوشی کا دن ہمارا منعمو غسلِ شریف

حضرتِ موسیٰ و عیسیٰ دیکھنے کو آئے ہین
میرے مولا کا ادب ہے لیچلو غسلِ شریف

پل مین کردے گا تو نگر صدقِ دل سے آئیے
یہ تو ہے اکسیرِ اعظم مفلسو غسلِ شریف

(۹۱)

بیخودی مین بڑہ نہ جانا ہے ادب لازم یہان
گوشِ دل سے صحو تم سنتے چلو غسلِ شریف

(۵)

بلا تیرا کیسا یہ حال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف
یہ خیال کیسا خیال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

کبھی شیخ ہین کبھی برہمن کبھی بت پرست اور بت شکن
یہ اک اونکا ادنیٰ کمال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

کہین بھولا بھٹکا تو آیا ہے ارے بے پتہ تو پتہ بتا
تو ہی شخص عکسِ جمال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

کرے فکر کوئی تو کیا کرے تری ذات ایک ہے نام دو
جو جمال ہے وہ جلال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

(۹۲)

کبھی کہتا انت زبان سے تبھی اکبھی رہا ہے انا انا
ترا صحو خوب خیال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

(۵)

ردیف قاف

تجھی سے ہر اک جا جہان مین ہے رونق
زمین آسمان لامکان مین ہے رونق

گیا بھول زاہد طمع مین کسیکے
وہ سمجھا کہ باغِ جنان مین ہے رونق

غنیمت سمجھتا ہون چپ بیٹھنے کو
برابر گمان بدگمان مین ہے رونق

مرے یا جئے کوئی کیا غم ہے تجھکو
سدا زلفِ عنبر فشان مین ہے رونق

کوئی صحو سے جاکے اتنا تو کہدو

(۹۳) کہ تجھسے ہوی دوجہان مین ہے رونق (۵)

ردیف لام

یکتا ہے زمانہ مین مرے یار کا صندل — نکلا ہے بڑی دھوم سے سرکار کا صندل
دردِ سرِ عشاق شفا پائے نہ کیونکر — ملجا ہے اگر قاسمِ ابرار کا صندل
سب پیر و جوان مست ہین بے بادہ کشی کے — ہے آج یہان شبلی و عطار کا صندل
کس شان سے لائے ہین ملک دھوم تو دیکھو — اے صل علی قاسمِ ابرار کا صندل

(۹۴) بخشائشِ عصیان کا وسیلہ ہے ہمارا — کافی ہے تجھے صحو ترے یار کا صندل (۵)

یہ قدرت سے جو خالق نے بنائی قندیل — عرشِ اعظم سے یہ جبریل نے لائی قندیل
آئے ہین جن و بشر دیکھنے جلوہ اسکا — روضۂ پاک مین کیا خوب لگائی قندیل
آئینہ اوسکو جو کہئے تو بجا ہے یارو — پرتوِ یار کی صورت نے دکھائی قندیل
دردِ دل شور و فغان اوسکی ضیا سے ہی عیان — آگرہ سے بخدا دیکھو یہ آئی قندیل

(۹۵) فیضِ صحبت کا اثر آج تلک باقی ہے — جان اور دل مین ترے صحو در آئی قندیل (۵)

حقیقت مین حق ہے مرا نہاد دل — خدا دان خدا بین خدا آشنا دل
کہو شوخ سے کوئی اتنا تو جا کر — مین لاؤن کہان سے بنا کر نیا دل

وہ جانِ جہان جب سے جلوہ نما ہی — مرا عرشِ اعظم سے اعظم ہوا دل
مرا دین و ایمان و مذہب یہی ہے — برا ہے مرا دل بھلا ہے مرا دل

(۹۶) اسے چھوڑ کر صحو جاؤن کہان اب — بنا ہے کچھہ ایسا مرا آشنا دل (۶)

مرا حال دل ہے سنانیکے قابل — کرون کیا نہین ہے چھپانیکے قابل
لیا سر پہ اپنے وہ بارِ امانت — فقط کیا ہمین تھے اٹھانیکے قابل
برہمن سے کہدو کہ پھونکے نہ ہرگز — یہ مردہ نہین ہے جلانیکے قابل
بلانے سے میرے او نہین ننگ آیا — نہین یہ مکان اونکے آنیکے قابل
دُرِ و نم خدا سے ستاؤ نہ اتنا — فقیر اب نہین غم اٹھانیکے قابل

(۹۷) کہانی بھلا صحو کی کون سنتا — یہ باتین ہین آنسو بہانے کے قابل (۵)

سنانا مجھکو ہے لازم نہ ماجرا قاتل — طلب کرے نہ کرے اپنا خون بہا قاتل
نہ کر تو قتل مین تاخیر سوچتا کیا ہے — جھکا دیا ہے ترے روبرو گلا قاتل
سمجھتا ہون مین اشارے سے آنکھہ کے تیرے — ہوا ہے خاتمہ بالخیر اب مرا قاتل
ہوا نہین ہے کلیجہ ابھی ترا ٹھنڈا — مِلا مِلا کے مجھے خاک مین مٹا قاتل

(۹۸) ابھی سے آنکھہ چراتا ہے صحو سے کیون تو — بیان کرون گا یہ فردِ امین مین عاقاتل (۵)

ردیف میم

در مناقب شیخ سلسلہ می فرماید

دیوانہ ہون مشتاق لقائے شہِ قاسم
بتلادے کوئی مجھکو سرائے شہِ قاسم

دنیا سے غرض مجھکو نہ عقبیٰ کی طلب ہے
خواہان نہین شاہا مین سوائے شہِ قاسم

کیا دیر ہے حاصل ہو ابھی فقر کی دولت
گر پاس مجھے اپنے بلائے شہِ قاسم

ساقی ترے میخانہ کا صدقہ اسے ملجائے
سائل کو کوئی جام پلائے شہِ قاسم

(۹۹)

ہے صحو کی بس اب یہ تمنائے مبارک
یارو مجھے خمخانہ بنائے شہِ قاسم

(۵)

نگاہِ یار جادو سے نہین کم
جو زندہ ہین دلِ مردہ تو کیا غم

اگر دیکھے گداز دل عجب کیا
مہوس چھوڑ دے اکسیر کا غم

کہین کس سے کہ سلطان زمن ہین
پہن کر آئے جامہ خاک کا ہم

تمہاری یاد مین بیٹھے ہین کب سے
کرم کیجے سر تسلیم ہے خم

(۱۰۰)

نہین اے صحو خالی شیشۂ دل
بغل مین ہے ترے اکسیر اعظم

(۵)

تو نے عجب دکھا دیا جادو سامری صنم
آگ مین ہے خلیل کی جلوہ آذری صنم

خضر و مسیح پر بھی اب تیغ ادا چلے گی کیا
زندہ نہین رہے کوئی حکم ہے نادری صنم

ڈر تو خدا سے محتسب کر نہ گمان بد کبھی
شیشہ بغل مین ہے کہان پردہ مین ہے پری صنم

اہل زمین ترے فدا اہل فلک ترے نثار
غش مری طرح سے ہوے زہرہ و مشتری صنم

(۱۰۱)

تیرے سوا نہین ہے صحو دونون جہانمین کرتین
کرتا ہے ہر زمانہ مین دعوی داوری صنم

(۵)

بچشم اہل جہان صورت حباب ہین ہم
نہ پوچھو بحر حقیقت کے سیل آب ہین ہم

دہان سے آئے یہان پر مثال خوابیدہ
بس اپنے آپ خودی سے ہوے حجاب ہین ہم

مجھی سے گنتی ہے اعداد اور واحد کی
کسیکے ہاتھہ سے کیا کیا برے حساب ہین ہم

کیا ہے سجدہ ملایک نے جد امجد کو
مگر جہان مین ہوے دربدر خراب ہین ہم

(۱۰۲)

اٹھا جو پردہ دوئی کا رہا بس ایک وجود
جدہر کو دیکھا اودہر خود ہی انتخاب ہین ہم

(۷)

ردیف نون

کیا جوش باطن کہ ظاہر ہوا ہون
نہ بحر بقا ہون نہ موج فنا ہون

عیان ہے مقید مین مطلق کا جلوہ
کہون تمسے کیا مین برا ہون بلا ہون

مفخر مجھی سے ہوا تاج کاسہ
کبھی مین ہون سلطان کسی جا گدا ہون

یہ سب شعبدے مجھسے ظاہر ہوے ہین
دو عالم مین مین اک تماشا ہوا ہون

نظر کر ذرا دیکھہ معنی کو میرے
مین ظاہر مین اک نقطۂ معنی نما ہون

یہ طاقت ہے میری بغیر از ستون کے
کھڑا دیکھہ سات آسمان کو کیا ہون

(۱۰۳)
ہوا شوق سے ہے یہ سارا تماشا
ظہورِ دو عالم کا مین مدعا ہون
(۵)

کمالِ حسن یہی ہے کہ بے حجاب نہین
مقابلہ مین ترے کچھہ بھی آفتاب نہین

یہ کیسی بھٹی چڑھی آگرہ مین ہے یارو
جہان مین ایسی تو ہرگز کہین شراب نہین

جناب ساقیِ اجمیر کا ہوا ارشاد
بیو شراب خوشی سے کہ کچھہ حساب نہین

شرابِ خون ہے عاشق کا شک نہین اسمین
مزے مین پوچھو تو دل ساعیان کباب نہین

(۱۰۴)
ندے تو صحو حوالہ کتاب کا مجھکو
ہمارے پاس تو دل کے سوا کتاب نہین
(۵)

قدم پر ترے جان وارے ہوے ہین
بھلے یا بُرے ہم تمہارے ہوے ہین

سجے تن پہ بیٹھے ہین وحدت کا جامہ
وہ کثرت کی چادر اُتارے ہوے ہین

پڑا شور مسجد مین وہ دار پر ہے
انا الحق ہو الحق پکارے ہوے ہین

ڈراتا ہے دوزخ سے ہمکو تو زاہد
ازل سے کسیکے سہارے ہوے ہین

(۱۰۵)
بہت صحو پا بحرِ وحدت مین مارے
خودی چھوڑکر ہم کنارے ہوے ہین
(۸)

موت کیا آکر کرے گی خانۂ بیمار مین
مرچکا مرنے کے آگے اشتیاقِ یار مین

اسقدر گمنام ہون تیرے لئے مین صبح و شام
ڈھونڈھتی پھرتی قضا ہے کوچہ و بازار مین

مردہ زندہ کیون نہ ہوئے وہ مسیحِ وقت ہین
معجزہ عیسیٰ کا دیکھا آپ کی گفتار مین

ہے قیامت کا نمونہ قدِ بالا دیکھئے
سر سے پا تک ہے نزاکت آپ کی رفتار مین

اِک زمانے سے ملازم ہون شکایت کیا کرون
جمع ہے تنخواہ میری آجکل سرکار مین

کسلئے شیخ و برہمن ہین جھگڑتے رات دن
رشتۂ الفت ہے یارو سبحہ و زنار مین

مین اسی امید پر حاضر ہوا ہون دور سے
ادنیٰ و اعلیٰ ہین یکسان آپکے دربار مین

(۱۰۶)
کیا نہین تیرے مین وہ گلرو سمایا حیف ہے
صحو ہوشیار کیا ہے دیکھتا گلزار مین
(۷)

آستانِ پاک پر کب سے کھڑا مین بھی تو ہون
نام لیوا۔ عاشقانِ بوالعلا مین بھی تو ہون

کسلئے بھولا ہے مجھکو کیا مری تقصیر ہے
تیرے مشتاقون مین پیارے جانفرا مین بھی ہون

سب رقیب اب دیکھتے ہین بس حقارت سے مجھے
کہہ نہین سکتا کہون کیا خاکِ پا مین بھی تو ہون

سیکھہ لین مجھسے مہوس نسخہ یہ اکسیر کا
جستجو کو چھوڑ دے کیمیا مین بھی تو ہون

بے تصور کا تصور دل مین پیدا ہوگیا
اِک جوابِ خود نمائی ماسوا مین بھی تو ہون

کوی بھی سمجھو نہ سمجھو بات تو یہ راست ہے
ہان سبب انجامِ عالم کا ہوا مین بھی تو ہون

(۱۰۷)
آپ خود مختار ہے وہ خیر و شر کا صحو بس
ہر کسی کا راہزن اور رہنما مین بھی تو ہون
(۵)

ہے برآمد برملا اوس شوخ کو پردا نہین
جلوہ دیدارِ جانان آج ہے فردا نہین

اِس زمانہ کی شکایت کیا کرے کوئی بشر
قحط ہے عالم مین واللہ عاشقِ شیدا نہین

جلوہ دکھلادے ہمین اجنحاف کی کیا بات ہے
گھر سے جب باہر نکالا اوسکی الفت دیکھئے

بندہ پرور تیرے قربان یان کوی موسی نہین
ساتھہ ہے وہ ہر کسی کے کوی بہی تنہا نہین

(۱۰۸)

کیا غرض دنیا و دین سے جو کہ تیرا ہو گیا
صحو پھر دیکھا جہان مین طالبِ مولا نہین

(۵)

کوچہ مین تیرے دیکھا تو فکرِ رسا نہین
اس عالمِ سراب سے کیا کام تھا ہمین
ہر جلوہ تیرا یار عدیم المثال ہے
مرنا مجھے قبول ہے۔ کہتا ہی کیون طبیب

آئینہ مُنہ دکھائے کسے دوسرا نہین
دیکھا جہان مین اپنا کوی آشنا نہین
تجھسا حسین کوئی جہان مین ہوا نہین
وہ درد کون سا ہے کہ جسکی دوا نہین

(۱۰۹)

کیا کام صحو کو ہے سوا آپ کے جناب
مقصد نہین مراد نہین مدعا نہین

(۵)

نازو ادا ہین اونکے یہ جور و جفا نہین
شیخ الحرم سے کام نہ بیت الصنم سے کام
ڈہونڈین ہین کسکو آپ بتا و پتہ مجھے
دیر و حرم مین سر کو پٹکتے ہین کس لئے

خوبان کے دلمین نام کو بوئے وفا نہین
دل کے سوا بس اپنا کوئی رہنما نہین
بزمِ جہان مین آیا کوئی دوسرا نہین
تمکو پتہ تو شیخ و برہمن ملا نہین

(۱۱۰)

اے صحو جو کہ عشق مین آسودہ دل ہی خوب
کچھہ اوسکو اپنے جینے کا ہرگز مزا نہین

(۵)

عمر کہو یا دم کو بیجا نا نہین
دم مین وصلِ یار تہا جانا نہین

ہے یہی قولِ بزرگان یاد رکھہ
گر تو دانا ہے تو نادان بنکے رہ
عین کے دریا پہ جیسے راگ ہو
ہوش دم رکھہ قیس یہ جانا نہین

دور ہو دنیا سے ملجانا نہین
دام مین آیا تو وہ دانا نہین

(۱۱۱)

دیکھتی بیٹھی ہے پتلی آنکھہ مین
صحو تو نے آپ کو جانا نہین

(۳)

اودہر وہ موذی بلا رہا ہے ادہر مین شغلِ شراب مین ہون
حباب دریا مین سینکڑون ہین میان دریا حباب مین ہون
کبہی برہمن کبہی ملا کبہی ہے رہبر کبہی ہے رہزن
کہون مین کیا تجھکو اے مسلمان بتا عذاب مین ثواب مین ہون

یہ بات میری نہ سمجھنے والون خودی کے خود مین حجاب مین ہون
ہر ایک جا اور ہر ایک صورت مین آپ مین ہون سراب مین ہون

(۱۱۲)

جمع احباب ہین محفل مین ولے یار نہین
سر پہ فرہاد نے افسوس سے تیشہ مارا
یہ سنا دیجے کوئی جاکے زلیخا کو ضرور
کفر و اسلام کے جھگڑے سے وہی دور رہا
کچھہ اثر ہوتا نہین آہ کا میرے یارب
ہے مسیحا تو کہان جلد خبر لے اوس کی

کوئی ہمدم نہین مونس نہین غمخوار نہین
جانِ شیرین کو ملا شربتِ دیدار نہین
تیرے یوسف کا کوئی تجھسا خریدار نہین
دین و دنیا سے رہا جسکو سروکار نہین
دردِ دل کس سے کہون قابلِ اظہار نہین
تیرے بیمار کے کچھہ خیر کے آثار نہین

(۷)

(۱۱۳)

اوسکو پروا نہین اے صحو کسیکی ہرگز
ہے بشر کون سا جو طالبِ دیدار نہین

(۵)

عشق مین تیرے صنم دولتِ ایمان بھی نہین
بندہ کافر بھی نہین اور مسلمان بھی نہین

ایک نقطہ سے اُٹھا نقشِ طلسماتِ جہان
خود وہ ظاہر ہے ہر اک نفس مین پنہان بھی نہین

نظر آئی ہے ہر اک صورتِ وہمی مجھکو
تن نہین جان نہین جان کا جہان بھی نہین

درِ دولت پہ ترے آٹھ پہر حاضر ہون
حضرتِ دل کے سوا آپکا دربان بھی نہین

(۱۱۴) تیرے دربار مین ہین ادنی و اعلی یکسان
صحو عبرت کی ہے جا رتبۂ سلطان بھی نہین (۵)

دردِ دل کی مرے دوا ہی نہین
وصلِ جانان سوا شفا ہی نہین

کیا کرے گا طبیب افلاطون
ایسا نسخہ کبھی لکھا ہی نہین

چھوڑ دو میرے حال پر مجھکو
پندِ ناصح سے کچھ ہوا ہی نہین

تھا جو پردہ دوئی کا دل سے اُٹھا
میرا مجھکو پتہ ملا ہی نہین

(۱۱۵) باغِ عالم مین کہل گئے گل صحو
غنچۂ دل مرا کھلا ہی نہین (۲)

(۱۱۶) رازِ پوشیدہ ابھی آپنے سمجھا بھی نہین
حسنِ یوسف بھی نہین عشقِ زلیخا بھی نہین

لب پہ ہر رند کے ہی آج انا الحق کی صدا
کوئی قاضی نہین سولی پہ چڑھاتا بھی نہین

(۱۱۷) عاشقونکو خوف کیا ہے گرچہ وہ ناکام ہین
مر چکے ہین جیتے جی زندہ برائے نام ہین (۵)

آجہانمین کیا وہ دیکھا گر ند دیکھا آپ کو
اونکی آنکھین ظاہری بے مغز کا بادام ہین

ہاتھہ سے صیاد کے مشکل ہے بچنا دوستو
مرغِ دل بیچارہ تنہا اور بلا کے دام ہین

حق کہا منصور نے جو کچھہ کہا حق کی قسم
چار جانب اوسنے دیکھا عشق کے صمصام ہین

(۱۱۸) نام روشن ہو کسی کا ہے نگینہ روسیاہ
دیکھہ لو اے صحو عاشق خلق مین بدنام ہین (۲)

ولہ قدس سرہ

جو تمکو پردہ تھا ہمسے صاحب تو کون مانع تھا پہلے کرتے
وصال مین اب فراق کیسا جو مُنہ دکھا کر چھپا رہے ہین

جسے مین سمجھا تھا دوست اپنا وہ میرا دشمن عزیز نکلا
مزے اوڑاتے ہین گھر مین بیٹھے وہ صحو کا دل جلا رہے ہین

دل ناشاد کو مین شاد کرون یا نکرون
خانہ برباد تجھے یاد کرون یا نکرون

تنگ رہتی ہے طبیعت قفسِ تن مین مری
ہمدمو مرغِ دل آزاد کرون یا نکرون

ہے تقاضے پہ تقاضا مجھے ہر دم ہر آن
عالمِ غیب کو ایجاد کرون یا نکرون

ہاتھہ ہے بڑھنے لگا جیب و گریبان کی طرف
اے جنون کچھہ تری امداد کرون یا نکرون

(۱۲۰) تو ترکِ مسجد کی بنا ڈالی ہے ہمنے اے صحو
ساقیا میکدہ آباد کرون یا نکرون (۵)

ذکر کسکا ہو رہا ہے محفل احباب مین
ہے حرارت اور ہی کچھہ اس دلِ بیتاب مین

جامِ ساقی آئینہ ہے محتسب سے خوف کیا
دیکھتے ہین روئے دلبر ہم شرابِ ناب مین

حسرتِ دل دربدر اوسکو پھرا ے عزیز
حضرتِ یوسف کو دیکھے گر زلیخا خواب مین

بیٹھنا اک دو نفس ملکر غنیمت جانئے
تفرقہ انداز ہے چرخِ کہن احباب مین

(۱۲۱)

صحو پردہ ہمسے کیون تم غیر سمجھے ہو کسے
دیکھتے ہو کسکو بیداری مین کسکو خواب مین

(۵)

بحرِ الفت مین ترے اشکِ رواں رکھتے ہین
سوزِ دل آہ شرر سوز فغان رکھتے ہین

ہم وہ مجنون ہین کہ لیلیٰ کو نہان رکھتے ہین
عرشِ اعظم کے سوا اور مکان رکھتے ہین

تا قیامت ترے عشاق نہون گے سیراب
جامِ جم مے سے بھرا لب پہ فغان رکھتے ہین

جنس ارزان ہے جو جی چاہے خریدو ہمسے
اے خریدارو مگر عشقِ گران رکھتے ہین

(۱۲۲)

صحو لائے ہین نہ لیجائین گے کچھہ خوب سمجھہ
لوگ دیوانے ہین یہ وہم و گمان رکھتے ہین

(۵)

راز ہے کیا حضرتِ انسان مین
جسکو دیکھا ہے اوسی کے دہان مین

بوالعجب ہے حسن تیرا لامکان
جیتے جی لاکھون مرے ارمان مین

عشق مین کافر ہوے ہم زاہدا
کیا ضرر آیا ترے ایمان مین

سُن چکا پیرِ مغان رازِ نہان
کیا چھپا ہے پردۂ امکان مین

(۱۲۳)

دیکھنا ہے دیکھہ لو عالم مین تم
صحو اوسے ہر آن مین ہر شان مین

۵

شور بیجا ہو رہا ہے محفلِ اغیار مین
جا ہی پہنچین گے ہم ایدل کوچۂ دلدار مین

میرا معبد میرا مسکن آستانِ یار ہے
دفن کرنا بعد مردن سایۂ دیوار مین

تجھکو جنت ہو مبارک مجھکو دوزخ ہی سہی
لطف اب پاتا نہین واعظ تری گفتار مین

کس کو ہم کافر کہین کس کو مسلمان ناصحا
ایک رشتہ ہے فقط تسبیح اور زنار مین

(۱۲۴)

صحو مقتل مین چلی آتی ہے خلقت دور سے
سر مرا لٹکا ہوا ہے اور کیا ہے دار مین

(۹)

ہین عجب طرح کے سامان ترے کوچہ مین
جمع ہین گبر و مسلمان ترے کوچہ مین

ایک سے ایک ہے ذیشان ترے کوچہ مین
نکل آئین گے سب ارمان ترے کوچہ مین

دین و دنیا کی تمنا نہین اب تیرے سوا
جان و دل ہو گئے قربان ترے کوچہ مین

تن تو بیجان پڑا رہتا ہے بستر پہ مرا
دم مرا رہتا ہے ہر آن ترے کوچہ مین

اے مرے شاہِ نجف مجھکو بلایا تو نے
ہو گئی مشکل مری آسان ترے کوچہ مین

چار دن کیلئے یان آیا تھا دل سیر کیا
اب کوئی دم کا ہے مہمان ترے کوچہ مین

جان رہے یا کہ نکل جاے مجھے خوف نہین
پایا مقصد کو مین اے جان ترے کوچہ مین

کبھی بھولے سے نہین مجھکو بلایا تو نے
ایک مدت سے ہون دربان ترے کوچہ مین

(۱۲۵)

صحو رحمت کی ہے جا کیون ہو غضب تم مجھپر
چاک کر ڈالا گریبان ترے کوچہ مین

(۵)

ولہٗ فی مناقب حبیب اللہ سلطان الھند قدس سرہٗ

لامکان کا مکین معین الدین
بادشاہ زمین معین الدین

دین دنیا کے شہریار ہین وہ — عالمِ ملکِ دین معین الدین
نام باقی ہے کس جلالت کا — ہند سے تا بہ چین معین الدین
رازدارِ خفی جلی ہین وہ — محرمِ علمِ دین معین الدین

(۱۲۶) بے ادب چشم ہے یہ صحو تری — (۵)
دیکھے ہے ہر کہین معین الدین

ہے سلام اوس پر جو ہے محبوبِ ختم المرسلین — سر سے تا پا ہے سراپا رحمۃً للعالمین
مرتبہ اس سے بڑا کیا ہو سکے گا دوستو — جسکا تھا گہوارہ جنبان حضرتِ روح الامین
کچھہ نہ سمجھا پڑہکے قرآن ظالمون نے حیف ہے — معنی قران ہے وہ آیتِ خیر المبین
ہر طرفہ غنچہ شگفتہ باغ مین پر اہل شام — خار سے بدتر سمجھہ وہ گل کہ حسین پو نہین

(۱۲۷) غیب سے آئی ندا جب شمر کا خنجر چلا — (۷)
صحو نہر معرفت لو چھپ گیا زیرِ زمین

تیرے ہاتون سے جنون جیب و گریبان چاک ہون — خوف کی کیا جاے ہے بیٹہا ہوا بیباک ہون
کوی بہی بہاتا نہین تیرے سوا تیری قسم — سر سے پا تک ہے قیامت - دیدہ ادراک ہون
ہے مرا رتبہ بڑا جسکو ملک سجدہ کیا — پھر کہون کیا دیکہنے کو مین تو ادنی خاک ہون
سب معما پا گئے احباب کس سے کیا کہون — ہان کسی کی آرزو مین چشمِ نم غمناک ہون
مین کسی کا آشنا میرا نہ کوئی آشنا — قید سے بے قید ہون مطلق سے یار و پاک ہون
بے نشان کے چلہ کا اک تیر مین ہون دوستو — ناوک اندازی مین بس مشہور مین چالاک ہون

(۱۲۸) جو کوی پوچھے گا مجھسے صاف کہنگا مین صحو — (۵)
مین سگانِ کوی و الا صاحبِ لولاک ہون

عالم مین سب سے پہلے ایجاد ہین تو ہم ہین — بیت الحرم کی صاحب بنیاد ہین تو ہم ہین
پوچھو نہ ہمسے حاصل اوس تخم بے نشان کا — آباد ہین تو ہم ہین برباد ہین تو ہم ہین
چاہو تو میرا ہر اک تم امتحان کر لو — نسبت سے خیر و شر کے آزاد ہین تو ہم ہین
عریان ہے تیغ اپنی نقشِ عدو کے سر پر — مشہور دو جہان مین جلاد ہین تو ہم ہین

(۱۲۹) اے صحو اپنی حالت ہے مثلِ خاک ہر دم — (۵)
کوچہ مین دلربا کے برباد ہین تو ہم ہین

جسے جلوہ نیا ہر پل کہون کیا وہ دکہاتے ہین — اوسے دیوانہ اپنا سر صاحب بناتے ہین
مین از خود رفتہ ہون یارو نہ پوچھو حال لیلی کا — سنے ہو یا نہین سن لو انا لیلی سناتے ہین
تجھے مطلب ہے کیا واعظ عبث کرتا ہی بدگوئی — جو پردہ کو اٹہاتے ہین وہی محبوب پاتے ہین
مین سو جان سے ہو اقربان وہ مردہ کو کرے زندہ — تڑپتے مرغِ بسمل ہین جو وہ باتین بناتے ہین

(۱۳۰) جفا کو ہمنے پیارے کی سراسر کیمیا سمجھا — (۸)
جلا کر خاک کرتے ہین وہ صحو اپنا بناتے ہین

پیدا کیا کون و مکان مین ملحدِ دیرینہ ہون — پہچانتے ہو مہربان مین ملحدِ دیرینہ ہون
مطلق مقید بن گیا اور پھر مکلف ہو گیا — دیر و حرم مین ساجدان مین ملحدِ دیرینہ ہون
گر مین کہون تو شرک ہے گر حق کہون تو کفر ہے — بولو تو کچھہ مجھکو میان مین ملحدِ دیرینہ ہون

مجبور ہون تو آپ ہون مختار ہون تو آپ ہون
نیکی بدی کا کاروان مین ملحدِ دیرینہ ہون

اِک حافظِ قرآن ہے اک ورد خوان شام و سحر
غافل خودی سے حافظان مین ملحدِ دیرینہ ہون

کہتے بشر مین بر فلک اہل فلک زیر زمین
انسان فلک پر بدگمان مین ملحدِ دیرینہ ہون

موزون کلامِ دلنشین بے حرف ہے معنی عیان
ہے گوش زد غیب اللسان مین ملحدِ دیرینہ ہون

(۱۳۱)

پر تو سے کسکے مہر و مہ تابان ہوے ہین بر فلک
ہے صحو روشن دو جہان مین ملحد دیرینہ ہون

(۵)

دو عالم کو ہر دم عدم دیکھتا ہون
تو جلوہ صنم دم بدم دیکھتا ہون

اُٹھا دل سے پردہ دوئی کا جو میرے
تو تن اپنا بیت الحرم دیکھتا ہون

کرون شوق سے کیون نہ سجدہ مین اوسکو
جہان تیرا نقشِ قدم دیکھتا ہون

سمایا ہے آنکھون مین جلوہ جو تیرا
جدھر دیکھتا ہون صنم دیکھتا ہون

(۱۳۲)

تیرے واسطے چھوڑ جنت کو آیا
مقدر کا صحو اب رقم دیکھتا ہون

(۱)

ناصحا تو نہ ڈرا خالی تری باتین ہین
یار کی کیا نہین ہمسے بھی ملاقاتین ہین

(۱۳۳)

ولہ

(۵)

شمعرویون پہ یہ عاشق جو جلے جاتے ہین
وصل کا تیرے صنم وہ ہی مزا پاتے ہین

ہو گئے ہم پہ خفا گھر سے نکالا باہر
چھوڑ کر اس در دولت کو کہان جاتے ہین

ہون گنہگار مگر اتنا وسیلہ ہے بہت
امتی دیکھیے سرکار کے کہلاتے ہین

یہ تمنا ہے مجھے آپ سے اے شاہِ عرب
آپ کیون یاد مری اب نہین فرماتے ہین

(۱۳۴)

شوق ہے صحو کے دلمین کہ تصدق جاؤن
مجھے صورت بھی نہین اپنی وہ بتلاتے ہین

(۵)

کیا ہے اندنون پیر مغان شراب گران
خبر ہے دل کا ہوا شہر مین کباب گران

عزیز و حال ہے پوشیدہ کہہ نہین سکتا
فراقِ یار مین ہے عالم شباب گران

سمجھ گئے ہین وہ مغزِ سخن کو نازک ہین
کہ بے پڑھے کے پڑی عشق کی کتاب گران

اودھر سے روز ہے طلبی ادھر سے غفلت ہے
ہمارے اونکے ہوا بیچ مین حجاب گران

(۱۳۵)

حضور کا ہے سہارا لکھا پڑھا تو نہین
ہے خوف صحو کو محشر کا ہے حساب گران

(۵)

جنابِ عزت اللہ سے عزیز و دست و امان ہون
میان نقد امانت کا ازل سے مین بھی خواہان ہون

کمالِ حسن و خوبی مین مقابل حور و غلمان ہون
جہان مین ہمسر دیکھو سراپا باغ رضوان ہون

نظر بازون کا میلہ ہے مجھے دیکھین ہین مڑ مڑ کر
تماشا گاہ عالم مین نوادر چیز انسان ہون

حقیقت سے نہین واقف جو جی چاہے سو کہتا ہے
مجھے سمجھا نہین زاہد مین ہندو یا مسلمان ہون

(۱۳۶)

ستاتے صحو کو کیون ہو نہین اچھا مزاج اوسکا
یہ دلِ بیمار ہے میرا ہوا خواہ گلستان ہون

(۶)

نہان ہو رہا ہون عیان ہو رہا ہون
مین موصوفِ جانِ جہان ہو رہا ہون

(١٣٧) تھا کیا صحو دیتے تجھے نام اپنا
مین اوس بے نشان کا نشان ہو رہا ہون (٦)

کوی کیا حقیقت کو سمجھے گا میری
دو عالم کو وہم و گمان ہو رہا ہون

تری جاہِ الفت مین اے عشق ہر دم
خمیدہ مین ابرو کمان ہو رہا ہون

حکایت نہین یہ شکایت ہے میری
خلایق مین مین ترجمان ہو رہا ہون

نہ پہچانا کوی خریدے بہت سے
مین یک چیز سود و زیان ہو رہا ہون

(١٣٨) دیکھیے اے صحو اب کیا ہوے گا انجام کار
رو برو اس بت کے ہون مین چشمِ گریان اندنون (٥)

جان لب ہے تشنہ دیدار جانان اندنون
زہر سے کچھ کم نہین ہے آبِ حیوان اندنون

دیر مین ناقوس پھونکا اور حرم مین دی اذان
دم مرا بھرتا ہے ہر گبر و مسلمان اندنون

عید ہے اہل نظر کی اور خوشی کی بات ہے
خانۂ تن مین ہوا وہ خوب مہمان اندنون

دور مین ساقی کے میرے جسنے پی لی ہے شراب
مست پھرتے شہر مین ہین اہل عرفان اندنون

غنچۂ دل کھل گیا ہے ہے معطر اب دماغ
چاک کر ڈالا ہون مین جیب و گریبان اندنون

مجھے دیکھو تو مین بیت الصنم ہون
بنا بیٹھا ہان شیخ حرم ہون

مجھی سے خیر و شر نے پای ایجاد
برائے نام مین لوح و قلم ہون

نہ چھیڑے اہلِ دنیا کوئی مجھکو
نشہ مین جو متا بے کیف و کم ہون

مجھے دیکھے نہ کوئی چشمِ اغیار
سراپا مظہرِ نورِ قدم ہون

(١٣٩) یہ میخانہ رہے آباد اے صحو
لبالب بادہ کش مین جامِ جم ہون (٥)

نہین سمجھے اوسے ہندو مسلمان
لئے بیٹھے ہین جو گبر اکفر و ایمان

جسے دیکھا جہان مین مبتلا ہے
یہ قصہ طول ہے عالم ہے حیران

قیامت تک یہی نوبت رہیگی
تلاش یار مین ہر اک ہے جویان

تری جادو بھری کیسی ہے صورت
غضب کرتی ہے یہ زلفِ پریشان

(١٤٠) بھلا ہے یا بُرا ہے روزِ محشر
یہ دستِ صحو ہے اور تیرا دامان (٤)

مُلا نہین سمجھا تو کیا یان مین نہین تو کون ہون
عالم مین ہون عالم نمایان مین نہین تو کون ہون

دہوکا نہین آیین ذرا صورت سے ہین معنی عیان
اے عاشقان بو العلایان مین نہین تو کون ہون

خانہ خرابی ہو چکی اے جنبشِ خانہ خراب
پردہ خودی کا خود ہوا یان مین نہین تو کون ہون

مین شیخ ہون مین برہمن مین بت تراش آذر بھی ہون
دیر و حرم مین جا بجا یان مین نہین تو کون ہون

تمہاری یاد مین جانا دم بیباک بیٹھا ہون
کیا ہے مرتجیب اپنا دل غمناک بیٹھا ہون

نہ سمجھین گے یہ نکتہ وہ جو کوئی اہل دنیا ہون
جہان مین جب کہین بیٹھا تو مین بیباک بیٹھا ہون

خبر اصلا نہین اسکی کرامات کاتبین کو بھی
کسیکی انتظاری مین ہین پوشاک بیٹھا ہون

درِ دولت پہ جانان کے مین اک عرصہ سے اے یارو
نہ سمجھو مجھکو سوتا ہون بہت چالاک بیٹھا ہون

(۱۴۳) ستاتے صحو کو کیون ہو خودی کو خود وہ بھولا ہے (۵)
مین اپنے نام پر یارو اُڑا کر خاک بیٹھا ہون

یار بڑا ہے بیوفا مقصدِ دل بر آئے کیون
کہوئے نہ خود کو جب تلک وصل کا لطف اُٹھائے کیون

ایسا نہ تھا وہ بیشتر رہتا جو یون الگ الگ
اب بھی وہی ہے وہ اگر پردہ مین منہ چھپائے کیون

اوسکی پسند اگر نہین اوسکی خوشی اگر نہین
خوابِ عدم مین چین تھا بزمِ جہان مین آئے کیون

دل مین وہ آتے جاتے ہین راستے ہین کہلے پڑے
غم سے جو جان سینہ ہو کوی اوسے بلائے کیون

(۱۴۳) عابد و متقی نہین بادہ پرست صحو ہے (۵)
کوئی نمازی اہلِ دین اوسکے مکان مین جائے کیون

تہمتِ بیہودہ سے لاچار ہون
غیر نہین ہون مین ترا یار ہون

جامۂ حنا کی مجھے پہنا کے یان
لائے کہان سے مین گرفتار ہون

قابلِ دید اب یہ تماشا ہے خوب
ہر جگہہ ہر رنگ نمودار ہون

ہر دو جہان آئینہ خانہ ترا
شخص ہون یا عکس پدیدار ہون

(۱۴۴) صحو ہوا خانۂ دل مین گزر (۵)
صاحبِ خانہ ترا مختار ہون

بت بھی تو ایک صورتِ جانان ہی اندنون
سمجھا نہ جو کہ اوسکو وہ نادان ہے اندنون

عشقِ بتان مین عمر تمامی گزر چکی
کیا شیخ بنکے بیٹھا مسلمان ہے اندنون

پہنے لباسِ سرخ ہے قاتل کھڑا ہوا
کپڑون مین رنگِ خونِ شہیدان ہے اندنون

سکتا ہے آئینہ کی طرح سے ہر ایک کو
عالم مرے جمال سے حیران ہے اندنون

(۱۴۵) بیچارہ ایک صحو اکیلا ہے کیا کرے (۵)
وحشت سے چاک چاک گریبان ہے اندنون

تن کہان ہے جان کہان ہے خسر و جانان کہان
عاشقِ مضطر ہے حیران عشق بے سامان کہان

صورت اوس بت کی بنے ہم تنکدہ مین آنکر
پردہ وہمی اُٹھا جب صورتِ انسان کہان

گرم ہے بازارِ نابینا جہان مین آجکل
ہے بغل مین مصحفِ او حافظِ قران کہان

دھوکا دے رکھا ہے اومنے بس اوس شوخ کا
یہ طلسمِ سامری ہے طاقتِ انسان مین

(۱۴۶) خواہشِ وصلِ صنم اے صحو کچھہ مجھکو نہین (۷)
آپ کو مین ڈھونڈتا ہون حسرتِ ارمان کہان

کئے کیا تھے اقرار ہم سے کہو تم
خلاف اوسکے باتین بنائے ہوے ہین

خبر عاشقون کو کرے کوئی جاکر
یہان رخ سے پردہ اُٹھائے ہوے ہین

جو دیکھے ہے قاتل وہی ہے ہمارا
غضب یہ کہ دل سے بھلائے ہوے ہین

یہ دنیا کے جھگڑون سے کیا کام ہمکو
دو عالم کو دل سے بھلائے ہوے ہین

کرے امتحان جسکا جی چاہے آکر
محبت کے صدمے اُٹھائے ہوے ہین

نہین خوف ہمکو نارِ دوزخ کا زاہد
وہ سینہ سے سینہ لگائے ہوے ہین

(۱۴۷) نہین آرزو دل مین اے صحو باقی (۵)
ہمین جلوہ اپنا دکھائے ہوے ہین

ہوا دل کسکا ہے دربان نہ یہ جانون نہ وہ جانون
تمہارے شان کے شایان نہ یہ جانون نہ وہ جانون

کوئی صورت پہ مرتا ہے کوئی سیرت پہ مرتا ہے
مین تیرے ناز کے قربان نہ یہ جانون نہ وہ جانون

یہ کیسا گھر بنایا ہے نہ شادی ہے نہ ماتم ہے
کہان ہے عیش کا سامان نہ یہ جانون نہ وہ جانون

مسلمان کسکو کہتے ہین برہمن کسکو کہتے ہین
محبت مین ترے جانان نہ یہ جانون نہ وہ جانون

(۱۴۸) محبت کسکو کہتے ہین کوی جا صحو سے پوچھو
کہان ہے سینۂ بریان نہ یہ جانون نہ وہ جانون (۸)

ردیف واو

دل مین خیال تیرے سوا دو جہان نہو
تو ہو جہان مین باقی یہ کون و مکان نہو

گھر مین سوائے تیرے کوئی دلستان نہو
ہنگام وصل گرد مرے پاسبان نہو

ہین ذات سے یہ تیرے سب آباد دو جہان
کیا وصف تیرا کوئی کرے گر زبان نہو

نقشِ قدم کی طرح سے خانہ خراب ہون
مجسا کہین جہان مین کوی بے نشان نہو

صورت پرست بلبل وحشی سا کو بکو
لازم ہے عاشقون کا کوئی آشیان نہو

اغیار ہین بہت سے مگر یار ایک ہے
دل کے سوا تو اپنا کوئی مہربان نہو

اہل زمانہ کس لئے انجان ہو گئے
بیقدر کر دئے ہین مرے قدردان نہو

(۱۴۹) لیلی کی یاد مین دل مجنون مچل گیا
ناقہ کے پیچھے صحو کہین ساربان نہو (۵)

جانان مین جان دونگا ایمان ندونگا تجھکو
ایمان اگرچہ چاہے نادان ندونگا تجھکو

آتش پرست جانان مین خود پرست تیرا
چھونے کبھی مین ایجان قرآن ندونگا تجھکو

جبتک کہ مین ہون تو ہے تیرے گمان مین باقی
ہرگز وصال اپنا انسان ندونگا تجھکو

یار و خلیفہ زادہ محجوب ہو رہا ہے
تختِ سکندری کی سلطان ندونگا تجھکو

(۱۵۰) بھولو نہ صحو کو تم وعدہ وفا کرے گا
حسرت کا داغ دل پر جانان ندونگا تجھکو (۵)

بے گنہ کسلئے جلاد نے مارا ہمکو
خون بہائی مین ہے کونین اجارہ ہمکو

کیا پتہ خوب دیا یار ہمارا ہم کو
سخن اقرب کا ہوا جبکہ اشارا ہمکو

قبر مین بھی نہین آرام سے سونے دیتے
پوچھنے آئے نکیرین دوبارا ہمکو

در بدر ہم نہین پھرتے ہین ترے در کے سوا
تیرے کوچہ کے سوا کب ہے سہارا ہمکو

(۱۵۱) بے ترے دیکھے کے مشکل ہے مرا جینا صحو
تیری فرقت نہین ہرگز ہے گوارا ہمکو (۵)

کدھر جاتے ہو ہمسے ملکے تم ایجان ادھر آؤ
نچھوڑو ساتھ میرا تم خوشی سے میرے گھر آؤ

تمہارے دیکھنے کو ہم پڑے پھرتے ہین ہر ہر جا
نہین قابو مین دل اپنا کہین تو تم نظر آؤ

تمہین مین جانتا ہون تم بدلتے ہو ہزارون رنگ
نہین مین غیر اٹھا کر پردہ روے بشر آؤ

دل مضطر تڑپتا ہے لبون پر جان آئی ہے
ہوے بیزار کیون ہمسے کبھی بولے ادھر آؤ

یہ دو ہی وقت ہین موقوف جن پر ہمسے ملنا ہے

(١٥٢) سر شام آؤ تم اے صحو یا وقتِ سحر آؤ (٧)

رخِ جانان کے تصور مین سدا شاد رہو — زلف و کاکل سے بچو قید سے آزاد رہو
مایۂ عمر کو بیجا نہ کبھی صرف کرو — کسی رہبر سے ملو طالبِ ارشاد رہو
صحبتِ غیر مین جانے سے ہے نقصان بہت — اغنیا سے نہ کبھی شایقِ امداد رہو
مکتبِ عشق مین اُستاد سے پایا یہ سبق — سب فنا ہونگے نہ پہ یاد سے بے یاد رہو
تکیہ اِجہانہ کسی شے پہ ہے درویش ترا — خانۂ جسم پہ تم درپئے برباد رہو
قصہ مشہور ہے شیرین کا جہانمین اب تک — تم ہی پرویز سے خوش ہان میان فرہاد رہو

(١٥٣) حالتِ سُکر مین کہہ شاہِ حسن سے اے صحو — (٧)
جام اِک اور بہی دے ساقیا آباد رہو

میرے قبلہ میرے کعبہ میرے دلبر تمہین تو ہو — میرے ہادی میرے مرشد میرے رہبر تمہین تو ہو
خاک اور باد اور آب اور آتش ہر شے مین ہے جلوہ نما — رنگ رنگیلے اول و آخر باطن و ظاہر تمہین تو ہو
تمکو ہم پہچان گئے ہین پھر کیون پردہ کرتے ہو — احد سے احمد بنکر آئے بندہ پرور تمہین تو ہو
وصل مین ہے یہ فرقت کیسی پردہ دوئی کا دبکے اُٹھا — جانِ عالم تمہین تو ہو اور میرے دلبر تمہین تو ہو
گلا کٹائے برائے امت ہین آپ صل علی مین بولا — شہید اکبر تمہین تو ہو اور ساقیِ کوثر تمہین تو ہو
تہمت دے منصور کے اوپر کون تماشا دیکھا تھا — کہکے انا الحق برسرِ محفل دار کے اوپر تمہین تو ہو

(١٥٤) در پہ حاضر شام و سحر ہے روزِ ازل سے بندہ نواز — (٥)
شہا نہ ہو لو صحو کو ہرگز ساقیِ کوثر تمہین تو ہو

فرقتِ یار نے آتش مین جلایا مجھکو — ہائے اِس عشق نے دنیا سے اُٹھایا مجھکو
غیرتِ یار نے مارا یہ دوبارا مجھکو — خوابِ راحت مین تک نہین چھاتی سے لگایا مجھکو
اوسکو منظور تہا شاید کہ تماشہ دیکھے — خوابِ راحت سے جگا خوب ستایا مجھکو
اے منجم بخدا کچھہ تو سبب اسکا بتا — کسلئے گھر سے مرا یار نکالا مجھکو

(١٥٥) کیا تجھے اور نہ تہا میرے سوا دنیا مین — (٤)
در بدر ناچ جو اے صحو نچایا مجھکو

سات پردے مین ہے کیا عیش کا سامان تجھکو — جیتے جی دیکھہ لیا آنکھون سے جانان مجھکو
مین تو بندہ ہون ترا تو مرا مولا صاحب — کوئی ہندو کہے اور کوئی مسلمان مجھکو
مجھکو خوبانِ جہان خط مین غلامی کا دئے — کیا سزاوار ہے اب تختِ سلیمان مجھکو

(١٥٦) تیرے رتبہ کو نہین سمجھے کوئی آج تلک — (٥)
صحو کہتا ہے کوئی طفلِ دبستان تجھکو

رکتا ہے دلمین ہر اک اوس سے لقا کی آرزو — زندگی دم بھر کی ہے لیکن بلا کی آرزو
خون بیٹا مفت مین میرا رقیبون نے عبث — شوخ کو ہے اندنون دستِ حنا کی آرزو
اون رقیبون کا کلیجہ اب بہی ٹھنڈا کیون نہو — مجھکو دنیا سے اٹھائے آشنا کی آرزو
جیتے جی وہ مر گئے زندہ برائے نام ہین — دلمین باقی کیا رہے اہلِ فنا کی آرزو

(١٥٧) کان مین واعظ کے تو آہستہ کہدے صحو یہ — (٥)
بر نہ آئی ایک بہی خوف و رجا کی آرزو

جنابِ شاہِ قاسم سے دلا تو دست و دامان ہو
مثالِ مور بنجا پر عجب کیا ہے سلیمان ہو

غلامون کو توقع ہے اسی دربار عالی سے
کہ ایک ادنیٰ توجہہ سے ہماری مشکل آسان ہو

بھنور مین ناؤ آئی ہے بچانا اے حضور اب تو
تمہارے نام کے صدقے اسے ہرگز نہ طوفان ہو

تری ترچھی نگہہ پیارے عجب کچھہ کام کرتی ہے
بنائے آپ ذرہ کو فلک پر مہر رخشان ہو

(۱۵۸) یہ موقع پھر کہان ملتا برآمد ہے شہِ خوبان
ہے صحو ایسے مین اچھا تو فدائے جان جانان ہو (۴)

فرقتِ یار نے دم بھر نہ سلایا مجھکو
بختِ خوابیدہ سے یہ کس نے جگایا مجھکو

لوگ ہنستے ہین مجھے دیکھکے آتے جاتے
خوب اچھا ہوا دیوانہ بنایا مجھکو

باڑ پر باڑ رکھی صاف یہ بیرحمی ہے
کیا کوئی اور نہ تھا آپنے پایا مجھکو

(۱۵۹) صحو کیا دیکھئے ہوتا ہے ہمارا کل حال
راستہ بھول گئے یار بلایا مجھکو

ردیف ہائے ہوز

بلوائے مدینہ مین جو سلطان مدینہ
کردون گا دل و جان کو قربان مدینہ

دن رات تصور مین گزرتا ہے عجب کیا
شاید نظر آجائے بیابان مدینہ

مدت سے کھٹکتا ہے مرے دلمین عزیزو
یہ خار ہے کیا خارِ مغیلان مدینہ

حسرت مین مرے جاتے ہین ہم روزِ ازل سے
جبریل بنا جب سے ہے دربان مدینہ

بلبل کیطرح دل ہوا شیدا جو ہمارا
ہے پیشِ نظر میرے گلستان مدینہ

کیا شکر ادا اوسکا کرین ہو نہین سکتا
کہلاتے ہین ہم بھی تو گدایان مدینہ

جلدی سے خبر لیجئے یا سرورِ عالم
ہم روزِ ازل سے ہوے مہمان مدینہ

(۱۶۰) اے صحو کدھر دھیان ہے کیا بکتا ہے یہ تو
معلوم نہین غیرِ خدا شان مدینہ (۳)

عاشقِ حیرت زدہ دلگیر پشتِ آئینہ
ماہرو ہے سامنے تصویر پشتِ آئینہ

ہے لکھا تیری جبین پر کاتب اپنے ہاتھہ سے
واہ کیا اولٹی ہوئی تدبیر پشتِ آئینہ

چھوڑ کر اوس قبلہ رخ کو مین بھٹکتے زاہدان
لو مبارک ہو اونہین تکبیر پشتِ آئینہ

(۱۶۱) لبِ اعجاز جو ہلجائے تمہارا خواجہ
کام بنجائے گا فی الفور ہمارا خواجہ (۵)

جب مین جانون کہ مقاصد مرے سب بر آئین
کبھی اجمیر مین ہلجائے جو تنہا خواجہ

مزرعِ یہ دل کا مرے خشک ہوا جاتا ہے
آپ برسات ہین برسات کو برسا خواجہ

اب جو چاہین سو کہین ہندو و مسلمان مجھکو
مین دل و جان سے ہون بندہ تمہارا خواجہ

(۱۶۲) مصحفِ رخ کی تلاوت کیا جنسے اے صحو
نارِ دوزخ سے نہین خوف ہے خواجہ خواجہ (۴)

صدق دل سے بجز اجو کوئی آیا خواجہ
مقصد ین دل کی وہی آپ سے پایا خواجہ

کیون نہ مقصد اوسے حاصل ہو تمہارے در سے
جو کوئی آپ کے دربار مین آیا خواجہ

اسی امید پہ حاضر ہون درِ دولت پر | کوئی باقی نہ رہے دل کی تمنا خواجہ

(۱۶۳) | تیرے دربار سے کوئی نہین محروم گیا
کیا عجب صحو کو ہو جائے اشارا خواجہ | (۷)

ہمارا بختِ خوابیدہ جگا دو یا حبیب اللہ | جمالِ پاک کا جلوہ دکھا دو یا حبیب اللہ
ہوا برخاستہ دل ہے تمہارے درد فرقت مین | نہین منتاظر اسکو منا دو یا حبیب اللہ
تمنا اب مجھے ہر دم نہین اسکے سوا ہرگز | خودی کو اب میرے دل سے بھلا دو یا حبیب اللہ
گزارش کر نہین سکتا کہ روے پاک کو دیکھون | مجھے نعلین تم اپنی دکھا دو یا حبیب اللہ
جلاے عشق کی آتش ہر اک لحظہ نئی صورت | مزے یہ عاشقون کے ہین مزا دو یا حبیب اللہ
رہی طاقت نہین مجھ مین کہ دان تک چلکے مین آؤن | قدم ہٹتا ہے اب پیچھے بڑھا دو یا حبیب اللہ

(۱۶۴) | یہی ہے صحو دل مین شوق دیکھون روضۂ اطہر
زمین بلکون سے مین جھاڑون بلا لو یا حبیب اللہ | (۴)

بیچتا ہون بید رم یوسف سر بازار دیکھہ | مفت مین وصل صنم ہے طالبِ دیدار دیکھہ
چشمِ نابینا مین ہے گر سرمۂ وحدت لگا | آئینہ مین شکل اوسکی جھک کے سو سو بار دیکھہ
مین نہین کہتا انا الحق مفت مین بدنام ہون | اور رکھا کافر گلے پر عشق کی تلوار دیکھہ

بندۂ بت بت بنا شد یک از بت کے جدا
شوق سے ڈالا گلے مین زاہد از زنار دیکھہ

(۱۶۵) | ردیف یا | (۵)

ہوا ہون گم مین جو یار تجھہ مین نظر مین بس رہے تو ہی تو ہے | چھپایا بالکل وہ ایسا مجھکو کہ لین جو آنکھین تو رو برو ہے
جو پھونکے ناقوس دیر مین ہے اذان مین تیرے حرم کے اندر | کہ برہمن اور شیخ جی کو ہمارے صاحب کی جستجو ہے
ہے خوف کسکا مجھے رقیبو ہے یار میرا مین یار کا ہون | رہی نہ باقی ہمارے دلمین کسیطرح کی بھی آرزو ہے
وہ گلبدن کا ہوا مین جامہ مجھی سے جسنے اوسکا بس کہلایا ہے | لگایا چھاتی سے اوسنے مجھکو بسی ہے دلمین ہی اوسکی بو ہے

(۱۶۶) | نہونا تو صحو بیخبریان یہ جاے فکر عجیب تر ہے
بنایا صورت پر اپنے آدم جسے مین دیکھا سو ہو بہو ہے | (۷)

مری او بیخبر تجھکو خبر ہے | مرے پہلو مین بیٹھا سیمبر ہے
نہ جا زاہد کے دھوکے پر تو ہرگز | شب آخر ہو چکی وقت سحر ہے
وہ ظالم رات بھر پیچھا نچھوڑا | مقام عاشقی جاے خطر ہے
نہین خالی ہے کوئی جاے اوس سے | مکان اوسکا کہان یارو کدھر ہے
دل عاشق نے کھائی چوٹ پر چوٹ | نگاہ یار کیا جادو اثر ہے
اوجاڑا گھر کو میرے باغبان نے | درخت معرفت کا یہ ثمر ہے

(۱۶۷) | علاج اسکا بھی کچھہ معلوم ہے صحو
فراقِ یار مین درد جگر ہے | (۱۱)

یہ واقفِ رمز قالو بلیٰ اور انی آنا کا صندل ہے | لولاک لما کے عاشق کا کس شان سے نکلا صندل ہے

لے سر پر آئے در پہ ترے جبرئیل امین ارشاد ہی تلک
ہی پیر و جوان کو یہی یہ ہوس ہم سر سے چلے جائینگے بس

مجموعِ لطافت صندل ہی ہر دل کے لئے یہ قوت ہے
تاثیر کہون کیا اُسکی مین دنیا کو بھلا دل سے ابھی

بھولا بھٹکا رہ مین اٹکا اب ساتھ لئے وہ آتا ہی
ہر ماہ جمادی الثانی مین تاریخ بست و یکم بیشک

کیا عرش سے لیکر فرش تلک ایک نور کا عالم روشن ہے
رضوان نے بھی کھولا دروازہ مشتاق کھڑا کب آتے ہین

برسون سے آتے عالم مین مشہور تمہارا کوچہ ہے
تمہاری خواہش مین یارجانی مین دین و دنیا کو چھوڑ دیا

(۱۶۸)

کوئی زہد کو - کوئی تقویٰ کو مین سر پر لیکر صندل کو
اے صحو مجھے اب خوف ہے کیا یہ در مغفرت کا صندل ہے

(۷)

ہمارا ہادی ہمارا رہبر ہمارا مرشد ابو العلا ہے
عرب سے لیکر عجم تلک کا ہوا ترقی یہ دین احمد

ہی وجد حالت پہ اپنی دولت جسے وہ چاہین عطا کرتے
وہی ہی ظاہر وہی ہی باطن وہی ہی اول وہی ہے آخر

کہے ہو قرآن مین نحن اقرب یہ ہمسے ملتے نہین ہو صاحب
تمہاری خواہش مین یارجانی مین دین و دنیا کو چھوڑ دیا

فیاض ازل نے بھیجا ہی محبوب علا کا صندل ہے
ملتا ہے کسے اب دیکھین بھلا محبوب علا کا صندل ہے

مجنون کو ملی ہو لیلیٰ بھی کیا روح فزا کا صندل ہے
حورانِ جنان تیار کئے تسلیم و رضا کا صندل ہے

عالم مین ہدایت غیبی ہی اوس راہ نما کا صندل ہے
خوشبو یہ جہانمین ہوتی ہی کیا اہل صفا کا صندل ہے

ہے زیر زمین تا رونکی جھلک کس میں درجی کا صندل ہے
حورانِ جنان تیار کئے تسلیم و رضا کا صندل ہے

بیمار ابھی پاتے ہین شفا کیا دار شفا کا صندل ہے

بنی کا وارث علی کا نائب فی کامل بو العلا ہے
ہے فیض جاری جہانمین انکا عزیزو دیکھو ہر الکیا ہے

نصیب ایسے کہان گدا کے جو دیکھے شاہ تو کیمیا ہے
یہ سمجھے ہم ہین لباس مہدی ہے نام رکھے ابو العلا ہے

ہوئی ہی تقصیر ہمسے کیا اب بتاؤ صاحب عتاب کیا ہے
ہوے نہ یہان کے نہ ہم وہان کے جو ایسی خواہش مین مبتلا ہے

(۱۷۰)

بلاؤ پاس اپنے صحو کو تم بہت دن لائے گلے لگا لو
تمہارے ملنے کے شوق مین وہ عجب بلا مین پھنسا ہوا ہے

(۵)

عجب خوب مژدہ یہ قرآن مین ہے
وہ شہ رگ سے نزدیک انسان مین ہے

پتہ تو ہمین مین تھا اوس نازنین کا
عبث بحث ہندو مسلمان مین ہے

احد جب تعین مین احمد کے آیا
وہی رنگ بیرنگ ہر شان مین ہے

کہان ذات مطلق کہان ہم مقید
ظہورِ کُل اب جزوِ اعیان مین ہے

(۱۷۱)

تمنا یہی صحو کی ہے حسن سے
بتا دے بتا دے جو انسان مین ہے

(۶)

ہمارے نقش پہ یہ سب جفا ہمین سے ہوئی
پرائے آپ ہین ہم پر خطا ہمین سے ہوئی

نہین فلک مین یہ طاقت ترا اُٹھاتا بار
ادائے خدمتِ قالو بلیٰ ہمین سے ہوئی

طریق عشق مین ثابت قدم رہے ہم ہی
جفا تمہین سے ہوئی اور وفا ہمین سے ہوئی

نہین ہے آیتِ قرآن ثم وجہ اللہ
جہان مین دختر رز کی ادا ہمین سے ہوئی

لگانا تہمتِ عالم کا بے سبب تو نہین
بھلے بُرے کی جہانمین بنا ہمین سے ہوئی

(۱۷۲)

نہین ہے شیوۂ دلدار عاجزی اے صحو
طریق عشق مین فکر دعا ہمین سے ہوئی

(۵۱)

اے مسلمانان وہ جانان اور ہے
اپنا اپنا دین و ایمان اور ہے

جانتے ہر اک ہین اپنے حال کو
کون کہتا ہے کہ انسان اور ہے

شور ہے نازل ہوے مصحف ہین جا بجا
ہے یقین پر اپنا قرآن اور ہے
کھیلتے کیا ہو گلی کوچہ مین تم
شہر وجہہ اللہ کا میدان اور ہے

(١٧٣) (٧)

خوف سے بے خوف ہو جا صحو تو
اب ترے گھر کا نگہبان اور ہے

پوچھتے کیا ہو آرزو کیا ہے
گھر مین دلبر ہے جستجو کیا ہے
دربدر کس لئے بھٹکتے ہو
ڈھونڈھتے کس کو روبرو کیا ہے
شش جہت مین یہ جلوہ ہی کس کا
بر سر بام ماہرو کیا ہے
مین کو مین مین فنا تو کر دیجئے
پھر بقا ہو تو مین و تو کیا ہے
آرزو کو اوٹھا کے پھینک دیجئے
بیٹھ دم بھر یہ گفتگو کیا ہے
کیون نہین دیکھتے ہو اپنے کو
یہ تگاپوے کو بکو کیا ہے

(١٧٤) (٥)

جب یقین ہو چکا یہی ہے وہ
صحو کہتے ہین آبرو کیا ہے

جبکہ پہلو سے مرا یار چلا جاتا ہے
ساتھہ اوسکے دلِ ناچار چلا جاتا ہے
ملک الموت بھی شاید کہ مجھے بھول گئے
چھوڑ کر گھر مین وہ بیمار چلا جاتا ہے
حضرتِ عشق نے کی ہے یہ خرابی دیکھو
پوچھنا تک نہین مختار چلا جاتا ہے
آجتک ایسا مسلمان نہ کوئی دیکھا
چھوڑ کر کعبہ کو دیندار چلا جاتا ہے
برملا پیر و جوان کہتے ہین کیا خوب مجھے

(١٧٥) (٧)

صحو یہ تیرا گرفتار چلا جاتا ہے

لبِ اعجاز سے فرماؤ تبسم کیا ہے
گھر مرے آنے مین پھر تم کو تکلم کیا ہے
نہین بے پردہ او نہین دیکھا کسی نے ابتک
نور مردم کا ہے کیا آنکھہ مین مردم کیا ہے
ناخدا سے نہین کچھہ کام خدا حافظ ہے
کشتیِ دل کو مرے خوفِ تلاطم کیا ہے
اپنے آغوش مین اکدم تو مجھے سونے دے
لوری کیسی ہے یہ جبریلؑ کی قم قم کیا ہے
تجھکو منظور تھا جنت سے کہ نکلے آدمؑ
خیر ہے قبلۂ من حیلۂ گندم کیا ہے
ہم گنہگارون کو کافی ہے وسیلہ تیرا
تیری رحمت کے مقابل مین یہ قلزم کیا ہے

(١٧٦) (٥)

شہِ قاسمؑ ہے ترا روزِ ازل سے حامی
صحو پھر تجھکو شفاعت کا تو ہم کیا ہے

مبارک آپ کو ہو تختِ شاہی
ہمین کافی ترے در کی گدائی
تری چوکھٹ پہ جب کی جبہہ سائی
تمنا نامرادون کی بر آئی
مرے ہر کام کا حامی تو ہی ہے
کہ تیرا کام ہے حاجت روائی
بھروسہ آپکا ہے میرے دل کو
عجب کیا گر کرے مشکلکشائی

(١٧٧) (٤)

ہے قربان صحو دل اور جان سے اسدم
صدائے نحنُ اقرب جب سنائی

ترا اے صنم یہ ستانا غضب ہے
کہ ہم بیکسون کو رُلانا غضب ہے
رقیبون کے گھر آنا جانا غضب ہے
حسینون سے دل کا لگانا غضب ہے

وہ روپوش ہوکر کیے ہم کو ظاہر — نگاہون سے یہ مُسکرانا غضب ہے

(۱۷۸) — زبانی مری اون سے اتنا تو کہدو — کہ صحو حزین کو ستانا غضب ہے — (۷)

جو قطرہ تھا دریا مین آکر سمایا — دوئی کا یکایک جو پردہ اوٹھا ہے
کرو شمع روشن نہ مرقد پہ میرے — کہ شمع رسالت سے دل پر ضیا ہے
عزیزو ستاؤ نہ تم چھوڑ دو اسکو — محبت مین حضرت کے دل گل گیا ہے
لگی آگ عشق پیمبر کی ایسی — جو تھا ما سوا سب کا سب جل گیا ہے
طفیل شہیدان کرب و بلا اب — مدینہ دکھا دو یہی التجا ہے
جدا تن سے سر ہو تو قدمون پہ دھر لو — خوشی مجھکو حاصل ہے پھر عذر کیا ہے

(۱۷۹) — اگر دل ہے بیمار اے صحو جاؤ — مدینہ تمہارا تو دار الشفا ہے — (۵)

جان فدائے جان جانان یار انسان ایک ہے — جان عالم لاکھ ہین اور جان جانان ایک ہے
پرتو رخسار سے روشن ہوئے دونون جہان — ماہ رخشان ہین بہت مہر درخشان ایک ہے
بات اک نادر تجھے کہتا ہون اے طالب سمجھ — شک نہ رکھ دل مین ذرا گبر و مسلمان ایک ہے
ہمنے دیکھا شہر مین پائی خلائق بیشمار — تاج گیر و تاج بخش اور سب کا سلطان ایک ہے

(۱۸۰) — ہوش مین آ صحو نادان چھوڑ دے بس تو اصول — مختلف صورت ہین حرفان دیکھ قرآن ایک ہے — (۵)

کہان رہ گئے تھے میان آتے آتے — ہوا کام پورا یہان آتے آتے
فقط شور باقی ہے زاغ و زغن کا — چمن لٹ گیا باغبان آتے آتے
امانت کے بدلے ہے عصیان کا دفتر — لے آئے ہین بار گران آتے آتے
مین انسان ہون صاحب فرشتہ نہین ہون — بیان کر چکا داستان آتے آتے

(۱۸۱) — ستادے مرا حال اے صحو اونکو — جگر پھٹ گیا ہچکیان آتے آتے — (۴)

تیری صورت کی قسم صورت مری آنکھو نمین ہے — جب سے دیکھا مرمٹا حیرت مری آنکھو نمین ہے
بلغ وحدت کا کھلا رہتا ہے دروازہ مدام — کون کہتا ہے غلط کثرت مری آنکھو نمین ہے
انتظار یار مین آنکھین مری پتھرا گئین — ایک دو دم کی ابھی فرصت مری آنکھو نمین ہے

(۱۸۲) — صحو اب مجھکو نہین ہے مال و زر کی آرزو — دولت دیدار کی دولت مری آنکھو نمین ہے — (۵)

ولہٗ قدس سرہ فی النعت

محمدؐ یہ ارض و سما آپ کا ہے — قسم ہے خدا کی خدا آپ کا ہے
مجھے ہر طرح سے بچالو محمدؐ — یہان اور وہان آسرا آپ کا ہے
مقید کہون گر تو مطلق ہین حضرت — بتاؤن مین کیا جو پتا آپ کا ہے
مرا دل سراپا ہے آئینہ خانہ — خدا کی قسم رونما آپ کا ہے

نہین آنکھہ کھولے سے کھلتی ہو واللہ — یہ دل مین تصور بسا آپ کا ہے

محمدؐ یہ کون و مکان آپ کا ہے — زمین آپ کی ہے زمان آپکا ہے
سما سے سمک تک ہے آئینہ خانہ — دو عالم مین جلوہ عیان آپ کا ہے
نہ موقوف نزدیک اور دور پر ہے — وصال اب مجھے تو عیان آپکا ہے
تصدق تمہارا ہے جو کچھہ کہ ہے سو — نہان و عیان لابیان آپ کا ہے

(۱۸۴) — (۷)

امے ہر طرح سے بچانا محمدؐ — یہ صحو حزین مدح خوان آپکا ہے

بزم جانان تک کہین کیا جب رسائی ہو چکی — منقطع عالم سے دل کی آشنائی ہو چکی
چھوڑ دے اسلام کو اور بتکدہ سے کام کیا — تہمتِ ناحق برآئی اور بھلائی ہو چکی
آئینہ مین کچھہ نہین تیرے سوا آئینہ رو — اب کدورت جا چکی یار و صفائی ہو چکی
بادہ خواری خوب ہے لیکن جوانی چاہئے — عہد پیری مین مزا کیا جب خرابی ہو چکی
الوداع اے زہد و تقوی الوداع اے عقل و ہوش — جام وحدت پی چکا ہون پارسائی ہو چکی
خاتمہ بالخیر کا اب خوف کیا ہے ہو نہو — سنگِ دہلیز صنم پر جبہہ سائی ہو چکی

(۱۸۵) — (۵)

صحو ظاہر صحو باطن ایک تہا اب دو ہوے — مختلف صورت ہوئے ظاہر جدائی ہو چکی

صبحدم محفل مین ساقی کے شراب اچھی ملی — دل جلانیکے لئے زاہد کباب اچھی ملی

ہے بغل خالی ہمارا ایک حمایل کے سوا — مصحفِ رخسار کی اُم الکتاب اچھی ملی
آسمان کی ہے رضائی اور زمین کا بستر — فرشِ مخمل سے ملایم کیا سُراب اچھی ملی
مُنہ سے چپٹتی ہی نہین اب کیا کرون تدبیر مین — دخترِ رز پیرِ مغان خانہ خراب اچھی ملی

(۱۸۶) — (۵)

صحو نازان کیون نہو دل خوش نصیبی پر مرا — دولت یابوس اوسکی آبجناب اچھی ملی

عاشقون کی جانفشانی اور ہے — حُسن یوسف کی کہانی اور ہے
کون سمجھے ہے کسی کی بات کو — اپنی اپنی لن ترانی اور ہے
یاد پیری مین کروگے یا نہین — موسمِ خوش نوجوانی اور ہے
ہو تو آگہ جلدی اپنے حال سے — اوسکی ہر دم مہربانی اور ہے

(۱۸۷) — (۶)

جانتا کب ہے مسیحا صحوا سے — دردِ دل تیرا نہانی اور ہے

کیا جانے کوی اوسکو ادہر ہے کہ اودہر ہے — ابتک تجھے ایدل نہین کچھہ اپنی خبر ہے
بازارِ محبت مین نجا ہاتھہ تو خالی — اِس راہ مین سالک کے لئے سود و ضرر ہے
رہتا ہے امانت کا مرے سر پہ گران بار — ہستی مین مسافر ہون مجھے بیم و خطر ہے
آزاد جو دنیا سے ہین وہ لوگ ہین اچھے — موجود ہر اک حال مین سامان سفر ہے
صورت کو مری دیکھہ کے کہتا ہے پریرو — اوس شوخ کے رتبہ کیلئے خوب یہ گھر ہے

گھبراتا ہے واعظ کے تو کیا کہنے سے بندے

(۱۸۸) ضامن ہے ترا صحو تو پھر کیا تجھے ڈر ہے (۴)

دن ہے یہ عید کا رندون مین ہم آغوشی ہے
آج مشہور ہے سرکار کی گلپوشی ہے
درِ میخانہ کھلا یار کی مے نوشی ہے
تیرے میخوارون کو کیا دیکھیے بیہوشی ہے
جیتے جی جو کہ مرا پھر اوسے مرنا کیا ہے
کوئی جھگڑا نہ ہا یار سبکدوشی ہے

(۱۸۹) جان اور بوجھ کے پھر دور سمجھنا اوسکو
صحو یہ کیسی تری ہائے فراموشی ہے (۴)

دلِ ساقی زمینِ کربلا ہے
ستمگر ہاتھ مین خنجر لیا ہے
کسے طاقت مقابل ہو اجل سے
ہزارون تن جدا سر سے کیا ہے
تجھے منظور ہے گر قتل پیارے
سرِ تسلیم ہون جو کچھ رضا ہے
مجھے ہندو کہو تم یا مسلمان
ہوا اقرار تو انکار کیا ہے

(۱۹۰) ہوا صادر جو فرمانِ الستُ
جوابِ صاف صحو اپنا بلیٰ ہے (۵)

عاشقون کو روز و شب دیدار ہے
فی الحقیقت مین نہین ہون یار ہے
سرمۂ وحدت تجھے اب چاہئے
دیدہ خود بین تیرا بیکار ہے
وہ تو تیرے پاس ہے اے بے بصر
دیدۂ حق بین تجھے درکار ہے
دم مین وصلِ یار ہے اے بے خبر
خوابِ غفلت سے اگر بیدار ہے
خوف محشر کا تجھے ہے صحو کیا

(۱۹۱) تیرا حامی حیدرِ کرار ہے (۵)

کلبۂ خاص میرا رشکِ درِ جنت ہے
گر ملاقات کو آئے تو خوشا قسمت ہے
مین نہین جاؤنگا کعبہ کو کبھی چھوڑ تجھے
پاس کے پاس مجھے گھر مین ملی دولت ہے
دہو کا زاہد کو ہوا پیچھے پڑا جنت کے
وصل کی کہو ہی چکا ہاتھ سے وہ دولت ہے
ہونٹ بھی میرے ہین دندان بھی میرے پیارے
مُنہ سے گر بولون تو پھر سر پہ کھڑی آفت ہے

(۱۹۲) کیا ضرورت تھی انا الحق کو جو بولے منصور
صحو نے مین نائی کی صدا نے پہ صحو تہمت ہے (۵)

صورتِ تصویرِ جانان دو جہان مین کون ہے
گر مکین لامکان ہین اس مکان مین کون ہے
فہم مین آتا نہین بھر جسم و جان مین کون ہے
بندہ پرور آپ کے وہم و گمان مین کون ہے
مختلف صورت سے ظاہر عالمِ امکان مین
شعبدہ بازی دکھاتا آسمان مین کون ہے
ہے منزہ قید سے وصفِ جمالِ اوس یار کا
صورتِ ما و شما مین این و آن مین کون ہے

(۱۹۳) صحو کس بیقدر کو بنا دے ہو نقدِ دل
یہ تو فرماؤ مجھے سود و زیان مین کون ہے (۷)

مقید نہ مطلق مسلمان تو ہے
میرا کفر و اسلام و ایمان تو ہے
مجھے جان کی اپنی پروا نہین کچھ
تو جی میرے پیارے میرا جان تو ہے
ہوا حال ابتر گلے سے لگا لے
مصیبت زدہ دل کا ارمان تو ہے
مجھے دے نہ دہوکا خدا کیلئے اب
مین سمجھا تجھے شاہِ جیلان تو ہے

لگا کر مجھے کفر کا تو نے فتوی
چڑھاتا ہے سولی پہ سلطان تو ہے
صدا سُن رہا ہون تری گوش دل سے
میری جسم اور جان مین ہر آن تو ہے

(۱۹۴)

امانت اوٹھا صحو لائے ہین سر پر
یہان وہان سے آیا سو انسان تو ہے

(۷)

کیا کہون قاصد مرا دردِ نہانی اور ہے
خط مین کچھہ لکھا ہے اور اونکی زبانی اور ہے
خاک چھانی اِک زمانہ جستجوے یار مین
عمر بھر کی جان عالم یہ کہانی اور ہے
کب برابر ہو شنیدہ جسنے دیکھا آنکھہ سے
عشقِ بازی مین مذاقِ من دگرگونی اور ہے
ہے کسیکو حب دنیا ہے کسیکو حبِ جاہ
بندہ پرور اپنا اپنا یار جانی اور ہے
اے زلیخا یار کہہ تو روبرو کہتا ہون مین
تیرے یوسف کی قسم یہ میرا جانی اور ہے
سختیان آبا عنبان اوس گل کی خاطر سے مین
بُلبل دل سے تو سُن اوسکی زبانی اور ہے

(۱۹۵)

مکے سے توبہ چاہیے اب عید مین پری کے صحو
جو چلے جاتے نہین لطف جوانی اور ہے

(۴)

عزیزو کہتے ہین لن ترانی ہمارا اونکو خیال کب ہے
پسند موسیٰ کی جا پلوسی فقیر صورت سوال کب ہے
ہوا پہ خاکی کے خاک اُڑا کر رہا نہ نام و نشان باقی
خودی کو دل سے بُھلا چکے ہین یہ اونکا ملنا محال کب ہے
شرابِ غفلت مین زاہد وہ جوہر اپنا دکھا رہے ہین
بنا رہے ہین وہ باتین گہر مین تمیز اونکو خیال کب ہے

(۱۹۶)

نرالا ہے سب سے صحو میرا فلک کا والی نہین کا سلطان
قسم ہے تیری زلیخا مجھکو کہ تیرا یوسف مثال کب ہے

(۵)

خوشی اونکی ہماری آبرو دربان جاتی ہے
نکلکر روح قالب سے کہین مہمان جاتی ہے
ندامت پر ندامت ہے لگا کر چاند پر دھبہ
غضب ہین شوخیان اونکی ہماری جان جاتی ہے
بلائے ناگہانی ہے خجستہ دخت رز کو بھی
ملائے خاک مین چاہت مری ہر آن جاتی ہے
ڈراتا ہے مجھے مرنیکے پہلے کس لئے زاہد
پلٹ کر پاس سے میرے قضا ہر آن جاتی ہے

(۱۹۷)

تری صورت نہین جیتی چھپائین لاکھہ پردے مین
جدہر دیکھا اودہر اے صحو یہ پہچان جاتی ہے

(۸)

دلکو ہر دم ہر گھڑی سودائے زلفِ یار ہے
اور قفس مین جان وحشی طالبِ دیدار ہے
عاشقون کو دردِ دل سوزِ جگر درکار ہے
جامِ جم کی کب ہے پروا جس لبِ لعل مین یار ہے
آجکل مین کس کشاکش مین پڑا ہون دوستو
نہ کوئی مونس ہے میرا نہ کوئی غمخوار ہے
ہو گیا شاید جنون بستی سے گھبراتا ہے دل
طفلِ نادان کر رہے خالی نہین سنگسار ہے
عشق لیلی مین ہوئی مجنون کی کیا نوبت کہون
چشمِ عالم مین سراپا بس ذلیل و خوار ہے
رنج و راحت کچھہ نہ پوچھو جیتے جی وہ پا گئے
سب سے بہتر عاشقون کو دولتِ دیدار ہے
بعد مرنے کے زمین پر ہے کہان اونکا مزار
نام ہستی سے عزیزو اونکو ننگ و عار ہے

(۱۹۸)

کیا غرض ہے عاشقون کو دین اور دنیا سے صحو
تیرے عاشق کے تئین چاہت تری درکار ہے

(۵)

گلِ باغِ الستی بہی رخِ روشن گلابی ہے
ملا معشوق قسمت سے بلا کا وہ شرابی ہے
رقیبون کے سکھانے سے ہوئی میری خرابی ہے
مگر اونکی جہان مین اے عزیزو کامیابی ہے

تلاوت مصحفِ رخ کی کرے مقدور ہے کسکا
مصفا چہرہ ہے اوسکا عجب وہ خوش کتابی ہے

گداز و سوز و غم کی کچھ نہین لذت ہے عالم کو
مرا رونا وہی جانے دلِ بریان کبابی ہے

(۱۹۹)
ہے فکر اے صحو فردا کی قضا سر پر کھڑی ہر وقت
بصورت برف ہے دنیا بقا تیری حبابی ہے
(۵)

چمن مین صبحدم بادِ بہاری تنکے آئی ہے
ہوئے ہین نغمہ زن بلبل کی گل سے آشنائی ہے

مشیخت آنکر گھیری لیا جب ہاتھ مین تسبیح
خرابی کے ہوا درپے خیالِ پارسائی ہے

نہین ہے کھیل لڑکون کا محبت سخت مشکل ہے
ہو کیسے گرم بازاری کہ دل مین خودنمائی ہے

ڈراتا ہے کسے زاہد ہوے مشہور عالم مین
خبر ہے شہر مین صاحب کہ اونکی رونمائی ہے

(۲۰۰)
روش ایسی جہانمین کم نہین ہے صحو غیریت
خدائی مین عیان دیکھا طریق بوالعلائی ہے
(۴)

گران فروش ہے پیرِ مغان شرابی ہے
جلا چکا ہے مرے دل کو وہ کبابی ہے

بتون کا سامنا تدبیر کیا کرے کوئی
حیا کرے نکرے عین بیحجابی ہے

نہ کیون خجل ہو زلیخا جو دیکھے آنکھون سے
عزیز و یار کا چہرہ مرے کتابی ہے

شکار کرتے ہین دنیا کا آڑمین دین کے
ملی یہ صفت مین صاحب تمہین نوابی ہے

(۲۰۱)
دگرگون حال ہوا صحو کا ہے ملنے سے
زیادہ کل سے مرے دل کو اضطرابی ہے
(۶)

خانہ بردوش پڑے پھرتے ہین نادان ابھی
خاک سمجھے نہ اوسے گبر و مسلمان ابھی

عظمت و شان سے تیرے ہین گدا سب ممتاز
کیون نہ حاصل ہو اونہین تخت سلیمان ابھی

سیری ہوتی نہین عاشق کو بجز روزِ جزا
دلمین باقی ہے ترے وصل کا ارمان ابھی

رنگ بیرنگ ہوا اونکا اشارہ ہے غضب
دیکھیے ہونا ہے کیا صاحبو سامان ابھی

منفعل ہو گئے اب دیکھ عنایت کو تری
اپنا محرم کو کیا حضرتِ انسان ابھی

(۲۰۲)
طفلِ مکتب ہی رہا خیر تو ہے ہوش مین آؤ
صحو سمجھا نہین تو معنیٔ ایمان ابھی
(۱۲)

ہوا دل آپ پر جو مبتلا ہے
ہزارون طرح کی ہمپر بلا ہے

یہ عقدہ ہم پہ کچھ کھلتا نہین ہے
ابھی تو قسمتون مین کیا لکھا ہے

کبھو ٹلتا نہین قسمت کا لکھا
ہین ہم اب اور ہمارا دلربا ہے

نہین سننے کے واعظ کی نصیحت
قفس سے مرغِ جان اب اڑ رہا ہے

ہین دیوانے ہوئے اوس گھر کے اب ہم
پڑی پیرون مین گو زنجیر پا ہے

تو یوسف ہو تو مین بیشک زلیخا
اگر ہمسے ملے تو کیا بُرا ہے

یہ سر ہے آپکے قدمون پہ حاضر
جو کرنے قتل ہو پھر عذر کیا ہے

پکارو نام سے اِک بار مجھکو
تمنا ہے یہی اور مدعا ہے

چلون گا پیچھے محشر مین تمہارے
بغل مین بس خیالِ دلربا ہے

مجھے غافل نہ سمجھو غافلو تم
حضوری لی مع اللہ برملا ہے

کہانتک مین چھپاؤن عشق کی بات
کہ باتون مین مرا مطلب ادا ہے

(۲۰۳) کہان ہے صحو مین کسکو سناؤن میرا قصّہ نہایت بس بُرا ہے (۵)

مستفیض فیضِ اقدس دونون عالم ہو چکے — تخمِ وحدت در زمینِ دل ہر اک کے بو چکے
ہین قفس مین بند بیجا آب و دانہ تنگ ہے — بس ستم ہے باغبان کے مرغ بیکس رو چکے
آہ مظلومان سے ابتک نیلگون ہے آسمان — اپنی اپنی زندگی سے ہاتھ ہر اک دھو چکے
جو گئے جیتے جی وہ خوشحال ہین ہر حال مین — مٹگئے جھگڑے تمامی ملک ہستی کھو چکے

(۲۰۴) پاسبان ہے اوسکے در پر رات بھر سویا نہین کون کہتا ہے رفیقو صحو کیا بس ہو چکے (۴)

جامۂ توحید کی سر پر پہین کچھ اور ہے — یار کا سب سے نرالا بانکپن کچھ اور ہے
کسکو ہے یارا کہ دم مارے کوئی اہل جہان — اوسکے سکّے کا ہر اک جا پر چلن کچھ اور ہے
یہ لطافت لائینگے شاعر کہان سے شعر مین — ہر زبان پر یار کا شیرین سخن کچھ اور ہے

(۲۰۵) اوس کے کوچے مین گیا دل عاقبت محمود ہے ظاہر اہل شرع کا گور و کفن کچھ اور ہے (۷)

دل سے پوچھا کہ آرزو کیا ہے — ہنس کے بولا کہ مین وتو کیا ہے
جبکہ تو سُن چکا ہوا ظاہر — پھر دوبارہ یہ گفتگو کیا ہے
رازِ معشوق ہے مرے صاحب — فاش کہنا یہ کو بکو کیا ہے
وہ تو غماز ہے زمانے کا + پیشِ آئینہ مو بمو کیا ہے

×

ہر صفت سے تو خود ہوا موصوف — بندہ پرور یہ جستجو کیا ہے
عشق کا جب سے مین ہوا بندہ — پوچھیے اوس سے آبرو کیا ہے

(۲۰۶) صحو آیا ہے پاسے بوسی کو تجھہ سوا اوسکی آرزو کیا ہے (۵)

مست ساقی کیون نہو بندہ نوازی آج ہے — دست بیعت کر چکا ہون سرفرازی آج ہے
ڈھنگ ہے سب سے نرالا فیض بخشی کا ترے — حد سے بیحد ہے حرارت دلگدازی آج ہے
مست ہین ادنی و اعلی ہے ملک حیرت زدہ — شانِ پاکِ بو العلا کیا بے نیازی آج ہے
دیر کیا چوگانِ میدان روبرو ہے آپکے — وقتِ فرصت ہے غنیمت عشق بازی آج ہے

(۲۰۷) کیا خبر کل کی ہے کسکو فکر کیا کرتا ہے تو صحو یہ پوشیدہ تجھہ سے کارسازی آج ہے (۴)

عاشق نہین معشوق ہین پردہ نشین و ان کون ہے — غافل ہین عالم آپ سے جانے مجھے وہان کون ہے
کیسہ ترا خالی نہین کرتا گدائی رہے عبث — محتاج اپنے آپ ہین بیساز و سامان کون ہے
دھوکا ندے زاہد مجھے قرآن کے معنی ہین ہم — پردہ کیا ہے یار نے ہندو مسلمان کون ہے

(۲۰۸) کہنا میرا سُن صحو تو نسبت اضافت چھوڑ دے لیلی کہان مجنون کہان صحرا نوردان کون ہے (۵)

آجکل پنکھے کی جنبش بھی نئے طور پہ ہے — بزمِ عشاق مین آمادہ وہ کچھہ جور پہ ہے
منتظر کب سے کھڑا ہون اونہین پروا کیا ہے — خیر ہے صاحب اب اونکی تو نگہ اور پہ ہے

مجھکو جس کام کی دھن ہے وہ فلک کیا جانے
چکر اوسکو بھی مری فکر میے غور یہ ہے

مست و بیخود ہین ہر اک پیر و جوان آجکے دن
جمگھٹا یار کی محفل مین نئے طور یہ ہے

(۲۰۹) صحو رندان ازل جمع ہین میخانہ مین (۷)
کل تھا جس دور پہ جام آج بھی اُس دور پہ ہے

جس نے دیکھا ہو گیا حیران ہے
کیا ہمارے یار کی تصویر ہے

رتبۂ عالی جہان مین تین ہین
باپ ہے اُستاد ہے یا پیر ہے

دل لگانا غیر سے اچھا نہین
جا چکی عزت ہوا دلگیر ہے

کیا کیا صیاد نے بید ام کے
بن چکا دل اندنون نخچیر ہے

آکے دروازہ پہ میرے پھر گیا
کیا ہماری شومئی تقدیر ہے

اب مسیحا نے اوٹھایا ہاتھ کو
کر نہین سکتا کوئی تدبیر ہے

سیکڑون سر اُڑ گئے بے مار کے
کھنچ گئی ظالم کی کیا شمشیر ہے

(۲۱۰) اقرار کر کے آپ جو ہمسے مکر گئے (۵)
ہم جیتے جی ہی جان سے اپنی گذر گئے

کیا فائدہ ہے جینے سے آخر تو موت ہے
لاکھون ہزارون دیکھئے بس منتظر گئے

جاتا ہے جو اد دہر کو پھر آتا نہین ادہر
کیا جائے گر بلا ہے کہ قاصد بھی مر گئے

افسوس کی ہے جائے کہ آئے تھے کسلئے
قول و قرار بھول گئے بے خبر گئے

آئے تھے ہم جہان مین کچھہ دیکھنے کو سیر

(۲۱۱) کہنے بنائی آنکھہ کہ ہم بے سفر گئے (۶)

رات کو صاحب سلامت سو گئے
مفت مین دیدار دولت کھو گئے

عہد مین ساقی کے میرے صاحبو
شہر کے زاہد شرابی ہو گئے

آئے تھے کس کام کو بازار مین
نقد دل دیکھے نہ بھالے کھو گئے

آئینہ تھا جب تلک کچھہ بھی نہ تھا
دیکھہ صورت کو عزیزان رو گئے

ہر دل ناچیز آہن آپ سے
ملتے ہی پارس سے سونا ہو گئے

چھوڑ کر مجھکو اکیلا دشت مین
قافلے والے روانہ ہو گئے

(۲۱۲) آج میرے دفتر عصیان کو صحو (۵)
آب رحمت سے ملائک دھو گئے

غمزے سے لاکھون آپکے بیہوش ہو گئے
بزم جہان مین حیف سے روپوش ہو گئے

پیر و جوان دور مین ساقی کے مست تھے
زاہد تمام شہر کے مے نوش ہو گئے

انجان کسقدر ہین کہ پہچانتے نہین
قول و قرار دل سے فراموش ہو گئے

مشاطہ عشق کی اونہین لائی جو کھینچکر
اچھا ہوا خوشی سے ہم آغوش ہو گئے

(۲۱۳) لو جیتے جی نجات کا پیغام آگیا (۵)
بار گنہ سے صحو سبکدوش ہو گئے

بدل گیا ہے زمانہ جناب کے بدلے
پلایا ساقی نے پانی شراب کے بدلے

قسم مین کہا کے کہون گا گلہ نہین تیرا
عذاب دین کوئی مجھکو ثواب کے بدلے

نجاؤ وعظ و نصیحت پر اسکے تم ہرگز
فقط مزے کے لئے اپنی آگ پہونکا وہ

بغل مین او سکے ہے شیشہ کتاب کے بدلے
جلایا دل کو ہے ظالم کباب کے بدلے

(۲۱۴)

کہان یہ لطف عنایت تھی بعد مدت کے
وہ صحو چلتے ہین اب تو عتاب کے بدلے

(۵)

صاف فرمایئے اب مجھسے تکلف کیا ہے
رنج و غم روز فزون مجھکو عطا ہوتا ہے
کسکو یارا ہے ترے آگے کوئی بات کرے
پاس کے پاس ہے گھر مین نہ آئے صاحب

عشق بازی مین جنون تیرا تصرف کیا ہے
تیرے سر کارمین اے عشق تلطف کیا ہے
علم سینہ ہو جسے علم تصوف کیا ہے
عذر معقول ہے اور وجہ توقف کیا ہے

(۲۱۵)

صحو تم ہمکو کبھی آپ بُلاتے ہی نہین
جمع اغیار ہین سب اون سے تعرف کیا ہے

(۵)

دلِ مضطر ہمارا آشنا ہے
جدہر دیکھا جہان مین تجھکو دیکھا
بنایا آئینہ دونون جہان کو
نہین پہچانتا کوئی کسیکو

جو تھا باطن وہی ظاہر ہوا ہے
تو ہی کیا صورتِ آدم نما ہے
کہ ہر صورت مین صورت دیکھتا ہے
یہ کیسا یار نے پردا کیا ہے

(۲۱۶)

مجھے دھوکا ہوا ماو شما سے
نہین تو صحو کوئی دوسرا ہے

(۵)

دل نہین دلبر ہمارے پاس ہے
جیسے پھولون مین مہکتی باس ہے

اون سے ملنا تو کبھو ہوتا نہین
اپنے اعمالون کا کیا کچھہ ہو بیان
کس بہروسہ پر ہین جیتے عاصیان

کیا قیامت پر قیامت یاس ہے
سب گناہون سے سیہ قرطاس ہے
اب رسولؐ اللہ کی ہم کو آس ہے

(۲۱۷)

مجھکو محشر کا نہین کچھہ خوف صحو
پیشوا میرا دہان عباس ہے

(۵)

صورتِ یار کی تصویر ہے صورت میری
ہے قسم شیخ و برہمن کو میرا منہ دیکھین
ساتھہ مختاری کے عالم ہے تمامی مجبور
بات سمجھے نہ کوئی اور ستانے آئے

غیر سمجھے نہ کوئی بت بھی ہے مورت میری
دل مین اصلا نہ کہین دونون کدورت میری
بے ضرورت ہے جہان ہیچ ضرورت میری
بے نیازی کی ہے کیا شان عزورت میری

(۲۱۸)

صحو کیا عالمِ اجسام مین تم بھول گئے
لوگ کسطرح سے کرتے ہین کفورت میری

(۶)

شعورِ ہستیِ خاکی کی خاک اُڑائے چلے
نہ جاگلی مین تو اونکی اب ایدلِ ناداں
کہجا نہ عرصہ ہے اِس بحر مین کوئی دیکھا
ابھی تلک یہی شک اونکے دلمین ہے باقی
جہانمین دیکھا یہ ہمنے مقامِ عبرت ہے

جفا و جور زمانے کے ہم اُٹھائے چلے
جہان مین دیکھا حسینونکو دل لگائے چلے
دمِ حباب سے ہر دم جہان مین آئے چلے
دمِ اخیر بھی ہم کو وہ آزمائے چلے
کفن مین دیکھا جوانونکو مُنہ چھپائے چلے

کبھی رُلاتے ہو ہم کو کبھی ہنساتے ہو

(۲۱۹) جہان مین صحو کو تمنے میان ستائے چلے (۵)

یا نبیؐ مجھکو مدینہ مین بلا لیجے کبھی
دلِ ناشاد میرا شاد کر و بحقِ علیؑ

مجھکو دنیا کی ہوس ہے نہ ہوس عقبیٰ کی
روضۂ والا کو دیکھون مین تمنا ہے یہی

مجھکو وہ آنکھہ کہان دیکھون جمالِ روشن
گرد روضہ کے پھرونگا گویا شہپر سا کبھی

ضبط کب تک مین کرون آپ سنو یا نہ سنو
کبھی ہو جائے جو موقع تو کرون عرض یہی

(۲۲۰) اشتیاقتیکہ بدیدار تو دارد دلِ من
دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من (۳)

میری عمر گزر گئی رونے مین نہ تو خط ہی لکھا نہ تو آپ آیا
کرون کیا مین فراق کا تیری بیان نہین تجھسے چھپا ہی حال دلی

میان قول و قرار کو بھولے یہان آ جاؤ گے کیا کہہ لیجے وہان
دُکھہ کے جھگڑے مین ہم تو پھنسے نہ تو دین ملے دنیا نہ ملی

(۲۲۱) یہان آیا وہان سے تو کام تہا کیا ذرا ہوش مین آ کے خیال تو کر
کہون صحو اپنی نہ پرائی کی تجھے دلکی تو ایک گرہ نہ کھلی (۵)

ہے خنک چشم وہی یار کا جلوہ دیکھے
عمر بھر پھر نہ کوئی ایسا تماشا دیکھے

کیا کرامت ہے تری اے مرے فخرِ عالم
تیری ہر بات مین اعجاز مسیحا دیکھے

کس قیامت کی ہے رفتار کہو خیر تو ہے
آج تک شعبدہ ہم اک بھی نہ ایسا دیکھے

یہان ہر اُمتِ عاصی کو یہ مژدہ پہونچا
لکھا قرآن مین ہے طور پہ موسےٰ دیکھے

(۲۲۲) صحو کیا تجھسے کہون اونکی خوشا قسمت ہے
دونون عالم مین ترا یار سہارا دیکھے (۵)

بندے کو کوئی بندۂ درگہ نہین سمجھے
قطرہ کو بجز قطرۂ دریا نہین سمجھے

کہتے ہین جسے دل وہ ترا خاص مکان ہے
کعبہ نہین سمجھے اوسے قبلہ نہین سمجھے

بینش یہی دانش یہی فہمید یہی ہے
بس اپنے سوا اور کو مولےٰ نہین سمجھے

ظاہر ترا تشبیہ ہے باطن ترا تنزیہ
سمجھے ہین وہی آپ کو بیجا نہین سمجھے

(۲۲۳) خود وحدت و کثرت مین وہی جلوہ نما ہے
ہم صحو الگ یار کا میلہ نہین سمجھے (۷)

ہے جفا و جور زیبا نازنین کے واسطے
چاہیئے صبر و رضا قلبِ حزین کے واسطے

لامکان نہین دل بنایا دل نشین کیواسطے
جمع ہین احباب سارے اوس مکین کیواسطے

درد و غم رنج و مصیبت دل سے پوچھا چاہیئے
ہمنے سب کچھہ سہہ لیا اوس مہ جبین کیواسطے

بیشتر برباد کرنا چاہیئے عاشق کے تئین
ہم بنا اوس گھر کی دیکھے کفر و دین کیواسطے

گو سفندِ موت بھی ہے اک غذائے عاشقان
بے قضا کے ہے قضا اہل یقین کیواسطے

خیر و شر کے آپ خالق ہم فقط محکوم ہین
تہمتین ذمے ہین میری عیب ہین کیواسطے

(۲۲۴) صحو اب کیا خوف ہے تجھکو گناہونکا ترے
ہے دو عالم رحمۃ للعالمین کیواسطے (۵)

میرے اونکے روبرو ہے سینہ درپن دیکھیئے
قلب کو سونا بنایا مثلِ کندن دیکھیئے

گلرخونکے چاہ کا جاتا نہین خالی اثر
گور مین کانٹے بہرے ہین اونکے کارن دیکھیئے

ایلے گیلے پھر رہے ہین ہر روش پر ناز سے
ہے برآمد باغ مین وہ رشکِ گلشن دیکھیئے

قدر کیا بیقدر کو ہے اوس دُرنایاب کی | گر گئی خانہ خرابی عقل کو دن دیکھئے

(۲۲۵) دن نکل آیا مگر صحو اب تلک جاگا نہین | (۳)
خوابِ غفلت سے نہ چونکا بخت خفتہ دیکھئے

پردہ یہ اچھا نہین ہے عاشقِ بیمار سے | زندگی کا لطف ہے جانان تیرے دیدار سے
آنکھ سے آنکھین ملانا یہ بھی وہان ٹھیری خطا | پوچھتے کیا خیریت ہو نرگسِ بیمار سے

(۲۲۶) سیر ہون جینے سے جانان جان کی پروا نہین | (۴)
صحو کا کاٹے گلا جو چاہے اب تلوار سے

کیون ہمسے رُکے جاتے ہو اے یوسفِ ثانی | پوشیدہ رقیبون سے ہے پیغام زبانی
عاجز ہے میری عقل تیرے غمزے سے جانان | سمجھے نہین جاتے ہین تیرے رازِ نہانی
آداب سے لازم ہے تجھے اے چشمِ مجازی | ہے پیشِ نظر عین میرے گنجِ نہانی

(۲۲۷) جو کچھ کہ ہے اے صحو محبت کی بدولت | (۵)
پیری مین بھی باقی ہے میرا لطفِ جوانی

جی مین آتا ہے کرون شکوہ بیداد کبھی | ہمسے راضی نہوا وہ ستم ایجاد کبھی
یار بھولا ہے مجھے مین نہین بھولا اوسکو | چشمِ گریان ہے میری لب پہ ہے فریاد کبھی
آن کی آن مین کیا ہو گیا دل کو میرے | طفلِ مکتب تھا کہین ہو گیا اُستاد کبھی
صبحدم روتے ہین مرغانِ چمن دیکھ مجھے | رحم آتا نہین دلمین تیرے صیاد کبھی

جب سے جانان تجھسے الفت ہے مجھے | اپنی صورت سے بھی نفرت ہے مجھے
ہے یہی زاہد مرا روزہ نماز | دیکھنا اوسکا عبادت ہے مجھے
اے بُت مغرور کیا پروا تجھے | یان ہر اک لحظہ قیامت ہے مجھے
وصلِ جانان جب نہوے جیتے جی | پھر میرا جینا ندامت ہے مجھے

(۲۲۹) مجھسے نہ پوچھو حالِ وصلِ دلرُبا | (۳)
کیا کہون اے صحو حیرت ہے مجھے

نہین بن آتی ہے تدبیر کوئی یار مجھے | پاس آنے نہین دیتے ترے اغیار مجھے
نَحنُ اَقرب کے اشارے سے عیان سب یہ ہوا | چھپکے کیا خوب کیا آپنے اظہار مجھے
چھوڑ کر جب مین وطن اپنا یہان پر آیا | خوبرویون نے کیا خوب گرفتار مجھے

(۲۲۸) اوسکے دربار مین ہو تیری بھلایا دکھی | (۵)

(۲۳۰) لا اُبالی ہر آن ہے تیری | بے نیازی کی شان ہے تیری
گھر مین اس تن کے کیا رکھا باقی | نذرِ قبلہ یہ جان ہے تیری
کون فریاد کو سُنے میری | تیغِ بران زبان ہے تیری
تجھسا ہرجائی کون ہوتا ہے | ہر مکان مین دوکان ہے تیری

(۲۳۱) صحو مختار میری جان کا ہے | (۶)
تیر تیرا کمان ہے تیری

نگاہِ لطف سے تہا کامیاب پہلے سے
ہمارے اونکے تہا کچہہ حجاب پہلے سے

بگڑ رہی ہے طبیعت اوبجہہ رہا ہے مزاج
رفیق ہے دلِ خانہ خراب پہلے سے

کہو یہ حوروں کو جاوین اودہر نہ آوین ادہر
پلائی ساقی نے مجھکو شراب پہلے سے

پڑہایا یار نے ہے مجھکو کچہہ سبق ایسا
مٹائی ہستی کی ساری کتاب پہلے سے

سُراغ اوسکا زمین پر نہ کچہہ فلک پہ ملا
نہان زمین مین ہے آفتاب پہلے سے

(۲۳۲) کرین گے گور مین کیا منکر و نکیر سوال (۴)
بنایا صحو نے سب کچہہ حساب پہلے سے

تماشا دیکھنے آئے جہان کا ہم بھی
نشان بنگئے وہم و گمان کا ہم بھی

کسی کا کچہہ نہین بگڑا جو کچہہ ہوا سو ہوا
اوٹھائے صدمہ یہ دو زیان کا ہم بھی

خیالِ ابروئے مژگان مین ہون خمیدہ قد
گمان کرتے ہین تیر و کمان کا ہم بھی

ہمین وہ بہولے ہین پر ہم اونہین نہین بہولے
نظارہ کرتے ہین پیر و جوان کا ہم بھی

(۲۳۳) ہر شے مین نمودار ہوا خیر و شر سے (۵)
وہ بھولا نہین آپ کو غائب ہو نظر سے

معلوم ہوا آنکہہ لڑائی ہے کسی سے
برسات برستی ہے مرے دیدۂ تر سے

مجبور کیا یار نے مختار بنا کر
یارا نہین بندے کو قضا اور قدر سے

فریاد بہلا کس سے کرون کسکو سناؤن
وہ ساتھہ ہوا جسنے نکالا مجھے گھر سے

حامی تو ترا یار ہوا روز ازل سے

(۲۳۴) کیا خوف تجھے صحو بتا کور نظر سے (۵)

خانہ خراب کرتی ہے خواہش شراب کی
سینے سے اوسکے آتی ہے بُو یہ کباب کی

چوری سے مے کو پیتا ہے وہ طفلِ برہمن
صحبت پسند کیون نہو رندِ خراب کی

مجرم ہون مے پرست ہون کیجے مجھے معاف
زاہد سے بات پوچھئے کار ثواب کی

دہوکا حضور دیتے ہین پوشاک کو بدل
پہچانتا مین خوب ہون صورت جناب کی

(۲۳۵) کیا خوف صحو کو ہے مسرت کی بات ہے (۵)
محشر مین تجھکو بس ہے مدد بوترابؑ کی

مری قمری روح اُڑتی پھر بگی
ملے نہ ملے آگرہ مین ملے گی

الگ ہوگیا بھس مین چنگاری ڈالی
سلگ تو گئی آگ کیسے بجھے گی

نہین بوالہوس کا یہان پر گزارا
کہین بیل کلتھی کی منڈوے چڑہیگی

صدا ننگ رہتا ہے نام و نشان سے
ہماری زمین پر نہ تربت بنے گی

(۲۳۶) یہان صحو بیجان روتا کھڑا ہے (۵)
سُنے حال لیلےٰ تو مجنون بنے گی

گلشنِ دنیا سے ہم بھی داغِ حسرت لیچلے
باندھکر گٹھری گنہ کی سر پہ تہمت لیچلے

مُٹھی باندہے آئے تھے ہم ہاتھہ خالی لیچلے
آئے تھے کسواسطے ہم کیا ندامت لیچلے

طالبِ دنیا کوئی ہے طالبِ عقبیٰ کوئی
ہم فقط مینائے دلمین تیری حسرت لیچلے

بے بسی کا وقت نازک ہم کرین تو کیا کرین
دیکھتے اُسکو رہے ہم وہ غنیمت لیچلے

(۲۳۷) صحو یان معلوم ہوگا کل کے دن احوال سب (۵)
سیر کو آئے یہان تے پر مصیبت لیچلے

میرا ہمنام نہین کوئی جہان مین باقی
تن تنہا ہون دلا جسم مین جان مین باقی

قید سے چھوٹ گئے ہوگیا زندان خالی
نام لیوا نرہا کوئی جہان مین باقی

جسکو دیکھا بس اوسے رنگ مین ڈوبا پایا
رنگ بیرنگ سے کیا پیر و جوان مین باقی

تیری اس شست کے قربان دل و جان سے ہون
آجتک اک نرہا تیر کمان مین باقی

(۲۳۸) صحو مین دیکھنے آیا ہون تماشا اپنا (۵)
اک دو دن کا ہے مہمان مکان مین باقی

موج دریا ہین ہم نہ دریائی
مفت مین ہو گئے ہین رسوائی

نہ تو بندہ ہون نہ خدا ہون مین
شرک اور کفر مین ہون سودائی

مجھسے پوچھو نہ کچھ صفت اوسکی
عاشق زار ہون مین سودائی

مین تو گمنام بے ٹھکانا ہون
رہنے والا ہون مین تو صحرائی

(۲۳۹) نہ تو مطلق ہے نامقید ہے (۵)
صحو ہے خوب تیری بن آئی

عہد پیری مین ہوئی آج ملاقات مری
پھر وہی جام تہا ساقی تہا مدارات مری

مجھکو امید نتھی دیکھئے پا بوسی مین
آج مقبول ہوئی خوب مناجات مری

سنگ دلکو نہ کوئی موم سا ہوتے دیکھا
دیکھ لی اوس بت کافر نے کرامات مری

پوچھتے تک نہین انجان ہوئے جاتے ہین
مرتے دم خاک کرے کوئی مکافات مری

(۲۴۰) اسقدر بھی نکہا سنکے مصیبت افسوس (۵)
صحو ہان خوب لکہی تمنے حکایات مری

آئینہ پیدا کیا ہے مُنہ دکہانے کیلئے
دیکھہ صورت کو چلے صورت چھپانے کیلئے

ہے پریشان فکر ہر دم تیرے کوچہ مین مدام
کیا کیا پیدا مجھے تو آزمانے کیلئے

ایلے گیلے پھر رہے ہین کوچہ و بازار مین
تاج کرّا منار کے پھرتے دکھانے کیلئے

کُھل گیا نقشہ طلسماتِ جہان کا دوستو
وہ ہمین پیدا کیا شاید مٹانے کیلئے

(۲۴۱) صحو اب تیرے سوا اپنا نہین فریادرس (۵)
کیا ہمین آنکھین دئے آنسو بہانے کیلئے

دوست سب دور ہوئے دیکھہ کے حالت میری
کرتے اغیار ہین آ آ کے زیارت میری

برہمن دیر کو اور شیخ چلا کعبہ کو
دونون عالم کو ہے منظور عبادت میری

سر بھی سرکار کا ہے تیغ بھی سرکار کی ہے
مجھکو پھر عذر ہے کیا کیجے شہادت میری

جدا مجد کو ملایک نے مرے سجدہ کیا
تم تکلف نہ کرو دیکھو حقیقت میری

(۲۴۲) ایک کرشمہ سے کیا صحو ہے عالم پیدا (۵)
رنگ لائی ہے بنا خوب خجالت میری

خارج از عقل ہے دیکھو جو حقیقت دلکی
کسطرح سے ہو بیان مجھسے یہ حالت دلکی

اوسپہ جب تک نہ پڑے اہل صفا کا پرتو
کب نکالے سے نکلتی ہے کدورت دلکی

ضبط گریہ جو کرون آہ نکلجاتی ہے
کب چھپائے سے چھپی رہتی حالت دلکی
صرف اقرارِ زبان سے نہو ایمان کامل
اوسکی وحدت مین نہو جبکہ صداقت دلکی

(۲۴۳) صحو مین اپنے حسن پیر کے صدقے جاؤن
ابھی ہوجاے گی طے دم مین مسافت دلکی (۵)

وجود پاک کا جلوہ نظر آئے تو کیا آئے
اگر علم الٰہی مین بشر آئے تو کیا آئے
کہو اوس اہلِ غفلت سے کبھی تو دیکھہ معنی کو
بصورت صورتِ انسان نظر آئے تو کیا آئے
خودی رخصت ہوئی مُنہ بیخودی نے جبکہ دکھلایا
میرے گھر مین اگر وہ فتنہ گر آئے تو کیا آئے
لبون پر جان آپہونچی مریضِ عشق کی تیرے
مین حیران ہون اگر رشکِ قمر آئے تو کیا آئے

(۲۴۴) وہ سب کے جد امجد ہین کہون کیا صحو مین بڑھکر
ہمارے دیکھنے کو بوالبشر آئے تو کیا آئے (۷)

مجھے ساقی شرابِ آگہی دے
مین صدقے تیرے متوالا بنادے
ہوئی میلی میرے تن کی گدڑیا
تو اپنے رنگ مین پیارے رنگادے
مقابل آئینہ ساہون مین تیرا
خیالِ ماسوا دل سے بھلادے
یہی اک آرزو باقی ہے میری
شرابِ آگہی ساقی پلادے
یہی ہے التجا پیرِ مغان سے
تیرے قدمون کے نیچے مجھکو جادے
مجھے ظاہر کیا ہے آپ چھپکر
خدایا خاک مین مجھکو ملادے

نہین قابل غلامی کے عجب کیا

(۲۴۵) کہ نامِ صحو دفتر مین لکھادے (۵)

کیا بہت تلاش گلی بہ گلی
مجھے تیری کہین بھی خبر نہ ملی
مین تو پھرتا ہون باغ جہان مین سدا
جیسے بھنورا پھرے ہو کلی بہ کلی
تمھین ناچ نچاتے ہو خاطر خواہ
مین تو کچھہ بھی بخانون بُری کہ بھلی
کیا پردے سے جب وہ صدا ہے لات
میرے سر سے تو قالو بلےٰ نہ ٹلی

(۲۴۶) کہون صحو مین کس سے محو سوا
میرے دل کی تو ایک گرہ نہ کھلی (۵)

خرابی ہو کے در پے کی عبث پہلی تمنا نے
نہ پوچھا حال کچھہ میرا عزیزو اوس مسیحا نے
خریدے جبکا جی چاہے سرِ بازار آئے ہم
نہ پایا چاہ یوسفؑ مین مرا ایسا زلیخا نے
جو کچھہ گزری مصیبت ہے فراق یار مین دلپر
ملایا خاک مین پیارے مجھے میری تمنا نے
کسی کا کچھہ نہین بگڑا لگائی آگ در پردہ
ہوا جل خاک کا تو وہ سنبھالا مجھکو دریا نے

(۲۴۷) یہ کہدو صحو سے جاکر ادب لازم ہے دیوانہ کا
کبھی عیسےٰ کبھی موسیٰ مجھے آتے ہین سمجھانے (۵)

باغ مین مالی ترے یہ ہمنے مانا ہم نہ تھے
داغِ دل لالہ سے کچھہ لیکن ہمارے کم نہ تھے
روبرو سرکار کے رکھا ہوا ہے آئینہ
ہر کسی صورت کے قابل دیکھہ لیجے ہم نہ تھے
کیا ہوئی عاشق زلیخا دیکھہ یوسفؑ کے تئین
یا محمدؐ تیرے عاشق دونو یہ عالم نہ تھے
سب کے پہلے رحمۃ للعالمین پیدا ہوئے
نورِ مطلق تھا مگر حضرت آدم نہ تھے

(۲۴۸) (۵)

جاے گریہ ہے عزیزو پہلی منزل مین لٹا
صحو کیون کیا ساتھ تیرے کوئی بھی ہمدم نہ تھے

مجھے جان پہچان انجان ٹھیرے
طلبگار میرے قدردان ٹھیرے

تجھے چاہنے والے اے میر صاحب
برابر نہ ہندو مسلمان ٹھیرے

مصاحب ہین اونکے ملایک عزیزو
ظلوماً جہولاً تو انسان ٹھیرے

نہین ہون مین قابل گدائی کے تیرے
گدا تیرے در کے تو سلطان ٹھیرے

(۲۴۹) (۵)

سناؤ مرا حال اب صحو کو تم
سراتن مین مہمان کیون آن ٹھیرے

فرقت مین مرا جاتا ہون جانا کئی دن سے
دریاے محبت کو ہے طغیان کئی دن سے

کوئی بار محبت کو اُٹھائے تو مین جانون
سر پر لیے پھرتے ہین جو انسان کئی دن سے

جب چھوڑ کے وہ تخت سلیمان یہان آئے
مشہور ہوئے آپکے دربان کئی دن سے

کیا اس سے زیادہ ہو بھلا رُتبہ کسی کا
ہے زیر قدم تخت سلیمان کئی دن سے

(۲۵۰) (۵)

شہر گے سے قریب آیا ہے قرآن مین اے صحو
پہچانے نہین گبر و مسلمان کئی دن سے

مجھے بتکدہ مین چاہت کسی بتکی کھینچ لائی
گیا میرا زہد و تقوے گئی میری پارسائی

اسی دل کا شیفتہ ہون مین اسیکا ہون فدائی
یہی خانہ خدا ہے یہی عرش کبریائی

میرا سینہ پُر فضا ہے میرا دل خدا نما ہے
وہ ہے آگرہ کی بستی یہ ہے باغ بوالعلائی

میرے دل کے گہر مین تو ہی میرے چشم تر مین تو ہے
میری ہر نظر مین تو ہی ہے تجھی سے سب خدائی

مجھے عشق نے ستایا مجھے عشق نے جلایا
مجھے عشق نے رولایا مجھے عشق کی دوہائی

راز پوشیدہ ہو اغیار ہے ہمراہ مرے
خوف کی بات ہے کیا یار ہے ہمراہ مرے

ہان نہین سمجھے کوئی مجھکو اکیلا ہرگز
ساتھ ہر حال مین سرکار ہے ہمراہ مرے

کار دنیا کی ہوس دل کو نہ عقبےٰ کی طلب
مجھکو اب غم نہین غمخوار ہے ہمراہ مرے

صلح کل شیخ و برہمن سے مجھے حاصل ہے
ہاتھ مین سبحہ و زنار ہے ہمراہ مرے

(۲۵۲) (۴)

اوس مسیحا کو مرا حال سُناؤ جو صحو
مدتون سے دل بیمار ہے ہمراہ مرے

صدر ہر جا کہ نشیند بہ ہمانجا صدر است
خاک پر بیٹھا ہون دربار ہے ہمراہ مرے

چھوڑ کر اپنی حکومت مین یہان آیا ہون
مجھکو کیا غم ہے کہ غمخوار ہے ہمراہ مرے

مے کے پینے سے عبث منع تو کرتا ہے مجھے
کیا نہین جانتا میخوار ہے ہمراہ مرے

(۲۵۳) (۵)

صحو بازار مین آیا ہے زلیخا سے کہو
تیرے یوسف کا خریدار ہے ہمراہ مرے

یہ دل جانتا ہے جفائین تمہاری
قیامت کرین گی ادائین تمہاری

ادھر آؤ پیارے گلے سے لگالون
مین جی بھر کے لے لون بلائین تمہاری

بتاؤ سوا دل کے ہین کوئی ایسے
جو بارِ محبت اوٹھائین تمہاری

جو وہ گھر مین آئین تو مقصد ہو پورا
پڑون پاؤن منت بڑھائین تمہاری

(٢٥٤)
گئے بھول تم صحو قرار اپنا
گذشتہ وہ باتین سنائین تمہاری
(٥)

پوچھتا کوئی نہین عاقل و نادان مجھے
جان انجان ہوئے گبر و مسلمان مجھے

برہمن و وید تو قرآن پڑھین ہین مومن
کس طرح بھولے ہوئے بیٹھے ہین انسان مجھے

کون سنجشا ہے وجود آپ کو تھے آپ عدم
کیا نہین جانتے تم بے سر و سامان مجھے

ہائے کچھ قدر نہین کرتے ہین افسوس مری
اپنا وہ سمجھے ہین ہر طرح قدردان مجھے

(٢٥٥)
مین خفا ہوتا نہین صحو وہ چاہین سو کہین
دیکھئے کہتے ہین کیا گبر و مسلمان مجھے
(٥)

کئے وعدے پیمان شکن کیسے کیسے
ملے خاک مین گلبدن کیسے کیسے

جو پہنا ہوا آج گلگون قبا ہے
ادائین ہین جادو ہین کیسے کیسے

کیا ایک حملہ مین تسخیر عالم
ہین پیارے تیرے یہ چلن کیسے کیسے

سنورتے ہین جسدم بکھر جاتے ہین وہ
ہین اعجاز زلف رسن کیسے کیسے

(٢٥٦)
گئے بھول اصلی وطن کو یہان سب
ہوئے صحو یہ مادمن کیسے کیسے
(٤)

تیرا آباد میخانہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے
جہان مین دور پیمانہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے

نہین ہار اس ہوتا ہے قیامت کردیا ہارا
دل وحشی یہ بیگانہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے

گزارے عمر ہم ساری کہ جسکی جستجو مین تھا
ملامت مین دیوانہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے

(٢٥٧)
رسائی صحو کیونکر ہو میری صورت گدائی کی
مزاج یار شاہانہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے
(٥)

بار الفت کا میرے سر پہ اوٹھاؤن تو سہی
منتین کرکے تجھے یار مناؤن تو سہی

پیش قاضی نہو دعوی میرا باطل قاتل
سرخروئی کے لئے بات بناؤن تو سہی

ہے سزا اوسکی یہی راز کو جو فاش کرے
بات کی بات مین سولی پہ چڑھاؤن تو سہی

بگڑی جاتی ہے طبیعت تیری زاہد کیونکر
جام پر جام ابھی تجھکو پلاؤن تو سہی

(٢٥٨)
شمع رخسار کا پروانہ بنا چاہتا ہون
صحو محفل مین جو شب جان جلاؤن تو سہی
(٢)

پاس کے پاس میرے پاس نہ آئے گا ہے
خواب مین بھی کبھی صورت نہ دکھائے گا ہے

سنکے احوال کو کیا خوب ہنسی مین ٹالے
ایک دو آنکھ سے آنسو نہ بھائے گا ہے

عرصہ سے مجھکو طلب یار کے دیدار کی تھی
دوستو دلمین ہوس خانۂ خمار کی تھی

بعد مرنیکے ہوا مجھکو یقین ہے افسوس
ہے جو صورت میری صورت یہی دلدار کی تھی

من عرف پہچاننے کی بات ہے
سب نفی اثبات ہے سو ذات ہے

جب خودی اوٹھ جائیگی دل سے ترے
تو رہے گا تو تیری ذات ہے

یار کے کہنے مین کیا تاثیر ہے
دونون عالم کو کیا تسخیر ہے

یان رہین یا وان رہین مختار ہین
دوجہان سرکار سے جاگیر ہے

خواہانِ محبت ہون شرارت نہین آتی
اے ہم نفسو مجھکو عداوت نہین آتی

جاؤنگا مین مدینہ کو یا مصطفےٰ نہین
یاور نہین ہے بخت میرا دست و پا نہین

کس منہ سے ہو بیان بلا شوق آپ کا
پھر کیا کہون مین دلکو یہ دل مانتا نہین

بیوسیلونکا وسیلہ ہے عراقی ساقی
تیرے میخانہ پر حاضر ہے شرابی ساقی

عرض کچھہ کر نہین سکتا ہون خرابی ساقی
مجھہ بلانوش کو تلچھٹ ہی ہے کافی ساقی

بھر دے چلو مین جو شیشے مین ہے باقی ساقی

تیرے رندون پہ ملامت کوئی آئینی نہین
محتسب کی بھی شکایت کوئی آئینی نہین

بخدا تا بقیامت کوئی آئینی نہین
تیرے میخانے پہ آفت کوئی آئینی نہین

سب دعا گو ہین یہ جتنے ہین شرابی ساقی

ہے کیا عشق کی آتش نے مرا خانہ خراب
دل بھی جل بھن کے ہوا سینے مین دو لخت کباب

ایکدم کی نہین فرصت ہون کھڑا پا برکاب
تیرا جی چاہے تو پلوا دے کوئی جام شراب

ہاتھہ پھیلانے کا بندہ نہین عادی ساقی

قاضی الوقت کے فتوے سے جو نادم ہو گا
بالیقین اہل جہنم کا وہ خادم ہو گا

جام پر جام پلاتا مجھے قاسم ہو گا
جو نہ پیوے گا شراب آج وہ مجرم ہو گا

کو بکو کل سے یہ کردی ہے منادی ساقی

جب سے ساقی نے پلائی ہے شرابِ عرفان
بھول کر بیٹھا ہون مین دل سے خیالِ دوجہان

نیک و بد سے تجھے کیا کام ہے صحو و نادان
مست کیا جانے کہ دیر ہے کعبہ ہے کہان

عمر ساری تیری بھٹی پہ گذاری ساقی

ولہ قدس سرہ

ایک زمانہ تھا کہ ہجرِ یار مین سینہ فگار
جستجو مین اوسکی پھرتا تھا بہ ہر شہر و دیار

اب وہ دن آئے کہ پیارے کیطرح لیل و نہار
یارہائی نمیگیرد قرارش بیقرار

طالبِ دیدار گشتہ ہمچو موسیٰ بار بار

ترس دوزخ ہے نہ ہے کچھہ خواہش خلد برین
ہون مبرّا کچھہ نہین کھٹکا مجھے از کفر و دین

مست ہون پیکر شرابِ شوق کو اے شیخ دین
خار غم از ننگ و ناموس و زمیر ان ہمنشین

شہریارم باکسے اصلا ندارم ہیچکار

دیر و کعبہ مین بھٹکتے ہین یہ شیخ و برہمن
بعض پھرتے ہین بیابانون مین مثل کوہکن

ہونہین سب اشیا موجودہ مین یان پرتو فگن
نیست علم معرفت جن و بشر را ذات من

ہر دو عالم عکسِ رویم چون بناشد آشکار

جب تعلق کا اوٹھا پردہ تو پھر سب نیک و بد
ایک آتا ہے نظر کیا دوست کیا اہل حسد

واعظا یہ آپ کی ناحق ہے مجھسے ردّوکد
جان وہم تا جان خواہد من ندانم غیر خود

گوش دارم از کلام کنت کنزاً یادگار

گر پڑا ہون بحر وحدت مین جو ہونا ہو سو ہو
ابتو ہر ذرے مین دیکھون ہون جمال یار کو

محو اپنی ذات مین یہ لطف ہے ایدوستو
برندایت حیرت اندر حیرت افزاید صحو

از در و دیوار گوید خویشتن را یادار

ٹھمریان

بناوالے سپیا پیارے
مجھے لاگی بجریا توری رے

ایک تو نینا مدھ کے ماتے
دوجے نینا باند ہے کٹاری رے

آؤ پیارے دوارے ہمارے
مجھے لاگی بجریا توری رے

تن من تجھپہ ڈارون وار
سیدکارن جوگ اوٹھائی

برہ کی برچھی نینے کھائی
ماتا پیتا کا نام ڈبوئی

چھوڑ دیو سنسار
مجھے لاگی بجریا توری رے

چاند سورج مین جوت ہے تیری
مالا جپے سادھو ہر بار

بچن پیا کا اپنے مانون
کہوئے کرے کو صحو بخانون

کوئی لاکھہ کہے مین برا مانون
ہونی ہو سو ہوگی ..... یار

مجھے لاگی بجریا توری رے

ایضاً له

کیون تو کرنا ہوس اتنی ہے
یان دم کے دم کا گذارا ہے

ناتیرا ہے نامیرا ہے

اپنا اپنا کون ہے اپنا
جھوٹا سارا پسارا ہے

ناتیرا ہے نامیرا ہے

کہنا صحو کا مان لے پیارے
پھر نہین آنا دوبارا ہے

ناتیرا ہے نامیرا ہے

باخترمیرٹھ

مجموعہ قطعات تاریخ دیوان صحو رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ انطباع دیوان ہذا رنجیہ مطبع گوہر فشان۔ آشنائے بحر عرفان
عالی فطرت معجز بیان عالیجناب حشمت مآب نواب صادق جنگ محمد
جمال الدین خان بہادر دام شوکتہ

	قطعہ تاریخ
مرشد برحق کا کلام لطیف	پہچھکے ہوا جلوہ نما مرحبا
رنگ مین ڈوبے ہوئے اشعار ہین	قال مین آتا ہے مزا حال کا
کیسے ہین الفاظ فصیح و بلیغ	جنمین نہان معنی سرِ خدا
تشنہ لبون کو سخن آبدار	ہے بخدا چشمۂ آبِ بقا
دیکھکے کہتے ہین مریضان عشق	پاگئے ہم درد جگر کی دوا
کیون نہو کسکا ہے یہ زیبا کلام	قطب زمان ہادی راہ ہدا
حضرتِ آغا متخلص بہ صحو	نغمۂ داد وہی جنکی صدا
مظہر انوار خداوند پاک	مصدر صدق معرفت و اتقا

جوہرِ آئینۂ علم و کمال	گوہر گنجینۂ صدق و صفا
اُنکی زبان کاشفِ اسرارِ حق	اِن کا سخن ہے سخنِ بے بہا

حلم نے تاریخ کہی فی البدیہ
شکرِ خدا صحو کا دیوان چھپا
۱۳۳۲ھ

من مداحِ قاسم کوثر و سلسبیل جلیل القدر جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل۔ سلمہ اللہ الوکیل

قطعہ تاریخ دیوان حضرت صحو رح

دیوان ہے یہ صحو کا یا مصدر عرفان	ہے سامنے آنکھون کے عجب منظر عرفان
تعریف ہے دیوان کی امکان سے باہر	ہر شعر ہے سالک لئے رہبر عرفان
سرتاج سخن کیون نہو جبکا یہ سخن ہے	کہتے ہین جسے بادشہ کشور عرفان
ہر مصرع تر موجۂ دریائے حقیقت	ہر معنی نازک ہے کلیدِ در عرفان
مرکز ہین کہ ہین مرکز اسرار الٰہی	نقطے ہین کہ ہین نام خدا گوہر عرفان
آنکھون مین ضیا آئی ہے لفظون کی چمک سے	کوئی مہ عرفان ہے کوئی اختر عرفان
رکھی ہے عجب معنی و الفاظ مین خوبی	وہ شاہد عرفان ہے تو یہ زیور عرفان
اُڑ چلنے کو طیار ہے ہر طائرِ مضمون	کھولے ہوئے کس ناز سے ہے شہپر عرفان

مطلع سے نمایان ہے کہ ہے مطلع انوار
مقطع سے یہ ظاہر ہے کہ ہے مظہرِ عرفان

چھپتے ہوئے اشعار سے بسمل ہوئے لاکھون
کچھہ غنچۂ عرفان ہین تو کچھہ نشترِ عرفان

سب رنگ مین ہین دیکھکے اِس رنگ سخن کو
ہر مست لئے ہاتھہ مین ہے ساغرِ عرفان

یہ فیض اوسی عارف کامل کا ہے سارا
شمشیر کے قبضہ مین جو ہے جوہرِ عرفان

کیا خوب جلیل آپنے تاریخ نکالی
یہ صحو کا دیوان ہے اِک دفترِ عرفان

۱۳۳۲ھ

ازجناب محمد اسحاق خان صاحب آغائی تخلص اسحاق

چھپ گئے اشعار میرے پیر کے
ہر دل یزدان طلب کیا شاد ہے

کہدے اے اسحاق تاریخ شیوع
بوستانِ معرفت آباد ہے

۱۳۳۲ھ

قطعہ تاریخ ریختہ کلک گہر سلک جناب مولوی لطیف احمد صاحب صفا مینائی متخلص بہ اختر مددگار مہتمم سکرٹری صاحب سرکار عالی

حضرتِ صحو کا چھپا دیوان
جس پہ صدقے بہارِ جنت ہے

یہ سخن مغز ہے شریعت کا
یہ سخن رہبرِ طریقت ہے

یہ سخن جان ہے تصوّف کی
یہ سخن کاشفِ حقیقت ہے

اسکی تاریخ لکھئے اے اختر
اپنے حق مین بڑی سعادت ہے

بے بہا مل گیا یہ مصرع سال
شاعری ہے کہ یہ کرامت ہے

۱۳۳۲ھ

ازجناب صاحب العلم والولا مولوی محمد صدیق الزمان صاحب صفا و وفا شاگرد حضرت جلیل

حضرت صحو کا جو طبع کرایا دیوان
ہے یہ شمشیر کا ارباب سخن پر احسان

بارک اللہ عجب حسن بیان ہے اس کا
ہے نثار اسپہ فصاحت تو بلاغت قربان

کتنے دلکش ہین یہ اشعار کہ جنکو پڑھکر
سامنے آنکھون کے پھر جاتا ہے جنت کا سمان

صوفیون کو یہ کوئی جاکے سناوے مژدہ
آکے سیراب ہون وہ بحر تصوف سے روان

راز سربستہ ہے ہر نقطہ مین پنہان اسکے
جوہرِ ذات حقیقی بھی ہے شعرون سے عیان

ایکبار اسکو اگر کوئی سمجھہ کر پڑھ لے
ہے یقین اُسکو ملے داخلہ باغ جنان

فکر تاریخ وفا کی تو کہا ہاتف نے
چشم بد دور فصاحت کی ہے جا یہ دیوان

۱۳۲۳ف

ایضاً ہجری

مدتون سے جسکا ارمان جسکی شہرت ملسن تھی
بارک اللہ آج وہ دیوان ہوا جلوہ نما

صوفیون کو سُنکے وجد آتا ہے ہر ہر شعر پر
کس قدر دلکش کلام صحو ہے صد مرحبا

لے وفا تاریخ کیا اچھی نکالی آپنے
شکر ایزد رہنمائے عارفان دیوان چھپا
۱۳۳۲ھ

من تصنیف لطیف نثار الملک وقف قوم جناب شیخ محمد علی صاحب میر احدی اجمیری تلمیذ حضرت معینی مدظلہ

حضرتِ صحو کا یہ دیوان ہے
بے بہا ارمغان اسے کہیے

ہر غزل مین ہے بوئے باغ قدم
روضۂ جاودان اسے کہیے

موتیون کی لڑی ہے ہر اک سطر
رشکِ کہکشان اسے کہیے

اسکے ہر شعر مین ہے جلوۂ ذات
بے نشان کا نشان اسے کہیے

آسمان جانئے بلاغت کو
نیّرِ آسمان اسے کہیے

ہان سمجھئے اسے مرقع حسن
عشق کی داستان اسے کہیے

ہین مضامین معرفت اسمین
ملکِ دل کی زبان اسے کہیے

کاروان رہ حقیقت مین
یوسف کاروان اسے کہیے

قول منصور کی ہے یہ تفسیر
سرِّ حق ترجمان اسے کہیے

کیجئے فرض شاعری کو جہان
اور جانِ جہان اسے کہیے

ماحی وہم و رہنمائے یقین
بالیقین بیگمان اسے کہیے

اسمین ہے مہر معرفت کا جلوس
آسمان آستان اسے کہیے

اس سے مٹتے ہین داغہائے گنہ
یاور عاصیان اسے کہیے

دشت وحدت مین سالکون کے لئے
خط حفظ و امان اسے کہیے

رنگ باغ سخن سمجھئے اسے
حسن روئے بتان اسے کہیے

دیجئے نسبت ہما سے معنی کو
اور ہما آشیان اسے کہیے

میر یہ ساز ہے تصوف کا
نغمۂ صوفیان اسے کہیے
۱۳۳۲ھ

از جناب مولوی حکیم امتیاز حسین خانصاحب وقف شمسی ابو العلائی

صحو ممحق کا دیوان چھپ گیا
نوا فروز دل ہر مستمند

عرض کی واقف نے تاریخ بشوع
شیخ کامل کا ہے دیوان حق پسند
۱۳۳۲ھ

از جناب حکیم محمد قاسم حسن صاحب شبر آغائی ابو العلائی

طبع شد دیوان صحو پیرِ ما
ہر غزل باشد نشان سرِّ غیب

اے بشر ہاتف مرا آگاہ کرد
سال طبع او زبان سرِّ غیب
۱۳۳۲ھ

از جناب حکیم خواجہ شفیع حسن صاحب شبر آغائی ابو العلائی

ابوالعلائی پیر کا دیوان چھپا
جسمیں ہین اسرار رب ذوالجلال

طبع کی تاریخ کہدے اے مشرر
برگزیدہ ہے ریاض وجد و حال

۱۳۳۲ھ

از جناب محمد فیاض الدین صاحب فیضی آغائی ابوالعلائی

نیک دیوان صحو مرشد ما
ہست این جلوہ گاہ راز نہاں

گفتہ ام سال طبع او فیضی
طبع دیوان شدہ خزانۂ راز

۱۳۳۲ھ

از جناب غلام محمد خان صاحب عرف محمد جہانگیر خان واصف آغائی ابوالعلائی

چھپ گیا دیوان صحو پیر پاک
بن گیا کیا حرز جان کائنات

واصف صحوی کہو تاریخ طبع
ہے کلام مرشد عالی صفات

۱۳۳۲ھ

رنجیتہ طبع اقدس جناب سیادت انتساب حضرت میر امیر علی صاحب متولی درگاہ معلّی اجمیر شریف مدظلہ

جمع عبد الکریم خان نے کیا
اپنے مخدوم باصفا کا کلام

تھی غرض یہ تمام کوشش سے
اس سے ہون فیضاب خاص و عام

فکر تاریخ تھی کہ آئی صدا
نغمۂ دلربا ہے اس کا نام

۱۳۳۲ھ

از طبع گوہر فشان صاحب العلم والیقین حضرت سید زین العابدین صاحب صاحبزادہ استانہ معلّی اجمیر شریف

دیوان جناب صحو عالی درجات
ہے معجزہ مسیح یا آب حیات

عابد کو ہوئی جو سال و تاریخ کی فکر
برجستہ کہا دل نے "بیاض حسنات"

۱۳۳۲ھ

من نتائج طبع منیف و فکر لطیف بدیع البیان فصیح اللسان مولوی سید محمد عبد المعبود صاحب معینی اجمیری صاحبزادہ درگاہ معلّی

مصحفِ منظوم داود آنکہ بود
بالیقین صدر الصدور عاشقان

جمع شد از دست شمشیر آنکہ ہست
جان مشتاقان سرور عاشقان

نظم آن چون پرتو شمس الضحیٰ
دمبدم افزود نور عاشقان

خاصہ در بزم سماع معرفت
ہر غزل یک نخل طور عاشقان

سال ترتیبش کہ برخیز دبران
بانگ تحسین از حضور عاشقان

ہاتفم گفتا معینی حسب حال
شعر داؤدی زبور عاشقان

۱۳۳۲ھ

ولہٗ

سعی شمشیر سے ہم پہونچا
جانشین ابوالعلا کا کلام

کون شمشیر گنج فقر و غنا
صاحبِ کلک و صاحب صمصام

کیا لکھون شرح مصحفِ داؤد
کہ سراسر ہے حکمت و الہام

ہر کشش مین ہے جذبۂ الفت
ہے ہر اک دائرہ خلوص کا جام

ہوئی تاریخ کی جو فکر مجھے
بول اُٹھے طائران سدرہ مقام

ساکنان حریم قدس مین ہے
نغمۂ روح پاک اس کا نام

۱۳۳۲ھ

کتب خانہ
مجلس ترقی اردو

از جامع اوراق خاکبوس آستانۂ پیر دستگیر بندہ شمشیر

چھپا دیوانِ صحو پیرِ برحق
رموزِ معرفت لاریب ہے یہ

کہی تاریخ مینے اس کی شمشیر
"کلامِ حق کلام غیب ہے یہ"

۱۳۳۲ھ

ولہ

طبع شد نظم قبلہ عالم
مقتدائے زمان و قطب زمین

شاہ داؤد آنکہ از لب او
ہر عبارت چکد چو درِ ثمین

مصرعش ہمچو تیغ قاطع دھم
بیتِ اورہنمائے ملک یقین

بندہ شمشیر سال و تاریخش
گفت "ارشاد پیر و مرشد دین"

۱۳۳۲ھ

ولہ

سخن پیر ما چو با مستان
بادہ پیما بصد تلطف شد

سال آن حسب حال آن شمشیر
"ہمہ میخانہ تصوف" شد

۱۳۳۲ھ

تمت

ابوالعلائی اسٹیم پریس آگرہ مین

خدا کے فضل و کرم سے ہر قسم کی کتابین عربی - فارسی - اُردو - ہندی
و انگریزی خوشخط صحیح بکفایت طبع ہوتی ہین اس پریس کی چھپائی کا
مشتے نمونہ از خروارے یہی نمونہ حاضر ہے ملاحظہ فرمالیجئے -

نسخ نستعلیق ہندی انگریزی اور ہر قسم کی مصوّری اور میلان کا کام
حسب دلخواہ چھپ سکتا ہے اگر یہ چھپائی پسند ہے تو بسم اللہ یہ
پریس آپ کے احکام بجالانے کے لئے حاضر ہے فرمائشون کی تعمیل
جلد و دیانت داری اور بکفایت ہوتی ہے - چھپائی کا نرخ اور شرائط
حسب ذیل پتہ پر خط بھیجکر دریافت فرمالیجئے ٭

المشتہ

مینیجر ابوالعلائی اسٹیم پریس آگرہ